www.KitaboSunnat.com

سلسلة
38

رمضان المبارک

فضائل، مسائل اور ثمرات

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنۃ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❁ تقریظ 15

باب 1

رمضان المبارک کے فضائل وثمرات

❁ روزے کا معنی ومفہوم 19

❁ روزے کی فرضیت 19

❁ روزہ اور شرک 22

❁ رمضان المبارک اور نزول قرآن حکیم 24

❁ رمضان المبارک اور تلاوت قرآن مجید 26

❁ رمضان المبارک میں اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا 28

❁ رمضان المبارک میں کثرت سے دعا کرنا 30

❁ رمضان المبارک اور صدقہ وخیرات 32

❁ رمضان المبارک اور تقویٰ 34

❁ رمضان المبارک اور رضائے الٰہی کا حصول 36

❁ رمضان المبارک اور رحمت الٰہی 39

❁ رمضان المبارک گناہوں کا کفارہ ہے 40

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ رمضان المبارک اور تعلقِ باللہ 44
❁ روزہ اور جنت الفردوس 45
❁ رمضان المبارک اور مغفرت 48
❁ رمضان المبارک اور جہنم سے نجات 49
❁ روزہ قیامت کے دن سفارش کرے گا 52
❁ رمضان المبارک میں اجر وثواب میں اضافہ 53
❁ روزہ آزمائش میں بہترین سہارا 55
❁ روزہ افطار کرتے وقت چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوں 56
❁ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کی پسندیدہ خوشبو 57
❁ روزہ عدیم النظیر عبادت ہے 59
❁ روزہ کے باعث بندہ صدیقین اور شہداء کا مقام حاصل کر سکتا ہے 60
❁ رمضان المبارک میں شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں 61
❁ روزہ میں نگاہ کی حفاظت کیجیے 62
❁ روزہ میں زبان کی حفاظت کیجیے 63

باب 2

روزے کے احکام ومسائل

❁ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا 66
❁ فرض روزہ رکھنے کی شرائط 67
❁ روزہ کی نیت 67

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ بچوں کا روزے رکھنا 69

❁ سحری کی اہمیت وفضیلت 71

❁ سحری کے لیے بہترین چیز 71

❁ تاخیر سے سحری کھانا 72

❁ اذان کے دوران کھانا پینا 72

❁ وصلی روزوں کا حکم 74

❁ سحری کی اذان 75

❁ روزہ جلد افطار کیا جائے 76

❁ روزہ کس چیز سے کھولنا سنت ہے 78

❁ روزہ افطار کرتے وقت دعا کرنا 79

❁ روزہ افطار کرنے کی دعا 81

❁ روزہ افطار کرانے کا اجر وثواب 82

❁ روزہ افطار کروانے والے کے لیے دعا 82

❋ حالتِ روزہ میں جائز کام 84

❁ مسواک کرنا 85

❁ سحری کھا کر غسل جنابت کرنا 86

❁ بھول کر کھا پی لینا 87

❁ پچھنا لگوانا یعنی بطور علاج جسم سے خون نکلوانا 88

❁ سرمہ لگانا 88

❁ کنگھی کرنا اور سر میں تیل لگانا 90

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ ہنڈیا سے نمک چکھنا 90
❁ شدتِ روزہ کی وجہ سے سر پر پانی بہانا 90
❁ بے ساختہ حلق میں مکھی وغیرہ کا داخل ہونا 92
❁ روزے کی حالت میں انجکشن لگوانے کا حکم 92
❁ خود بخود قے آ جانا 93
❁ احتلام 93
❁ ضبط ہو تو بیوی کا بوسہ لینا 94

حالت روزہ میں ممنوع کام 95

❁ وصال کرنا 95
❁ مبالغے سے ناک میں پانی چڑھانا 97
❁ جھوٹ اور فسق و فجور والے کام 97
❁ شہوت انگیز گفتگو کرنا 99
❁ نوجوان آدمی کا بیوی کا بوسہ لینا یا بغل گیر ہونا 99

روزہ ٹوٹنے والے اُمور 101

❁ حیض و نفاس 101
❁ جماع کرنا 103
❁ جان بوجھ کر کھانا پینا 107
❁ جان بوجھ کر قے کرنا 108

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❊ روزے کی رخصت والے امور 109

❁ بیماری 109

❁ سفر 110

❁ حاملہ 114

❁ دودھ پلانے والی 114

❁ (شیخ فانی) بوڑھا آدمی جو ضعف کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے 115

❊ جن دنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں 117

❁ شک کے دن کا روزہ 117

❁ رمضان المبارک کا استقبالی روزہ 117

❁ ایام تشریق کے روزے 118

❁ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روزے رکھنا 119

❁ ستائیس رجب کے روزے کی حقیقت 119

❊ رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنے والوں کا انجام 123

❊ رمضان کے روزوں کی قضاء اور اس کا وقت 125

❊ نفلی روزے 127

❁ شوال کے چھ روزے 127

❁ ایام بیض کے روزے 128

❁ سوموار اور جمعرات کے روزے 130

❁ داؤدی روزے (ایک دن روزہ اور ایک دن افطار) 131

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

❁ یوم عرفہ کا روزہ 132

❁ یومِ عاشوراء کا روزہ 135

❁ شعبان کے روزے 137

❁ ہفتے کے ساتھ اتوار کا روزہ 138

❁ جمعۃ المبارک کا روزہ رکھنا 138

باب 3

مسنون نمازِ تراویح اور اس کے مسائل

❁ تراویح کا معنی ومفہوم 140

❁ قیام اللیل کی فضیلت 144

❁ قیام اللیل کرنے والا روزِ قیامت صدیقین اور شہداء میں سے اٹھایا جائے گا. 144

❁ قیام اللیل اہل ایمان کی صفت ہے 146

❁ قیام اللیل نفس انسانی کو سدھارتا ہے 147

❁ قیام اللیل دخولِ جنت کا سبب ہے 148

❁ ترغیب قیام اللیل کے لیے مزید احادیث 149

❁ قیام اللیل میں دعا کرنے کا ثواب 152

❁ رات کو آنکھ کھلے تو بندہ دعا ضرور کرے اور نماز پڑھے 153

❁ قیام اللیل قرب الٰہی کا ذریعہ ہے 154

❁ ایک دوسرے کو قیام اللیل کی ترغیب دینا 154

❁ قیام اللیل محبت الٰہی کا ذریعہ ہے 155

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ قیام اللیل خیر و بھلائی کا دروازہ ہے 156

❁ قیام اللیل اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا نام ہے 157

❁ قیام اللیل انسان کے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے 157

❁ قیام اللیل انابت الٰہی کا ذریعہ ہے 157

❁ قیام اللیل میں استفتاح کی دعائیں 158

❁ قیام اللیل میں تلاوت کے مسائل 160

❁ نماز تراویح کا وقت 163

❁ رمضان میں قیام اللیل کی جماعت مشروع اور سنت ہے 163

❁ قیام اللیل میں قرآنِ مجید سے دیکھ کر قراءت 166

✽ تعدادِ رکعات تراویح 167

❁ علمائے احناف کی طرف سے گیارہ رکعات کا اعتراف 175

❁ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گیارہ رکعات کا حکم 178

❁ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گیارہ رکعات کا ثبوت 179

✽ بیس رکعت تراویح کے قائلین اور جوابات 181

✽ وتر کا بیان 188

❁ وتر سنت مؤکدہ ہے 188

❁ وتر کی فضیلت 188

❁ وتر کا وقت نمازِ عشاء کے بعد ساری رات ہے 189

❁ رکعات کی تعداد 189

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ وتر پڑھنے کا طریقہ 190

❁ تین رکعات وتر میں مسنون قراءت 190

❁ دعائے قنوت 190

❁ احکام و مسائل 192

❁ قنوتِ نازلہ 192

❁ قنوت میں ہاتھ اٹھانا 193

❁ قیام اللیل میں گریہ کے نمونے 194

باب 4

رمضان المبارک اور آخری عشرہ

❁ رات بھر جاگنا 199

❁ اپنے اہل کو جگانا 199

❁ کمر کس لینا 199

❁ وصالِ صوم 200

❁ اعتکاف 200

❁ اعتکاف کی مشروعیت و فضیلت 203

❁ اعتکاف کرنے کا طریقہ اور ایام کی تعداد 205

❁ اعتکاف کرنے کا ثواب 207

❁ اعتکاف مسجد میں خلوت کا نام ہے 207

❁ حالت اعتکاف میں ممنوع اعمال 209

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ انتہائی ضروری کام کے بغیر مسجد سے نکلنا 209

❁ تیمارداری کے لیے مسجد سے نکلنا اور جنازے میں شرکت 210

❁ بیوی سے ہم بستری کرنا 210

❁ لیلۃ القدر کی فضیلت 211

❁ لیلۃ القدر کا قیام 214

❁ شب قدر کی تلاش 215

❁ شب قدر کی علامات 216

❁ لیلۃ القدر کی دعا 217

باب 5

احکام عید الفطر

❁ عید! خوشی میں اظہارِ بندگی 218

❁ چاند دیکھنے کی دعا 222

❁ صدقۃ الفطر 222

❁ صدقہ فطر کتنا دینا چاہیے؟ 224

❁ نمازِ عید الفطر 225

❁ نمازِ عید کا حکم 226

❁ عیدین میں قراءت 226

❁ عید الفطر کے احکام و مسائل 227

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آخری گزارشات

- رمضان اور ہمارا معاشرہ 230
- تراویح 230
- راتوں کی بے قدری 232
- دنوں کی بے حرمتی 233
- یہ سنت کا مذاق 234
- افطار پارٹیاں 235
- اعتکاف سے بے رغبتی 235
- اُف یہ برتاؤ 237
- ختم قرآن 238
- بازاروں کی گہما گہمی 239

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، وَ بَعْدُ!

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور مغفرتوں کا ایک عظیم مہینہ ہے، جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی ایک صحیح حدیث کے مطابق رمضان المبارک کی ہر رات اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کی گردنیں جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، اور ابن ماجہ وغیرہ کی حدیث کے مطابق ہر بندے کو کچھ دعواتِ مستجابہ عطا کر دی جاتی ہیں۔

ان تمام فضائل و محاسن کو سمیٹنا ضروری ہے، بھائی ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور الشیخ حافظ حامد محمود الخضری نے اس ''رمضان المبارک، فضائل، مسائل اور ثمرات'' نامی کتاب میں، قرآن و حدیث کی روشنی میں ان طرق کی وضاحت کی ہے جنہیں اختیار کر کے اس ماہِ مقدس کی خیرات و برکات کو سمیٹا جا سکتا ہے۔

روزہ کے تعلق سے سب سے اہم مسئلہ اس کی حفاظت ہے، روزہ کی حالت میں اگر گناہوں سے یکسر پرہیز ہوگی تو فائدہ ہوگا، صحیح مسلم کی حدیث ہے:

((عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَ الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَ رَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ ، مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ .))

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچوں

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نمازوں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے وقفات گناہوں کا کفارہ ہیں، بشرطیکہ کبائر سے بچا جائے۔''

صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلَ بِہٖ، فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِی أَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَ شَرَابَہٗ .))

''جو شخص روزے کی حالت میں قولِ زور (یعنی خلافِ شریعت بات) یا عمل زور (یعنی خلافِ شریعت کام) نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔''

صحیح بخاری ہی کی ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

((وَ الصِّیَامُ جُنَّۃٌ ، وَ اِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ أَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَ لَا یَصْخَبْ ، فَاِنْ سَابَّہٗ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ إِنِّی امْرُؤٌ صَائِمٌ .))

یعنی ''روزہ (گناہوں) سے ڈھال ہے جس دن تمہارا روزہ ہو کسی فسق و فجور کا ارتکاب نہ کرو نہ ہی چیخو اور چلاؤ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تم سے لڑائی کرے تو اسے کہہ دو میں روزہ سے ہوں۔''

صحیح ابنِ حبان میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ، وَ عَرَفَ حُدُوْدَہٗ ، وَ تَحَفَّظَ مَا یَنْبَغِیْ لَہٗ أَنْ یَّتَحَفَّظَ کَفَّرَ مَا قَبْلَہٗ .))

''جو شخص روزے کی حدود کو پہچانتا ہوا روزہ رکھے، اور جن چیزوں کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

روزے کی حالت میں حفاظت ضروری ہے ان کی حفاظت کرے، تو اس شخص کا روزہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔''

روزہ کی حالت میں ہر قسم کے گناہ سے احتراز ہماری ضرورت ہے تاکہ ہمارے روزے کا ثواب مرتب ہو اور نتیجتاً ہمارے گناہ معاف ہو جائیں، اگر ایسا نہ ہو سکا تو جبرئیل علیہ السلام کی بددعا اور اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین ایک انتہائی خطرناک وعید کو متضمن ہے۔ جنابِ جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

''جب تم روزہ رکھو تو ضروری ہے کہ تمہارے کان، آنکھ اور زبان سب کا روزہ ہو، پڑوسیوں کو تکلیف نہ دو اور تم پر ایک خاص قسم کا سکون اور وقار ہو اور تمہارے روزے اور افطار کا دن برابر نہ ہو۔''

صحیح ابن حبان کی ایک حدیث کے مطابق روزہ صرف کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ لغویات اور معاصی سے رکنا بھی ضروری ہے۔ محمد بن منکدر فرمایا کرتے تھے:

''روزہ دار جب کسی کی غیبت کرتا ہے تو اس کے روزے میں ایک سوراخ پڑ جاتا ہے اور اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی توبہ اس سوراخ کو رفو کر دیتی ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہے:

''وہ روزہ جہنم سے ڈھال بنتا ہے جس میں سوراخ نہ ہو۔'' لوگوں نے پوچھا: سوراخ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''ہر قسم کے جھوٹ اور غیبت وغیرہ سے پاک ہونا۔''

حضرات! یہ ماہِ صیام جس کا ہر لمحہ گناہوں کی بخشش کا باعث بن سکتا ہے، اگر ہم یوں ہی گزار دیں، اس مبارک مہینہ کو پا لینے کے باوجود، جوں کے توں گناہوں میں لت پت رہیں تو احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہم ہر خیر سے محروم ہو کر اللہ تعالیٰ کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رحمت سے دھتکار دیئے جائیں گے، تو پھر ضروری ہے کہ اس ماہِ مقدس سے کما حقہ استفادہ کرنے کے لیے کمربستہ ہو جائیں، اللہ تعالیٰ سے حسنِ توفیق کے طالب بن جائیں کہ اس کی توفیق کے بغیر کوئی نیکی ممکن نہیں ہے۔

واضح ہو کہ اس کتاب کا موضوع احکام رمضان کے ساتھ ساتھ اکتسابِ ثمراتِ رمضان کے طرق کا بیان ہے، تشویق وترغیب کے لیے رمضان المبارک کے فضائل و مسائل، اہداف و مقاصد اور قیام اللیل کے فضائل اور سلف کے قیام اللیل کے نمونے بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس رسالہ کے تعلیم وتعلم سے ایک شخص نے بھی اپنے اللہ کو خوش کر لیا تو شگون لیا جا سکتا ہے کہ مؤلفین اپنے اس نیک مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

وَ أُصَلِّیْ وَ أُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ أَهْلِ طَاعَتِهٖ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ .

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باب 1

رمضان المبارک کے فضائل وثمرات

روزے کا معنی ومفہوم:

روزہ فارسی کا لفظ ہے، عربی میں اسے صوم کہا جاتا ہے۔ روزے کا لغوی معنی ''کسی کام سے رک جانا'' جبکہ اصطلاحِ شرع میں ''صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک پیٹ اور نفس کی خواہشات سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔'' [1]

روزے کی فرضیت:

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مسلمانوں پر روزے فرض کر دیے ہیں ایسے ہی گزشتہ قوموں پر فرض تھے۔ کیونکہ روزہ رکھنے میں انسان کے لیے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ (البقرة: 183)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرة: 185)

[1] تفسیر ابن کثیر: 213/1، فتح الباری: 102/4، نیل الاوطار: 2، 186/4، تفسیر المنار: 144/4.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''جو تم میں سے ماہ رمضان میں موجود ہو اُسے روزہ رکھنا چاہیے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرة : 184)

''اور اگر تم روزے رکھو تو تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد رمضان کے روزے فرض ہو گئے، اور ہر صحت مند آدمی کے لیے جو ماہِ رمضان میں اپنے شہر میں ہو، روزے رکھنا ضروری ہو گیا۔ اب کسی صحت مند آدمی کے لیے جائز نہیں کہ رمضان میں افطار کرے، اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے جیسا کہ پہلے یہ حکم تھا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.)) [1]

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے:

①: یہ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، ②: نماز قائم کرنا، ③: زکوۃ ادا کرنا، ④: حج کرنا اور ⑤: رمضان کے روزے رکھنا۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: 8، صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 21-45.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا .)) ❶

''جب تم اُسے (چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھو۔''

حضرت ابی مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایک بالاخانہ ہے جس کا ظاہر باطن سے باطن ظاہر سے نظر آتا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کیا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلائے، نرمی سے بات کرے، پے در پے روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔'' ❷

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُاللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا .)) ❸

''ایک دیہاتی صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آج مجھے کوئی ایسا کام بتلایئے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر، اس کا کوئی

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1900، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1080.

❷ مسند احمد، رقم: 22905۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، رقم: 1397.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی صحابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان عملوں پر میں کوئی (کمی اور) زیادہ نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

روزہ اور شرک:

روزہ محض رضائے الٰہی کے لیے ہو۔

((عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى يُرَائِىْ فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِىْ فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِىْ فَقَدْ أَشْرَكَ.)) ❶

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا اس نے بھی شرک کیا۔''

((عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ. فَمَنْ عَمِلَ لِى عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِى، فَأَنَا مِنْهُ بَرِىءٌ. وَهُوَ لِلَّذِى أَشْرَكَ.)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

❶ الترغيب والترهيب، رقم: 43.

❷ سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، رقم: 4202۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں، شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جس نے (بظاہر) میرے لیے عمل کیا، اس میں میرے سوا کسی اور کو بھی شریک کرلیا تو میں اس سے لاتعلق ہوجاتا ہوں۔ اور وہ (عمل) اسی کے لیے ہوتا ہے جس کو اس نے (میرا) شریک بنایا۔"

اور شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ ﴾ (لقمان : 13)

"بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔"

یہ نصیحت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو کی تھی، اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ، کیونکہ شرک باللہ ظلم عظیم ہے۔ اللہ نے انسان کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ جب تک زندہ رہے صرف اسی کی عبادت کرے۔ اس لیے اس سے بڑھ کر ظلم کیا ہوگا کہ بندہ اپنے خالق کی مرضی کی مخالفت کرتے ہوئے غیروں کے سامنے سجدہ کرے، ہاتھ پھیلائے، مرادیں مانگے اور اپنی جھولیاں پھیلائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب سورۃ الانعام کی آیت کریمہ (82) ﴿ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ ﴾ نازل ہوئی تو صحابہ کرام پر بڑا شاق گزرا، اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظلم کا وہ معنی نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو، ظلم سے مراد وہ ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے کو بتایا تھا کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔ [1]

[1] صحيح بخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: 3360.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک اور نزول قرآن حکیم:

ماہِ رمضان کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم نازل فرمایا، جو دین حق کو کھول کھول کر پیش کرتا ہے، اور حق و باطل اور ہدایت و گمراہی کو بیان کرتا ہے، نیک بختوں اور بدبختوں کی نشانیوں، اور پھر اُن کے انجام بیان کرتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرۃ: 185)

''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔''

حافظ ابن کثیر نے مسند احمد کی ایک روایت نقل کی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام آسمانی کتابیں انبیائے کرام پر اس مہینے میں نازل ہوئی تھیں۔ صحائف ابراہیمی، تورات، زبور اور انجیل وغیرہ کتابیں انبیاء پر بیک وقت اُتری تھیں، اور قرآن کریم ماہِ رمضان کی لیلۃ القدر میں آسمانِ دنیا میں بیت العزت تک بیک وقت اُترا، اس کے بعد وہاں سے رسول اللہ ﷺ پر تئیس (23) سال کی مدت میں حالات کے تقاضے کے مطابق جستہ جستہ اُترتا رہا۔ [1]

اور جس رات قرآن مجید کا نزول ہوا، اللہ تعالیٰ نے اسے بابرکت قرار دیا:

﴿إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ۝﴾ (الدخان: 3)

''یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل کیا، ہم نے بے شک (اس کے ذریعہ انسانوں کو) ڈرانا چاہا ہے۔''

بلکہ جس رات قرآنِ مجید نازل ہوا اسے قدر والی رات قرار دیتے ہوئے اس میں کی گئی عبادت کو ہزار مہینے جو کہ تراسی سال کا عرصہ ہے، سے افضل قرار دیا:

[1] تفسیر ابن کثیر، تحت الآیة.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ① وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ② لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ③ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ④ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ⑤﴾ (القدر: 1۔ 5)

''یقیناً ہم نے اسے قدر والی رات میں نازل کیا، اور تجھے کیا معلوم کہ قدر والی رات کیا ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے تمام معاملات لے کر اترتے ہیں۔ یہ رات طلوعِ فجر تک سلامتی والی ہے۔''

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پورا قرآنِ کریم شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا کے بیت العزۃ تک نازل کیا گیا، پھر وہاں سے اللہ تعالیٰ نے اسے تیئیس (23) سال کی مدّت میں مختلف اوقات میں نازل فرمایا۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ چونکہ نزولِ قرآن کی ابتداء ماہِ رمضان میں ہوئی، اس لیے علی سبیل التغلیب یہاں کہا گیا ہے کہ قرآن ماہِ رمضان میں نازل ہوا۔ ❶

سیّدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أُنْزِلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْإِنْجِيْلُ لِثَلَاثَ عَشَرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الزُّبُوْرُ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْقُرْآنَ لِأَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ .)) ❷

❶ تیسیر الرحمن، ص: 1386.
❷ سلسلة الصحيحة، رقم: 1575.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان المبارک کی پہلی شب میں نازل ہوئے۔ رمضان المبارک کی چھ راتیں گزریں تو تورات نازل ہوئی اور انجیل رمضان المبارک کی تیرہ راتیں گزرنے کے بعد نازل ہوئی اور قرآن حکیم چوبیس راتیں گزرنے کے بعد نازل ہوا۔''

رمضان المبارک اور تلاوت قرآن مجید:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآنِ مجید جبریل امین رمضان میں لے کر نازل ہوئے تھے، لہٰذا وہ رمضان کی ہر رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ یعنی ایک دوسرے سے سنتے اور سناتے تھے۔ جیسا کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ [1]

اور جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفیق اعلیٰ سے جا ملے، اس سال رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبریل نے قرآن مجید کا دو مرتبہ دور کیا۔ [2]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۲۳﴾ (الزمر : 23)

''اللہ نے سب سے اچھی بات نازل فرمائی، ایسی کتاب جو آپس میں ملتی جلتی ہے، (ایسی آیات) جو بار بار دہرائی جانے والی ہیں، اس سے ان

---

[1] صحيح البخاری، کتاب بدء الوحی، رقم: 6.

[2] صحيح بخاری، کتاب فضائل القرآن، قبل حديث، رقم: 4997.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی کھالوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی کھالیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے، جس کے ساتھ وہ جسے چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، یَقُوْلُ الصِّیَامُ: أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ فَشَفِّعْنِي فِیْهِ، یَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِي فِیْهِ، فَیُشَفَّعَانِ.)) [2]

''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا، اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے (پینے) سے اور جنسی خواہش پوری کرنے سے روک دیا تھا، پس تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن حکیم کہے گا، میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روک دیا تھا، پس تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

امام مالک رحمہ اللہ رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی دیگر مصروفیات ترک کر کے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے، اور فرمایا کرتے:

((هٰذَا شَهْرُ الْقُرْاٰنِ لَا كَلَامَ فِیْهِ إِلَّا مَعَ الْقُرْاٰنِ.)) [2]

---

[1] صحيح الجامع الصغير: 720/2، رقم: 3882، صحيح الترغيب والترهيب، رقم: 973، المشكاة، رقم: 1963.

[2] رمضان ماه غفران، ص: 146.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''یہ قرآن کا مہینہ ہے کہ قرآن حکیم کے علاوہ دوسری کوئی بات چیت اس میں نہیں ہوگی۔''

شہاب الدین زہری اپنے وقت کے بہت بڑے امام اور حافظ الحدیث تھے، جب رمضان المبارک آتا تو فرمایا کرتے:

''یہ قرآن حکیم کی تلاوت اور کھانا کھلانے کا مہینہ ہے۔'' ❶

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ بھی رمضان کی آمد پر ساری باتیں چھوڑ دیتے اور قرآن مجید کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ ❷

رمضان المبارک میں اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴾ (الاحزاب: 41)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کو یاد کرو، بہت یاد کرنا۔''

مزید اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ﴾ (العنکبوت: 45)

''اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو نصیحت فرمائی:

((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ .)) ❸

''تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر اور یاد سے تر رہنی چاہیے۔''

❶ لطائف المعارف، ص: 245.

❷ لطائف المعارف، ص: 245.

❸ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: 2562.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ ہر لمحہ، ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے:

((كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .)) ❶

''آپ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو فتویٰ دینا بند کر دیتے اور بیٹھ کر ذکر الٰہی ''لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے۔ ❷

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصْلَتَيْنِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ ، وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنًى بِكُمْ عَنْهُمَا ، فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ ، فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَتَسْتَغْفِرُوْنَهُ ، وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنًى بِكُمْ عَنْهُمَا ، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ، وَتَعَوَّذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ .)) ❸

''روزہ کی حالت میں چار کام کثرت سے کرو، دو کام ایسے ہیں جن سے اللہ کریم کی رضا حاصل ہوتی ہے، اور دو کام ایسے ہیں جن کے کیے بغیر کسی شخص کا گزارا نہیں وہ دو کام جن سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے، پس کثرت سے لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا ہے۔ اور وہ دو خصلتیں جن کے کیے بغیر کسی شخص کا گزارہ نہیں، پس اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا ہے۔''

❶ سنن ترمذی، رقم: 3375، سنن ابن ماجه، رقم: 3375.

❷ رمضان المبارک اور ہمارے اسلاف، ص: 41۔

❸ صحيح ابن خزيمه: 192، رقم: 1887۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک میں کثرت سے دعا کرنا:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں رمضان المبارک کے فضائل و مسائل بیان فرماتے ہوئے درمیان میں دعا کا ذکر فرمایا ہے جس سے رمضان المبارک میں دعا کی اہمیت وفضیلت ظاہر ہوتی ہے:

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝۱۸۶﴾

(البقرة: 186)

''اور (میرے پیغمبر!) اگر آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہیے کہ میرے حکم کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ راہِ راست پر آ جائیں۔''

علمائے تفسیر نے یہ بھی کہا ہے کہ روزوں کے احکام کے درمیان دعا کے ذکر سے مقصود اس طرف اشارہ ہے کہ رمضان میں دعا کی بڑی اہمیت ہے۔ مسند ابو داؤد طیالسی میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما افطار کے وقت اپنے تمام بال بچوں کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے۔ [1]

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

((دَعْوَةُ الصَّائِمِ لَا تُرَدُّ.)) [2]

''روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعا قبول ہوتی ہے۔''

---

[1] تفسير ابن كثير: 299/1، طبع مكتبه قدوسيه، لاهور.

[2] سنن الكبرىٰ للبيهقى: 345/3، سلسلة الصحيحة، رقم: 1797.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث ہے کہ تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: امام عادل کی، روزہ دار کی، اور مظلوم کی۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے استقبال رمضان کا خطبہ ارشاد فرمایا:

((أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ وَيُغْنِيكُمُ اللّٰهُ فِيهِ، فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ وَيَحُطُّ الْخَطَايَا، وَيَسْتَجِيبُ فِيهِ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى تَنَافُسِكُمْ وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ، فَأَرُوا اللّٰهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيهِ رَحْمَةَ اللّٰهِ.)) ❷

''تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے جو کہ برکت کا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس مہینے میں (اپنی رحمت سے) غنی کرتا ہے اور اپنی رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو معاف فرماتا اور دعا کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے، اللہ تعالیٰ اس مہینے میں نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تمہارے ذوق شوق اور رغبت کو دیکھتا ہے اور اپنے فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے سو تم بھی اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف سے خیر و بھلائی کا مظاہرہ دکھا دو اور وہ شخص تو بڑا ہی بدبخت ہے جو اس مہینے میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ، وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَأَشْفَقَ مِنْهُ.)) ❸

❶ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، رقم: 3598، سنن ابن ماجة، رقم: 1752.

❷ مجمع الزوائد: 142/3، كتاب الصيام، باب في شهور البركة وفضل شهر رمضان، رقم: 4773، كنز العمال، رقم: 23692، باختلاف يسير.

❸ شعب الإيمان للبيهقي: 310/3، رقم: 3625.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''جب ماہ رمضان شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ ﷺ نوافل کی کثرت کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس ماہ میں نہایت محتاط رہتے۔''

رمضان المبارک اور صدقہ و خیرات:

صدقہ ردّ بلاء، مال میں اضافہ، گناہوں کا کفارہ، محبت الٰہی کا ذریعہ اور غرباء، مساکین و یتامٰی کا سہارا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝﴾

(المنافقون : 10)

''اور تم اپنی موت سے قبل اللہ کی راہ میں اپنے رزق سے خرچ کرو اس وقت سے پہلے کہ تم میں سے کوئی کہے کہ کاش مجھے تھوڑی سی مہلت مل جاتی تو میں صدقہ کر لیتا اور صالح نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ : 245)

''کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اسے اس کے لیے کئی گنا بڑھا دے اور اللہ ہی تنگی دیتا ہے اور کشادگی عطا کرتا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

اور سورۃ البقرۃ میں مزید ارشاد فرمایا:

﴿وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ﴾ (البقرة : 177)

''اور اس کی محبت کے حصول کی خاطر اپنا مال خرچ کرے، رشتہ داروں پر، یتیموں پر، مسکینوں پر، مسافروں پر، مانگنے والوں پر اور غلاموں کو آزاد کرانے پر۔''

مزید برآں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ .)) ❶

''بے شک صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ ، يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ اَلْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ ، كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ .)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بہت سخی تھے، لیکن رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ رمضان میں حضرت جبریل علیہ السلام ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا کرتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان گزرنے تک انہیں قرآن مجید سناتے۔

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، رقم: 664، سلسلة الصحیحة، رقم: 1908.

❷ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1902.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ کی سخاوت تیز ہواؤں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔"

رمضان المبارک اور تقویٰ:

تقویٰ، وقایہ سے ہے، وقایہ کا معنی کسی سے بچاؤ حاصل کرنا۔ تقویٰ دنیا میں گناہوں سے بچاؤ کا بڑا موثر اور مضبوط ترین ہتھیار ہے۔

روزہ کی سب سے بڑی اور سب سے ارفع و اعلیٰ حکمت و مقصد تقویٰ ہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ (البقرة: 183)

"اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھا، تا کہ تم متقی پرہیز گار بنو۔"

گویا روزہ کا مقصد بندوں کو زیورِ تقویٰ سے آراستہ کرنا ہے، جو بندہ اس مقصد کو پا گیا وہ یقیناً سعادت دارین سے ہمکنار ہو گیا، کیونکہ سعادتِ دارین کے حصول کے لیے تقویٰ ایک نہایت ہی قوی اساس ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: 133)

"اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس کی جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

مزید فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَحۡتَسِبُ ؕ﴾ (الطلاق : 2، 3)

''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے، اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((أَمَا واللّٰهِ! إِنِّي لأَتْقَاكُمْ للّٰهِ، وَأَخْشَاكُمْ لَهُ.)) ❶

''اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اس کی خشیت رکھنے والا ہوں۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلَاهَا.))❷

''اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ نصیب فرما، اور اسے پاک فرما تو اس کے لیے بہترین پاک فرمانے والا ہے، تو اس کا مددگار اور آقا ہے۔''

چنانچہ اہل ایمان کو خطاب فرمایا:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن : 16)

''سو جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو۔''

الغرض تقویٰ انسان کو کندن بنا دیتا ہے۔ تربیت کا معیار عین تقویٰ ہے، جسے روزے کی مقصدیت کے طور پر ''لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ'' کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔ یہی تقویٰ روزے کی، بلکہ ہر نیکی کی قبولیت کی علامت ہے۔

---

❶ صحيح مسلم، الصيام، رقم: 1108.

❷ صحيح مسلم، كتاب الذكر و الدعا، رقم: 6906.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴾ (المائدة : 27)

''بے شک اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کا ہی عمل قبول فرماتا ہے۔''

رمضان المبارک اور رضائے الٰہی کا حصول:

سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ جسے رضائے الٰہی حاصل ہو جائے دنیا کی تمام نعمتیں اس کی نظر میں ہیچ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ (التوبة : 72)

''اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے اور جنات عدن میں عمدہ مکانات کا وعدہ کیا ہے، اور اللہ کی رضا سب سے بڑھ کر ہو گی، یہی عظیم کامیابی ہوگی۔''

مذکورہ بالا آیات میں بتایا گیا کہ آخرت میں اہل ایمان کو ایسی جنتیں ملیں گی جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جناتِ عدن میں اچھے مکانات ملیں گے اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوگا۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ، قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْحِجَابَ ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ .)) ❶

''جب جنتی، جنت میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا، تم کسی اور چیز کے خواہشمند ہو؟ تو وہ جواب دیں گے، کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟ آپ نے فرمایا: ''اس پر وہ پردہ اٹھا دے گا، انہیں کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی ہوگی، جو انہیں اپنے رب عزت وجلال والے کے دیدار سے زیادہ پسندیدہ ہو۔'' (ہر نعمت سے دیدار کی نعمت زیادہ لذیذ اور محبوب ہوگی)

رمضان المبارک تو ہے ہی رضائے الٰہی کے حصول کا مہینہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان کے ماہِ رمضان کے روزوں اور قیام کا ثواب اپنی رضا اور مغفرت کی صورت میں دیا اور فرماتا ہے، اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے، تم اس اجتماعِ (عید) میں آخرت یا دنیا کے لیے جو کچھ بھی مجھ سے مانگو گے، میں وہی تمہیں دوں گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشیں معاف کرتا رہوں گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! نہ میں تمہیں بے یار و مددگار چھوڑوں گا اور نہ ہی حق والوں کے سامنے تمہیں رسوا کروں گا۔ واپس چلے جاؤ، تمہیں

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 449.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخش دیا گیا، تم نے مجھے راضی کیا، میں تم پر راضی ہو گیا۔ فرشتے خوش ہوتے ہیں اور اس امت پر ماہ رمضان کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والے انعامات کی مبارک باد دیتے ہیں۔“ [1]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حالت روزہ میں چار کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرو۔ دو کام ایسے ہیں جن سے اللہ رب العزت کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دو کام ایسے ہیں جن کے کیے بغیر کسی انسان کا کوئی چارہ نہیں۔

((فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهُ، وَ اَمَّا خَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا، فَتَسْأَلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ.)) [2]

”جن دو کاموں سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے: (1) کثرت سے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ کی گواہی دینا، اور (2) استغفار کرنا۔ اور جن دو کاموں کے بغیر کسی کا کوئی چارہ نہیں: (1) جنت کا سوال کرو، اور (2) جہنم کی آگ سے پناہ مانگو۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) [3]

”جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے لیے

---

[1] المتجر الرابح: 360/1 بحواله البيهقی، طبع مکتبه قدوسیه، لاهور.

[2] مسند حمیدی: 911/2، رقم: 1887، صحیح ابن خزیمة: 191/3۔ ابن خزیمہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

[3] مسند احمد: 391/5، صحیح الترغیب و الترهیب: 412/1.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس کے باعث مہر کردی جاتی ہے کہ وہ جنت میں ہوگا۔"

رمضان المبارک اور رحمت الٰہی:

ماہ رمضان رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾ (الاعراف: 56)

"بے شک اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت کا اندازہ لگائیں، ارشاد فرمایا:

﴿ وَ رَحْمَتِيْ وَ سِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ (الاعراف: 156)

"اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے، چنانچہ جلد ہی میں اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں اور (ان کے لیے بھی) جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ .)) [1]

"اس مہینے کا ابتدائی حصہ رحمت ہے۔"

ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ نے روزہ دار کے پاس کھانا کھانے والوں کی وجہ سے روزہ دار کا ثواب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى

[1] صحيح ابن خزيمة: 191/3، المتجر الرابح: 355/1- ابن خزیمہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَفْرُغُوْا وَ رُبَّمَا قَالَ حَتّٰى يَشْبَعُوْا .)) ❶

''روزے دار کے پاس اگر کھانا کھایا جائے تو فرشتے فارغ ہونے تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔'' یا شاید آپ نے ارشاد فرمایا: ''سیر ہونے تک (رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں)۔''

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک دفعہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے قریب ہمیں وعظ ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کا مہینہ آ رہا ہے جو بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے اور اپنی رحمت نازل کرتے ہیں۔ خطائیں معاف کرتے اور دعائیں قبول کرتے ہیں۔ نیکیوں میں تمہاری ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوششوں کو دیکھتے اور فرشتوں کی بھی اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کو اپنے بہترین اعمال دکھاؤ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔'' ❷

رمضان المبارک گناہوں کا کفارہ ہے:

روزہ انسان کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

❶ سنن ترمذی، ابواب الصوم، رقم: 785، سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، رقم: 1748، صحيح ابن خزيمة: 307/3، صحيح ابن حبان (الإحسان): 181/5۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ مجمع الزوائد، كتاب الصيام: 142/3 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ (الاحزاب: 35)

’’بے شک مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے، اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے، اور فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں کے لیے، اور سچے مردوں اور سچی عورتوں کے لیے، اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں کے لیے، اور عاجزی اختیار کرنے والے مردوں اور عاجزی اختیار کرنے والی عورتوں کے لیے، اور صدقہ کرنے والے مردوں اور صدقہ کرنے والی عورتوں کے لیے، اور روزہ دار مردوں اور روزہ دار عورتوں کے لیے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مردوں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتوں کے لیے اور اللہ کو خوب یاد کرنے والے مردوں اور اللہ کو خوب یاد کرنے والی عورتوں کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔‘‘

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور عورتوں سے دنیا میں گناہوں کی مغفرت اور آخرت میں اجر عظیم یعنی جنت کا وعدہ فرمایا ہے، اور ان صفات کا ذکر کیا ہے جو ان کی زندگی کا لازمہ ہوتی ہیں۔ وہ لوگ (مرد ہوں یا عورتیں) اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوتے ہیں اور فرض اور نفل روزے رکھتے ہیں جو تقویٰ کا باعث ہوتے ہیں اور بھوکوں اور پیاسوں کے لیے اپنے دلوں میں جذبہ رحمت کو جگاتے ہیں، وغیرہ۔

رمضان المبارک کا مہینہ آ جائے تو ہر کسی کو چاہیے وہ رمضان کے روزے رکھے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ معاف کرا لے۔ چنانچہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ: آمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ، قَالَ: آمِيْنَ، فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةَ الثَّالِثَةَ، قَالَ: آمِيْنُ فَلَمَّا نَزَلَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ، قَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ: بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ، قُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ اَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: آمِيْنَ.)) [1]

''منبر لاؤ۔'' ہم منبر لے آئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی سیڑھی چڑھے تو ارشاد فرمایا: ''آمین۔'' پھر جب دوسری سیڑھی چڑھے تو ارشاد فرمایا: ''آمین۔'' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیسری سیڑھی چڑھے تو فرمایا: ''آمین۔'' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی، جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جناب جبریل میرے پاس آئے اور کہا: ''اس آدمی پر اللہ کی لعنت ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی

[1] مستدرک حاکم: 103/3، 153، تاریخ کبیر للبخاری: 220/7، در منثور: 185/1- حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بخشش اور معافی حاصل نہ کر سکا۔'' اس کے جواب میں میں نے آمین کہی۔ پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل علیہ السلام نے کہا: ''اللہ کی لعنت ہو اس آدمی پر جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔'' میں نے اس کے جواب میں آمین کہی۔ پھر جب تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل نے کہا: ''جس شخص نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو۔'' میں نے اس کے جواب میں کہا آمین۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) ❶

''جس نے ایمان کی بنیاد پر رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اجر و ثواب کی نیت رکھی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا جْتَنَبَ الْكَبَائِرَ .)) ❷

''ایک رمضان دوسرے رمضان تک کیے گئے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، بشرطیکہ جب کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان: 38، صحیح مسلم، رقم: 759.

❷ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، رقم: 552.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک اور تعلقِ باللہ:

رمضان المبارک میں تعلق باللہ مضبوط کرنے کے مواقع لمحہ لمحہ میسر آتے ہیں، تو ہر کوئی رمضان المبارک میں تعلق باللہ مضبوط کرے۔ بزار، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت عمیر لیثی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ الْمُصَلُّوْنَ، وَ مَنْ یُّقِیْمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ الَّتِیْ کَتَبَهُنَّ اللّٰهُ، وَ یَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَ یَحْتَسِبُ صَوْمَهٗ، وَ یُؤْتِی الزَّکَاةَ.)) [1]

"وہ لوگ اللہ کی ولی ہوتے ہیں جو پانچ فرض نمازیں پڑھتے ہیں، رمضان کے روزے ثواب کی نیت سے رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔"

حدیث شریف میں "اولیاء" سے مراد وہ مخلص اہل ایمان ہیں جو اللہ کی بندگی اور گناہوں سے اجتناب کی وجہ سے اس سے قریب ہو جاتے ہیں۔ یہاں ان کی صفت یہ بتائی گئی کہ وہ نماز ادا کرتے ہیں، رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ "ولی" کا معنی "قریب" ہے۔ یعنی مومن جب ایمان اور عمل صالح پر کاربند ہوتا ہے، اور معاصی سے دور رہتا ہے، تو اللہ سے قریب ہو جاتا ہے۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

[1] صحیح ابن خزیمة: 340/3، صحیح ابن حبان (الإحسان): 184/5، مجمع الزوائد: 46/1، المتجر الرابح للدمیاطی: 347/1۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِئَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهٗ لِي وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ، يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ .)) ❶

''آدم کے بیٹے کے تمام اعمال بڑھا دیے جائیں گے۔ایک نیکی دس گنا سے سات سو تک۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کروں گا۔اس نے اپنی خواہش اور کھانا میری خاطر چھوڑا تھا۔''

روزہ اور جنت الفردوس:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾﴾ (البقرة: 82)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے وہی جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)) ❷

''سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔''

روزہ کی جزا جنت ہے۔ چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

❶ صحيح بخاری، كتاب الصوم، رقم: 1904.

❷ صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم: 3250.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ.)) [1]

''جنت (کے آٹھ دروازوں میں سے) ایک دروازے کا نام ''رَیَّان'' ہے جس سے قیامت کے دن صرف روزے دار داخل ہوں گے، ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی داخل نہیں ہوگا، کہا جائے گا، روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور (جنت میں داخل ہوں گے) ان کے علاوہ کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی اس سے داخل نہیں ہوگا۔''

اسے ابن خزیمہ نے بھی ذکر کیا ہے، البتہ اس کے الفاظ یوں ہیں کہ:

((فَإِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ أُغْلِقَ، مَنْ دَخَلَ شَرِبَ، وَ مَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا.)) [2]

''جب آخری روزہ دار داخل ہوگا تو اسے بند کر دیا جائے گا۔ جو داخل ہوگا وہ مشروب پیئے گا اور جو پیئے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، رقم: 1896 وكتاب بدء الخلق، رقم: 3257، صحيح مسلم، باب فضل الصيام، رقم: 1152.

[2] صحيح ابن خزيمة: 199/3۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ، قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُوَدِّی الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ، لَا أَزِيْدُ عَلٰی هٰذَا، فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا .)) [1]

''مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس میں کچھ زیادتی نہ کروں گا (اور نہ کمی کروں گا۔ جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جسے جنتی آدمی دیکھنا ہو وہ اسے دیکھ لے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر عمل کرنے والے کے لیے جنت میں داخل ہونے کے لیے ایک مخصوص دروازہ ہوگا کہ ان کو جس سے داخل ہونے کی آواز دی جائے گی۔ روزے داروں کے لیے بھی ایک رَیَّان نامی مستقل دروازہ ہوگا اس سے ان کو بلایا جائے گا۔ سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے جنت کے تمام دروازوں سے داخل ہونے کی دعوت دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور اے ابو بکر مجھے امید ہے کہ تم بھی انہی لوگوں میں سے ہو گے۔'' [2]

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، رقم: 1397.

[2] مسند احمد، رقم: 9799۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل کرنے کا حکم دیں کہ جو مجھے جنت میں پہنچا دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روزے رکھا کرو کیونکہ کوئی دوسرا عمل اس کے برابر نہیں ہے۔ جب میں دوبارہ آپ کے پاس آیا اور (یہی مطالبہ رکھا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزے رکھا کرو۔'' ❶

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹیک اپنے سینے کے ساتھ لگوائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو اس کے لیے اس کی وجہ سے مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس شخص نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا تو اس کے لیے اس کی وجہ سے مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اللہ عزوجل کی رضا جوئی کے لیے صدقہ کیا تو اس کے لیے اس کے باعث مہر لگا دی جاتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ❷

رمضان المبارک اور مغفرت:

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

❶ مسند احمد، رقم: 22501، صحیح ابن حبان (الإحسان): 180/5، مجمع الزوائد: 179/3۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ مسند احمد: 391/5، صحیح ترغیب و ترهیب، رقم: 985.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾

(الزمر : 53)

"بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ فِیْ رَمَضَانَ یُنَادِیْ مُنَادٍ بَعْدَ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْأَوَّلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْآخِرِ: أَلَا سَائِلٌ یَسْأَلُ فَیُعْطِیْ، أَلَا مُسْتَغْفِرٌ یَسْتَغْفِرُ فَیُغْفَرَلَهُ، أَلَا تَائِبٌ یَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ.)) [1]

"بے شک رمضان المبارک میں پہلی رات کے پہلے تیسرے پہر کے بعد یا آخری تیسرے پہر کے بعد ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے، ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ وہ بخشش طلب کرے تو اسے بخش دیا جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟"

رمضان المبارک اور جہنم سے نجات:

اہل ایمان کو حکم ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ ﴾ (التحریم: 6)

[1] شعب الإيمان للبيهقي : 311/3، رقم : 3628.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچا لو، وہ جہنم جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے، ان پر ایسے فرشتے متعین ہیں جو سخت اور بے رحم ہیں، اللہ انہیں جو حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔''

اور روزہ انسان کے لیے جہنم سے ڈھال ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ .)) ❶

''جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔''

دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ .)) ❷

''روزہ انسان کے لیے جہنم سے ڈھال کا کام دیتا ہے جیسا کہ ایک انسان کے لیے قتال میں ڈھال ہوتی ہے۔''

اور وہ ڈھال کے ذریعے بچاؤ حاصل کرتا ہے۔ ایک اور جگہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ .)) ❸

❶ صحيح بخاری، كتاب الصوم، رقم: 1899 .

❷ مسند احمد، رقم: 16387 ، صحيح ابن خزيمة: 193/3۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ مسند احمد: 396/3، صحيح الجامع الصغير ، رقم: 3867 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''روزہ ایک ڈھال ہے جس کے ذریعے سے بندہ جہنم کی آگ سے بچتا ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

((اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ .)) ❶

''روزہ اللہ کے عذاب سے بھی ڈھال کا کام دیتا ہے۔''

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ وَ حِصْنٌ حَصِينٌ مِّنَ النَّارِ .))❷

''روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کے لیے مضبوط قلعے کا کام دیتے ہیں۔''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا .)) ❸

''جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال (کی مسافت کے قریب) دور کر دیتا ہے۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءُ .))❹

''اللہ تعالیٰ ہر روز افطار کے وقت لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔''

---

❶ صحيح الجامع الصغير، رقم: 3866.

❷ مسند احمد، رقم: 15844- احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الصوم في سبيل الله، رقم: 2840، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام في سبيل الله......، رقم: 1153.

❹ مسند احمد: 253/2، معجم كبير للطبرانى: 340/8، مجمع الزوائد: 143/3- ہیثمی نے کہا ہے: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .)) ❶

''جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنی بڑی خندق بنا دیتا ہے جتنی آسمان اور زمین کی درمیان مسافت ہے۔''

روزہ قیامت کے دن سفارش کرے گا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ (البقرة : 255)

''کون شخص ہے جو اللہ کے ہاں اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکتا ہے؟''

مجرم کو کبھی سفارش کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اُس کی نجات ہو جائے۔ موحدین سیاہ کاروں کی روزہ شفاعت کرے گا جس کے باعث اللہ تعالیٰ روزہ داروں کو جنت میں داخلہ عطا کر دے گا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ: اَیْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِی فِيْهِ ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِی فِيْهِ ، قَالَ:

❶ سنن ترمذی ، ابواب فضائل الجهاد ، باب ما جاء فی فضل الصوم فی سبيل الله ، رقم: 1624 ، سلسلة الصحيحة ، رقم: 563 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَيُشَفَّعَانِ .)) ❶

''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: ''اے میرے رب! میں نے اسے کھانے پینے اور خواہشات نفس (پوری کرنے) سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔'' قرآن کہے گا: ''اے میرے رب! میں نے اس کو رات سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔'' چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

رمضان المبارک میں اجر وثواب میں اضافہ:

ماہِ رمضان میں ہر عمل کا اجر وثواب بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ (الاحزاب: 35)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور

❶ مسند احمد: 174/2، مستدرك حاكم: 554/1، صحیح الترغیب و الترھیب، رقم: 973۔ حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس میں کسی قسم کی نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے گویا اس نے رمضان کے علاوہ میں فرض ادا کیا اور جس شخص نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا اس نے رمضان کے سوا میں ستر فرض ادا کیے۔'' ❶

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ رمضان میں ایک دفعہ سبحان اللہ کہنا عام ایام میں ہزار دفعہ سبحان اللہ کہنے سے اجر میں بڑھ جاتا ہے۔ ❷

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ رب العزت فرماتا ہے:

((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعِفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي .)) ❸

''آدم کے بیٹے کے تمام اعمال بڑھا دیے جاتے ہیں۔ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: روزہ چونکہ

❶ شعب الایمان للبیهقی: 305/2، رقم: 3608.

❷ بحواله تفهیم الاسلام شرح بلوغ المرام، ص: 731.

❸ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب هل یقول انی صائم اذا شتم، رقم: 1904، صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، رقم: 1151.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صرف میرے لیے ہی ہے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار اپنی خواہشاتِ نفس اور کھانا میری خاطر ترک کر دیتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةٌ .)) ❶

''یقیناً رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔''

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

((أَوْ حَجَّةٌ مَعِي .)) ❷

''یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ثواب ہے۔''

((عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّـهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الصَّوْمُ؟ قَالَ: قَرْضٌ مَجْزِيٌّ .)) ❸

''سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول! روزہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قرض ہے، جس کا بدلہ دیا جائے گا۔''

روزہ آزمائش میں بہترین سہارا:

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد مختلف فتنے اور آزمائشیں شروع ہوگئی تھیں، خلافت راشدہ کے دور سے آج تک ان فتنوں کے خطرناک اثرات امت میں افتراق کی شکل میں باقی ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث کسی کو یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کہ میں

❶ صحیح بخاری کتاب العمرة، رقم: 1782 .

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: 222 .

❸ مسند احمد، رقم: 21692۔ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے سنا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ.)) ❶

”آدمی کی آزمائش ہوتی ہے اس کے بال بچوں کے بارے میں، اس کے مال میں اور اس کے پڑوسی کے سلسلے میں۔ ان آزمائشوں کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ ہیں۔“

روزہ افطار کرتے وقت چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوں:

انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد خوش ہوتا ہے اور جتنا بڑا کام ہو اس کی تکمیل کے بعد خوشی بھی اتنی بڑی ہوتی ہے۔ اور پھر انسان اپنے اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہے جنت کا داخلہ مانگتا ہے اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ:

((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَاهُ اَمْرٌ فَسَرَّ بِهِ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا.)) ❷

”یقیناً نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی ایسی خبر آتی، جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ عزوجل کا شکر بجا لاتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے۔“

روزہ بھی بڑی عظیم عبادت ہے، محض اللہ اور اس کے بندے کا راز ہے۔ چنانچہ

❶ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب الصوم كفارة، رقم: 1895، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب...... الخ، رقم: 144.

❷ سنن ترمذی، ابواب الايمان و النذور، رقم: 1578، سنن ابو داود، كتاب الجهاد، رقم: 2774، ارواء الغليل، رقم: 474۔ امام ترمذی نے اسے ”حسن غریب“ اور علامہ البانی نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بندہ کی خوشی کی انتہا نہیں ہونی چاہیے جب اُس کا روزہ تکمیل کو پہنچے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ ، اَلْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمَائَةِ ضِعْفٍ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ اَجْلِيْ ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ ، وَلَخُلُوْفُ فِيْهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيحِ الْمِسْكِ .)) [1]

''ابنِ آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے۔ ایک نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مگر روزہ، میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ میری خاطر ہی بندہ اپنے جذبات اور کھانا پینا ترک کرتا ہے۔'' روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اسے روزہ کھولنے کے وقت ملتی ہے اور دوسری خوشی اسے اس وقت ملے گی جب اس کی اپنے رب سے ملاقات ہوگی۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری سے بڑھ کر ہوتی ہے۔''

پس جب روزہ دار روزہ افطار کرے تو اس کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہونے چاہئیں یہ فطری امر بھی ہے اور شریعت کا تقاضا بھی۔

روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کی پسندیدہ خوشبو:

بھوک کے باعث معدہ خالی ہو تو انسان کے منہ سے بُو آتی ہے۔ ایک مرتبہ دو

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1904، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1151.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اُن کے مونہوں سے بُو محسوس کی تو ارشاد فرمایا: اَلَا تَسْتَاقَانِ؟ ''تم نے مسواک استعمال نہیں کی؟'' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مسواک تو استعمال کرتے ہیں مگر تین دن سے کھانا نہیں کھایا...... الخ۔

مگر اس کے برعکس روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو تو رب تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، اِلَّا الصِّيَامَ، فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ، فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ، وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.)) [1]

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے۔ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ (آگ سے) ڈھال ہے، لہٰذا جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو اس روز وہ فحش گوئی نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی کرے تو روزہ دار کو (صرف اتنا کہنا چاہیے) میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں

[1] صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2706.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جن سے وہ فرحت حاصل کرے گا اولاً: جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو (تکمیل روزہ پر) خوش ہوتا ہے، ثانیاً: جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزے کے بدلے میں اپنے رب سے انعام پائے گا تو خوش ہوگا۔"

روزہ عدیم النظیر عبادت ہے:

گزشتہ صفحات میں بیان شدہ نصوص سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ روزہ بے مثل، بے مثال بلکہ عدیم النظیر عبادت ہے۔ چنانچہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِيْ بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ.)) ❶

"میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا کام بتلائیے جو مجھے نفع دے۔ آپ نے فرمایا: روزے رکھا کرو، اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔"

اور ابن حبان نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ.)) ❷

---

❶ سنن النسائي، الصيام، باب فضل الصيام، رقم: 2223.

❷ صحيح ابن حبان (الإحسان): 180/5، مجمع الزوائد: 179/3- ابن حبان نے اسے "صحیح" کہا ہے۔ ہیثمی نے کہا: اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"روزہ رکھو اس جیسا کوئی عمل نہیں۔"

روزہ کے باعث بندہ صدیقین اور شہداء کا مقام حاصل کر سکتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىِٕكَ رَفِيْقًا ۝۶۹﴾

(النساء : 69)

"اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے، تو وہ ایسے لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، (یعنی) انبیاء، صدیقین، شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ، اور یہ لوگ اچھے رفیق ہوں گے۔"

حضرت عمرو بن مرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ اِنْ شَهِدْتُّ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَقُمْتُهٗ فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ: مِنَ الصَّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.)) [1]

"یا رسول اللہ! اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان میں صیام اور قیام کروں، تو میرا شمار کن لوگوں میں سے ہوگا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] صحیح ابن خزیمۃ: 340/3، صحیح ابن حبان (الإحسان): 184/5، مجمع الزوائد: 46/1۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا: ''صدیقین اور شہداء میں سے۔''

رمضان المبارک میں شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ .)) ❶

''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، صُفِّدَتْ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ ، وَنَادَى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ! أَقْبِلْ ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ! أَقْصِرْ ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنْ النَّارِ ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ .)) ❷

''رمضان کی پہلی رات ہی شیاطین اور سرکش جن باندھ دیے جاتے ہیں، جہنم کے سارے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا، اور جنت کے سارے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی بند نہیں رہنے دیا جاتا،

❶ صحيح بخاري ، كتاب الصوم ، رقم: 1897 ، 1898 .

❷ سنن ابن ماجه ، كتاب الصيام ، رقم: 1642 ، التعليق الرغيب: 68/2- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے: ''اے بھلائی کے چاہنے والے! آگے بڑھ (اور دیر نہ کر) اے شر کے چاہنے والے! رک جا۔'' اور (رمضان کی) ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔''

روزہ میں نگاہ کی حفاظت کیجیے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۞﴾ (النور: 30)

''(اے نبی!) آپ مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ (عمل) ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں، بلاشبہ اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ .)) [1]

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شادی کی استطاعت رکھتا ہے، اس کو چاہیے کہ وہ شادی کر لے، اس لیے کہ یہ (شادی) نگاہوں کو پست رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے میں بہت زیادہ معاون ثابت ہوتی ہے

[1] صحيح البخاري، كتاب النكاح، رقم: 5065، صحيح مسلم، كتاب النكاح، رقم: 1400.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور جو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ اس کی نفسانی خواہشوں کا زور توڑے رکھے گا۔"

روزہ میں زبان کی حفاظت کیجیے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾

(النور : 24)

"جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پیر ان کے خلاف، ان اعمال کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے تھے۔"

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے اور خاص طور پر حالت روزہ میں حفاظتِ لسان کا بڑا تاکیدی حکم ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ .)) ❶

"انسان کے حسنِ اسلام میں سے یہ ہے کہ وہ فضول (بات یا کام) کو ترک کر دے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)) ❷

❶ مؤطا امام مالك، كتاب حسن الخلق : 903/2، رقم: 3، مسند احمد: 311/1- احمد شاکر نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الادب، رقم : 6018، صحيح مسلم، رقم: 47/75، سنن ترمذی، كتاب صفة القيامة و الرقائق و الورع، رقم: 2500، مسند احمد: 267/2.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ (جب بھی بات کرے تو) اچھی بات کرے یا پھر چپ رہے۔“

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ، وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُءٌ صَائِمٌ.)) ❶

”روزہ ایک ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو شہوت والی باتیں کرے نہ شور وغل کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑنے کی کوشش کرے تو کہہ دے کہ میں تو روزے دار ہوں۔“

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

((مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ، وَالْجَهْلَ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.)) ❷

”جو شخص جھوٹی بات، اس کے مطابق عمل اور جہالت کو ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کر لے۔“

اس پر مستزاد سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب هل يقول: إني صائم إذا شتم، رقم: 1904.

❷ صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور ...... الخ، رقم: 1903 وكتاب الأدب، رقم: 6057.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا:

((كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهْرُ .)) [1]

''کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کا روزہ سوائے بھوک و پیاس کے کچھ نہیں اور کتنے ہی قیام کرنے والے ہیں کہ ان کا قیام سوائے جگارتے کہ اور کچھ نہیں۔''

[1] سنن دارمی، کتاب الرقاق، رقم: 2733.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب 2

روزے کے احکام و مسائل

گزشتہ باب میں روزہ کے فضائل، برکات اور ثمرات کا بیان گزرا، اب اس باب میں روزہ سے متعلق ضروری احکام و مسائل کا بیان ہوگا۔

رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا:

رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے، اسلامی مہینہ کبھی انتیس (29) دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس (30) دن کا۔ شعبان المعظم کی (29) تاریخ کو اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان المعظم کے تیس (30) دن پورے کر لیے جائیں، اگر شعبان کی آخری تاریخ اور رمضان المبارک کی یکم تاریخ میں شک ہو تو روزہ نہ رکھے، بلکہ شعبان کے (30) دن پورے شمار کر کے اس شک کا ازالہ کرے، کیونکہ اسلامی مہینہ (30) دن سے زائد نہیں ہوتا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ”چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔“ ❶

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ”جب رمضان المبارک کی آمد ہو جائے تو تیس روزے رکھو، سوائے اس کے کہ تم اس سے پہلے چاند دیکھ لو۔“ ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ ...... الخ، رقم: 1909.

❷ مسند احمد: 377/4، معجم کبیر للطبرانی: 486/11، رقم: 13435۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے مشکوک دن کا روزہ رکھا اس نے ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔“ ❶

فرض روزہ رکھنے کی شرائط:

❶:...... مسلمان ہونا

❷:...... بالغ

❸:...... عاقل

❹:...... طاقت اور صحت

❺:...... رات کو نیت کرنا

ابن رشد نے لکھا ہے: ”اس بات پر علما اُمت کا اجماع ہے کہ رمضان المبارک کا روزہ ہر عاقل، بالغ، تندرست، مقیم مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرة: 185)

”پس جو کوئی اس مہینہ کو پائے وہ روزہ رکھے۔“ ❷

روزہ کی نیت:

نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ یہ زبان کا فعل نہیں ہے۔ عمل میں جتنا رضائے الٰہی کا جذبہ ہوگا اس قدر ہی وہ قبولیت کا اعزاز پائے گا۔ دوسری عبادات کی طرح روزے میں بھی اخلاص نیت ضروری ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ ہر صبح سحری کھانے

---

❶ صحيح بخاری، قبل الحديث، رقم: 1906، سنن ابوداود، كتاب الصيام، رقم: 2334.

❷ بداية المجتهد، ص: 237، طبع دار ابن حزم.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے روزے کی نیت کی جائے۔

امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ پورے مہینے کے لیے ایک نیت بھی کی جا سکتی ہے۔

اور قاضی شوکانی رحمہ اللہ نیل الاوطار: 163/3 میں رقمطراز ہیں کہ ہر دن کے لیے الگ نیت کرنی چاہیے۔ ❶

روزہ کی صرف دل سے کی گئی نیت کافی ہے۔ ❷

((وَعَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَّمْ يُجَمِّعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ .)) ❸

"ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر سے پہلے پہلے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ ہی نہیں۔"

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰی .)) ❹

"عملوں کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

❶ المغنی: 332/4، کتاب الأم: 126/2، شرح المهذب: 306/6، الاختیار: 127/1 .

❷ نیل الأوطار : 163/3، فتاوی ابن تیمیه رحمۃ اللہ علیہ: 22/217۔ 255، فتح الباری: 13/1، زادالمعاد: 201/1 .

❸ سنن ابوداود، کتاب الصیام، رقم: 2454، سنن الترمذی، ابواب الصوم، رقم: 730۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❹ صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، رقم: 1 .

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((فَاِنَّ الْجَهْرَ بِالنِّيَّةِ لَا يَجِبُ وَ لَا يُسْتَحَبُّ لَا فِی مَذْهَبِ اَبِی حَنِيْفَةَ وَ لَا اَحَدٍ مِّنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ ، بَلْ كُلُّهُمْ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰی اَنَّهٗ لَا يُشْرَعُ الْجَهْرُ بِالنِّيَّةِ وَ مَنْ جَهَرَ بِالنِّيَّةِ فَهُوْ مُخْطِیٌٔ مُخَالِفٌ لِّلسُّنَّةِ بِاتِّفَاقِ اَئِمَّةِ الدِّيْنِ .)) [1]

''جہری (زبان سے) نیت نہ واجب ہے نہ مستحب۔ نہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب میں اور نہ ہی دیگر ائمۂ اسلام میں سے کسی کے مذہب میں، بلکہ وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ جہری نیت جائز نہیں ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہ خطا کار ہے اور مخالفِ سنت بھی اور اس پر تمام ائمۂ دین کا اتفاق ہے۔''

پس ہم کہتے ہیں کہ نیت والی دعا ''وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ'' کے الفاظ خود تراشیدہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی حدیث میں ان کا وجود نہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

بچوں کا روزے رکھنا:

ترغیباً اور عادی بنانے کے لیے اگر کوئی بچہ بالغ ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو اُس کی ضرور حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ تاکہ بچوں میں اسلام کے اس رکن کا شعور پیدا ہو۔

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے گرد انصار کی بستیوں کی جانب عاشورا کی صبح کو پیغام بھیجا: ''جس نے روزے کی حالت میں صبح کی وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح روزہ افطار کر دیا وہ اس دن کے باقی حصے کا روزہ پورا کرے۔'' ربیع کہتی ہیں: ''ہم عاشورے کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے

[1] فتاوی کبری ابن تیمیة: 385/2 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چھوٹے بچوں کو روزہ رکھواتے تھے اور انہیں مساجد کی جانب لے کر جاتے تھے اور ان کے لیے روئی کی گڑیاں بناتے تھے، جب ان میں سے کوئی کھانے کی وجہ سے رو پڑتا تھا تو ہم انہیں وہ گڑیاں افطاری کے وقت تک دے دیتے تھے۔'' ❶

قاضی عیاض اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں: ''اس حدیث میں بچوں کو کار خیر کی تربیت دینے کی دلیل ہے۔'' ❷

سوال: ......لڑکیوں کے اوپر روزہ کب فرض ہوتا ہے؟

جواب: ...... لڑکیوں کے اوپر روزہ اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں اور بلوغت کا حصول پندرہ (15) برس کی عمر مکمل ہونے یا شرم گاہ کے اردگرد بالوں کے اگنے یا منی کے گرنے یا حیض یا حمل سے ہو جاتی ہے۔ پس جب ان چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے گی تو اس کے اوپر روزہ رکھنا فرض ہے۔ اگرچہ لڑکی دس (10) سال کی ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ بہت ساری عورتیں اپنی عمر کے دسویں یا گیارہویں برس میں ہی حائضہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن ان کے گھر والے سستی برتتے ہیں اور اسے نابالغ تصور کرتے ہیں۔ نتیجتاً وہ اسے روزوں کا پابند نہیں بناتے جو کہ غلط ہے اس لیے کہ حائضہ ہو جانے کے بعد لڑکی عورت کے زمرہ میں شامل ہو گئی اور اس پر اسلامی احکامات نافذ ہو چکے۔ ❸

پس بچوں کو روزہ رکھنے کی عادت ڈالنا مستحب اور مستحسن ہے۔ البتہ بچے پر بلوغت کے بعد روزہ رکھنا واجب ہو جاتا ہے۔ جمہور علمائے امت کا یہی موقف ہے۔ ❹

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1960، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1136.

❷ اکمال المعلم شرح صحیح مسلم: 91/4.

❸ ابن جبرین، فتاوی اسلامیه. ❹ فتح الباری لإبن حجر: 255/4.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سحری کی اہمیت وفضیلت:

سحری کھانا افضل عمل ہے۔ چنانچہ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةٌ .)) ❶

''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانا برکت کا باعث ہے۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا وَلَوْ بِجُرْعَةٍ مِنْ مَآءٍ .)) ❷

''سحری کھاؤ اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ سے ہو۔''

مزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

((فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ .)) ❸

''ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق سحری کا کھانا ہے۔''

سحری کے لیے بہترین چیز:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

((نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ .)) ❹

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1923، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1095.

❷ موارد الظمآن، رقم: 1884۔ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1096.

❹ سنن ابو داؤد، کتاب الصیام، رقم: 2345، صحیح ابن حبان، رقم: 3475۔ ابن حبان نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔''

تاخیر سے سحری کھانا:

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ! اُمِرْنَا اَنْ نُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا ، وَاَنْ نُمْسِكَ يَمِيْنَنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِيْ صَلَاتِنَا .)) [1]

''یقیناً ہم انبیاء (علیہم السلام) کا گروہ ہیں، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی سحری میں تاخیر کریں اور افطاری جلدی کریں اور نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھیں۔''

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ: تَعْجِيْلُ الْإِفْطَارِ وَتَاخِيْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فى الصَّلَاةِ .))[2]

''تین باتیں اخلاق نبوت سے ہیں (1) روزہ جلدی افطار کرنا (2) سحری دیر سے کھانا اور (3) نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر باندھنا۔''

اذان کے دوران کھانا پینا:

اگر یہ بات متعین ہو کہ موذن کچھ رات باقی رہنے پر طلوع فجر سے پہلے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے اذان دیتا ہے، جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کرتے تھے:

((اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ

---

[1] موارد الظمآن، رقم: 885، معجم کبیر للطبرانی : 199/11، رقم: 11485۔ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے کئی ایک شواہد بھی ہیں۔

[2] مجمع الزوائد: 105/2، کنز العمال، رقم: 43331.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أُمِّ مَكْتُوْمٍ .)) ❶

''بلال رات کو اذان دیتے ہیں، سو کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔''

تو ایسی صورت میں مذکورہ بالا حدیث پر عمل کرتے ہوئے کھاتے پیتے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَـنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا سَمِعَ اَحَـدُكُـمُ الـنِّـدَاءَ وَالْـإِنَاءُ عَلٰی يَدِهٖ فَلَا يَضَعُهُ حَتّٰی يَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ .)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی آدمی اذان سنے اور پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔''

اور جب طلوع فجر کے ساتھ اذان دینے والے موذن کی اذان شروع ہو جائے تو پھر کھانا پینا چھوڑ دینا چاہیے۔

علامہ عبیداللہ رحمہ اللہ مبارکپوری رقمطراز ہیں کہ:

''وَفِيْـهِ اِبَـاحَةُ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ مِنَ الْاِنَاءِ الَّذِیْ فِیْ يَدِهٖ عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ لِلْفَجْرِ وَاَنْ لَا يَضَعَهٗ حَتّٰی يَقْضِیَ حَاجَتَهٗ . '' ❸

''اس حدیث میں جواز ہے کہ آدمی اذان سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: 6220.

❷ سنن ابو داود، کتاب الصیام، رقم: 2350۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❸ مرعاۃ المفاتیح: 469/6.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوتو وہ برتن کو حاجت کے مطابق کھا پی کے رکھے اس سے پہلے نہ رکھے۔“

وصلی روزوں کا حکم:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصلی روزوں سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ ، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ ، فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ ، كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا .)) [1]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع کیا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ میں تو اس طرح رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔“ جب انہوں نے وصال کرنے پر اصرار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک دن وصال کیا، پھر دوسرے دن وصال کیا، پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر چاند تاخیر سے نکلتا تو میں تمہیں وصال کراتا۔“ گویا جب انہوں نے باز آنے سے انکار کیا تو آپ نے انہیں سزا دینے کے لیے ایسا کیا۔“

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1965، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1103.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یہ رمضان المبارک کی راتوں کا وصال تھا، جو امت کے لیے منع ہے، لیکن اللہ کے رسول ﷺ کے خصائص میں سے ہے اور امت میں سے اگر کوئی شخص وصال کرنا چاہے تو وہ سحری تک کر سکتا ہے۔

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِيْ؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ.)) ❶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات کو سوتا ہوں، تو مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔''

سحری کی اذان:

موذن کچھ رات باقی رہنے پر طلوع فجر سے پہلے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے اذان دے تو جائز ہے، جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ بَلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ.)) ❷

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الصوم، رقم: 1963 و 1967.

❷ صحيح بخاری، كتاب الاذان، رقم: 617۔ 621، صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم: 1092.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"بے شک بلال تو رات رہے اذان دیتے ہیں۔ اس لیے تم لوگ کھاتے پیتے رہو۔ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔ راوی نے کہا کہ وہ نابینا آدمی تھے اور اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی۔"

روزہ جلد افطار کیا جائے:

افطاری کا وقت ہوجائے تو روزہ جلد افطار کرنے کا حکم ہے۔ یہود دیر سے افطار کرتے تھے۔ چنانچہ اسلام نے یہود کی مخالفت میں جلد افطار کرنے کا حکم دے دیا۔ سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔" ❶

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب رات آ جائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو تحقیق افطاری کا وقت ہوگیا۔" ❷

اور اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے:

﴿ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ ﴾ (البقرة: 187)

"روزے کو رات تک پورا کرو۔"

یاد رہے کہ رات سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ محمد یعقوب فیروز آبادی رقمطراز ہیں کہ:

---

❶ سنن ابو داؤد، رقم: 2355، سنن ترمذی، رقم: 695.

❷ سنن ترمذی، رقم: 806، سنن ابن ماجه، رقم: 1746، سنن دارمی، رقم: 1742، طبع انصار السنه پبلیکیشنز لاهور.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((اَلـلَّيْـلُ وَالـلَّيْـلَةُ مِـنْ مَّـغْرِبِ الشَّمْسِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ الصَّادِقِ اَوِ الشَّمْسِ .)) ❶

''رات غروب شمس سے شروع ہو جاتی ہے جس کی انتہا طلوع فجر صادق یا پھر طلوع شمس ہے۔''

علامہ ابن منظور الافریقی رقمطراز ہیں کہ:

((مَبْدَئُهُ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ .)) ❷

''(رات کی) ابتدا غروب شمس ہے۔''

لہٰذا سورج کے غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر دینا چاہیے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَـزَالُ الـدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ .)) ❸

''دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ افطاری کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔''

سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ عَلٰى سُنَّتِيْ مَالَا تَنْتَظِرُ بِفِطْرِهَا النُّجُوْمَ .)) ❹

---

❶ القاموس المحيط: 1364 .

❷ لسان العرب: 378/12، المعجم الاوسط: 850 .

❸ سنن ابو داؤد، كتاب الصوم، رقم: 2353، سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، رقم: 1698، صحيح ابن خزيمه، رقم: 2060، صحيح ابن حبان، رقم: 889، مسند احمد، رقم: 9809۔ ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❹ موارد الظمآن، رقم: 891 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''میری امت ہمیشہ میری سنت پر رہے گی جب تک روزے کی افطاری کے لیے ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی۔'' یعنی جلدی افطار کرے گی۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میرے بندوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں جو روزہ جلدی افطار کرتے ہیں۔'' (1)

سیّدنا عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ سے مروی ہے:

''پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لوگوں میں سب سے جلد افطار کرتے اور سب سے تاخیر سے سحری کھاتے۔'' (2)

روزہ کس چیز سے کھولنا سنت ہے:

افطاری میں کھجور اور پانی سنت ہے۔ چنانچہ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُـفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ، فَـإِنْ لَّـمْ تَـكُـنْ رُطَبَـاتٌ فَعَلٰى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ .)) (3)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ نماز مغرب ادا کرنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے، اگر تازہ کھجوریں دستیاب نہ ہوتیں تو چھواروں سے روزہ افطار کرتے۔ اگر چھوارے بھی دستیاب نہ ہوتے تو پانی

(1) سنن ترمذی، ابواب الصوم، رقم: 700، المشکاۃ، رقم: 1989، التعلیق الرغیب: 95/2.

(2) مصنف عبدالرزاق: 591/1، فتح الباری: 713/4۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

(3) سنن أبي داؤد، كتاب الصيام، باب ما يفطر عليه، رقم: 2356۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے چند گھونٹ نوش فرما لیتے۔"

((وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِي رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ .)) ❶

"حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی روزہ افطار کرے تو اسے کھجور سے روزہ افطار کرنا چاہیے، اگر کھجور میسر نہ آئے تو پھر پانی سے افطار کر لے، کیونکہ یہ پاکیزگی کا باعث ہے۔"

((عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَايْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ صَلّٰى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يُفْطِرَ وَلَوْ عَلٰى شُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ .)) ❷

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے روزہ افطار کیے بغیر نمازِ مغرب پڑھی ہو چاہے پانی کا گھونٹ پی کر ہی روزہ افطار کیوں نہ کیا ہو۔"

روزہ افطار کرتے وقت دعا کرنا:

روزہ افطار کرتے وقت زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں، وہ وقت قبولیت دعا کا ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ سنن ابو داود، کتاب الصیام، رقم: 2355.

❷ موارد الظمآن، رقم: 890، مسند ابی یعلی: 424/6، رقم: 3792.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ .)) ❶

''افطاری کے وقت روزے دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ. وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ. وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ دُونَ الْغَمَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ: بِعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ .))❷

تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی: انصاف کرنے والا حکمران، اور افطار کرنے تک روزہ دار، اور مظلوم کی دعا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بادل کے اوپر اٹھائے گا، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا، خواہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔''

ابن ابی ملیکہ (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو افطار کے وقت یہ دعا کرتے سنا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَلِي .))

''اے اللہ! میں تیری وسیع تر رحمت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں

❶ سنن ابن ماجه، الصيام باب فى الصائم لا ترد دعوته، رقم: 1753، إرواء الغليل، رقم: 921، الكلم الطيب، رقم: 163 .

❷ سنن ابن ماجه، الصيام باب فى الصائم لا ترد دعوته، رقم: 1752، سلسلة الصحيحة، رقم: 596، 1797 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ تو مجھے بخش دے۔"

پس اس وقت دعائے خیر کرنی چاہیے، اور جہنم سے چھٹکارے کی دعائیں تو زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئیں کیونکہ اس کے بغیر کسی انسان کا کوئی چارہ کار نہیں۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءُ .)) ❶

"اللہ تعالیٰ ہر افطاری کے وقت کئی لوگوں کو (جہنم سے) آزاد کرتا ہے۔"

روزہ افطار کرنے کی دعا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو دعا فرماتے:

((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ .)) ❷

"پیاس چلی گئی رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو جائے گا۔"

ابوداؤد ہی میں ایک دوسری دعا ہے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ .)) ❸

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی روزہ رکھا اور تیرے عطا کردہ رزق

❶ مسند احمد: 253/2، معجم کبیر طبرانی: 340/8، مجمع الزوائد: 143/3۔ علامہ ہیثمی نے کہا: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصوم، رقم: 2357، مستدرك حكم: 422/1، سنن دارقطنی: 185/2۔ حاکم وذہبی نے اسے "صحیح" اور دارقطنی نے اس کی اسناد کو "حسن" قرار دیا ہے۔

❸ سنن ابو داود، کتاب الصیام، رقم: 2358، المشکاۃ رقم: 1994۔ محدث البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر قوی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے افطار کر رہا ہوں۔''

نوٹ:...... دونوں دعاؤں میں سے جو چاہیں پڑھ کر پھر بسم اللہ کہہ کر افطار کریں اور اگر دونوں دعائیں پڑھ لیا کریں تو بہت اچھا ہے۔

روزہ افطار کرانے کا اجر وثواب:

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.)) [1]

''جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا یا غازی کے لیے سامانِ جہاد تیار کیا تو اس کے لیے اسی (صائم و غازی) جیسا اجر ہے۔''

سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو روزہ دار کی افطاری کرائے اس کے لیے روزہ دار کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔'' [2]

روزہ افطار کروانے والے کے لیے دعا:

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے روٹی اور روغن زیتون پیش کیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا دی:

((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ،

---

[1] شرح السنة: 377/6، رقم: 1819، صحيح ابن حبان، رقم: 1619۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح بخاري، كتاب الصوم، رقم: 1961.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ .)) ❶

''روزے دار تمہارے ہاں روزہ افطار کیا کریں، نیک صالح لوگ تمہارا کھانا کھایا کریں اور فرشتے تمہیں دعائیں دیا کریں۔''

سیدنا ابو الہیثم بن نبہان رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی دعوتِ طعام کی تو کھانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یہ دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَ اسْقِ مَنْ سَقَانِيْ .))❷

''اے اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا تو بھی اسے کھانا کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو بھی اسے پلا۔''

نوٹ:...... اس دعوت میں عموم ہے لہٰذا اسے دعوتِ افطار پر محمول کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الأطعمة، رقم: 3854، سنن ابن ماجه، رقم: 1747، مسند أحمد: 138/3، مصنف عبدالرزاق، رقم: 7907۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الاشربة، رقم: 5362 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حالتِ روزہ میں جائز کام

یعنی وہ امور جو حالت روزہ میں سرانجام دینے سے یا ان کے ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

1: ...... مسواک کرنا۔

2: ...... سحری کھا کر غسل جنابت کرنا۔

3: ...... بھول کر کھا پی لینا۔

4: ...... حجامہ کروانا۔

5: ...... سرمہ لگانا۔

6: ...... کنگھی کرنا اور سر میں تیل لگانا۔

7: ...... ہنڈیا سے نمک چکھنا۔

8: ...... شدتِ روزہ کی وجہ سے سر پر پانی بہانا۔

9: ...... بے ساختہ حلق میں مکھی وغیرہ کا داخل ہو جانا۔

10: ...... روزے کی حالت میں انجکشن لگوانا۔

11: ...... خود بخود قے آ جانا۔

12: ...... احتلام۔

13: ...... ضبط ہو تو بیوی کا بوسہ لینا۔

ان کی تفصیل آئندہ سطور میں پیشِ خدمتِ قارئین ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(1) مسواک کرنا:

حالتِ روزہ میں مسواک کی جاسکتی ہے۔

((وَ یُذْکَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَالَا أُحْصِی أَوْ أَعُدُّ.)) ❶

''حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ شمار نہیں کرسکتا۔''

اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

((یَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ وَلَا یَبْلُغُ رِیْقَهُ.)) ❷

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حالت روزہ میں) دن کے پہلے اور آخری حصے میں مسواک کرتے تھے اور تھوک نہ نگلتے تھے۔''

اور مزید برآں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمومی حدیث ہے:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰی أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ.)) ❸

''اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کریں۔'' راوی کہتے ہیں کہ یہ حکم حالتِ روزہ والی نماز کو بھی شامل ہے۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب سواك الرطب و الیابس للصائم، معلقا.

❷ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اغتسال الصائم، قبل حدیث: 1930 معلقًا.

❸ صحیح البخاری، الجمعة، باب السواك یوم الجمعة، رقم: 887، صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب السواك، رقم: 252.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ٹوتھ پیسٹ کا (احتیاط کے ساتھ) استعمال روا ہے۔ ❶

(2) سحری کھا کر غسل جنابت کرنا:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُدْرِکُهُ الْفَجْرُ، وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ یَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ.)) ❷

''رسول اللہ ﷺ کو (بعض دفعہ) اس طرح فجر ہوتی کہ آپ ہم بستری کرنے کی وجہ سے جنبی ہوتے، (اسی حالت میں آپ سحری کھا لیتے) اور پھر غسل کر کے روزہ رکھ لیتے۔''

((عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِيِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا: إِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَیْرِ احْتِلَامٍ فِی رَمَضَانَ ثُمَّ یَصُوْمُ.)) ❸

''حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی بیویاں بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں جماع سے نہ کہ احتلام سے صبح جنبی اٹھتے، پھر روزہ رکھ لیتے۔''

صحیح مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے:

((اَنَا تُدْرِکُنِی الصَّلٰوةُ وَ اَنَا جُنُبٌ وَ اَنَا اُرِیْدُ الصِّیَامَ فَاَغْتَسِلُ

---

❶ فتاوی شیخ ابن باز، مجلة الدعوة رمضان المبارك 1406ھ۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الصائم یصبح جنبا، رقم: 1926، صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صحة صوم من طلع علیه الفجر وهو جنب، رقم: 1109.

❸ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم فی طلع علیه الفجر و هو جنب، رقم: 2592.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ أُصَلِّيْ .)) ❶

''مجھے جنابت کی حالت میں نمازِ فجر کا وقت آ لیتا ہے اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں (یعنی سحری کھا لیتا ہوں) پھر غسل کرتا ہوں اور روزہ مکمل کرتا ہوں۔''

(3) بھول کر کھا پی لینا:

((عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا نَسِیَ فَأَکَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ .)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔''

مزید پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''اگر کوئی بھول کر رمضان المبارک میں روزہ کھول لے تو اس پر قضا اور کفارہ نہیں۔'' ❸

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْ اُمَّتِیْ الْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ .)) ❹

''اللہ نے میری امت کو غلطی اور بھول کر کیے کام معاف کر دیئے ہیں۔''

---

❶ الفتح الربانی: 71/10، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1109.

❷ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1933.

❸ مستدرك حاكم: 430/1، سنن دارقطنی: 178/2، صحیح ابن خزیمه: 239/3۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❹ سنن ابن ماجه، کتاب الطلاق: 2045، المشکاة، رقم: 6284، إرواء الغلیل، رقم: 82.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: بھول کا مطلب ہے کہ کام کرنے والے کو یاد نہ رہے، مثلاً: نماز کا وقت ہو جانے پر وہ کسی کام میں مشغول تھا جس کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ جب فارغ ہوا تو اسے یاد نہ رہا کہ نماز نہیں پڑھی، یا روزہ رکھ کر کھا پی لیا کیونکہ اسے یاد نہیں رہا تھا کہ وہ روزے سے ہے، یا کسی سے کوئی وعدہ کیا تھا، جب وعدہ پورا کرنے کا وقت آیا تو یاد نہ رہا، اس لیے وقت پر وعدہ پورا نہ ہو سکا تو اس تاخیر وغیرہ کا کوئی گناہ نہیں ہو گا۔

(4) حجامہ کروانا:

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ صَائِمٌ .)) [1]

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں حجامہ کروایا۔"

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((أَنَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم رَخَّصَ فِی الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ .)) [2]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کے لیے حجامہ کروانے کی اجازت دی۔"

(5) سرمہ لگانا:

حالتِ روزہ میں سرمہ لگایا جا سکتا ہے۔

((وَلَمْ يَرَ أَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا .)) [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1939 .

[2] مصنف ابن ابی شیبہ: 3/51۔ 53 .

[3] صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب اغتسال الصائم، قبل حديث : 1930 معلقا .

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت حسن اور حضرت ابراہیم رحمہما اللہ کے نزدیک روزے دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِکْتَحَلَ فِيْ رَمَضَانَ وَ هُوَ صَائِمٌ.)) ❶

''پیارے نبی کریم ﷺ نے رمضان کے مہینے میں روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔''

جمہور علماء اور امام شافعی رحمہ اللہ سرمہ لگانے کے قائل ہیں، اور ''نیل الاوطار'' (177/3) میں امام شوکانی رحمہ اللہ سرمہ لگانے کو جائز قرار دیا ہے۔

امام نووی نے شرح المجموع میں صاحبِ ''مہذب'' کے قول کہ آنکھ، معدہ تک کوئی چیز پہنچانے کا راستہ نہیں لہٰذا اس میں کوئی چیز ڈالنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔ اسی قول کی تائید کی ہے اور ویسے بھی جب جواز اور منع کے بارے میں کوئی صحیح دلیل نہیں تو پھر جواز ہی راجح ہے۔ ❷

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جسم پر تیل لگانے، نہانے، نیمہ کرانے اور سرمہ لگانے وغیرہ امور کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ اگر یہ چیزیں منع ہوتیں تو نبی ﷺ ضرور بتا دیتے کیونکہ یہ عام استعمال ہونے والی چیزیں تھیں۔ اگر روزہ توڑنے والی ہوتیں تو آپ ﷺ ضرور واضح کر جاتے۔ ❸

اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں اعمش رحمہ اللہ کے طریق سے بیان کیا ہے کہ:

---

❶ صحیح ابن ماجه، رقم: 1360.

❷ بحواله تحفة الاحوذی: 422/3، الفتح الربانی: 50/10- 51.

❸ فتاوی ابن تیمیة: 233/25، 258، فقه السنة: 462/1، تحفة الاحوذی: 422/3.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((مَا رَأَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ .))❶

''میں نے اپنے کسی ساتھی کو روزہ دار کے لیے سرمہ کو ناجائز کہتے نہیں دیکھا۔''

(6) کنگھی کرنا اور سر میں تیل لگانا:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اِذَا كَانَ صَوْمُ اَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُتَرَجِّلًا .))❷

''جب کسی کو روزہ رکھنا ہو تو وہ صبح کو اس طرح اٹھے کہ تیل لگا ہوا اور کنگھا کیا ہوا ہو۔''

(7) ہنڈیا سے نمک چکھنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ .))❸

''روزہ دار اگر ہانڈی یا کوئی اور چیز چکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔''

(8) شدتِ روزہ کی وجہ سے سر پر پانی بہانا:

شدت کی گرمی اور غضب کی پیاس رفع کرنے کے لیے اگر روزہ دار اپنے بدن اور سر پر ٹھنڈا پانی بکثرت ڈالے تو روزہ میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

((عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ

❶ سنن ابوداؤد، الصيام، رقم: 2379.

❷ صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب اغسال الصائم، معلقا.

❸ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب اغتسال الصيام، معلقا.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْحَرِّ .))❶

''حضرت ابو بکر بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ عرج کے مقام پر بحالتِ روزہ گرمی یا پیاس دفع کرنے کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے حسن بصری کا قول نقل کیا ہے کہ:

((لَا بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَ التَّبَرُّدِ .))❷

''روزہ دار کے لیے کلی کرنے اور (غسلِ) تبرید میں کوئی حرج نہیں۔''

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے معلق روایت نقل کی ہے:

((وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ثَوْبًا فَأَلْقٰى عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ .))❸

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روزے کی حالت میں کپڑا گیلا کر کے اپنے اوپر ڈالا تھا۔''

امام شوکانی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''جمہور کے نزدیک اپنے بدن کے بعض حصے یا سارے جسم پر پانی ڈالنا اور نہانا جائز ہے اور اس میں واجب مسنون یا مباح غسل میں بھی کوئی فرق نہیں۔''❹

---

❶ سنن ابو داود، کتاب الصیام، رقم: 2365۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' میں کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اغتسال الصائم، معلقًا.

❸ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اغتسال الصائم، قبل الحدیث : 1930 .

❹ الفتح الربانی: 46/15، نیل الأوطار: 210/4/2، المشکوۃ: 625/1۔ امام شوکانی اور محدث البانی نے اسے '' صحیح '' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(9) بے ساختہ حلق میں مکھی وغیرہ کا داخل ہونا:

اور عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ:

((اِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ فِیْ حَلْقِهٖ لَا بَأْسَ اِنْ لَمْ یَمْلِكْ رَدَّهٗ.))

''اگر کسی روزہ دار نے ناک میں پانی ڈالا اور وہ پانی حلق کے اندر چلا گیا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اگر اس کو نکال نہ سکے۔''

اور امام حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا ہے:

((اِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ.)) [1]

''اور اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی چلی گئی تو اس کا روزہ نہیں جاتا۔''

(10) روزے کی حالت میں انجکشن لگوانے کا حکم:

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

((وَ مِنَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ لَا تُفْسِدُ الصَّوْمَ، قَلِیْلُ الدَّمِ وَ ضَرْبِ الْاِبَرِ غَیْرَ الَّتِیْ یُقْصَدُ بِهَا التَّغْذِیَةُ وَ لٰكِنْ تَاْخِیْرُ ذٰلِكَ اِلَی اللَّیْلِ اَوْلٰی وَ اَحْوَطُ اِذَا تَیَسَّرَ ذٰلِكَ ......)) [2]

''وہ امور جن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ان میں سے ہی تھوڑا سا خون نکلنا یا نکلوانا اور وہ ٹیکہ لگوانا ہے جو کہ غذائی نہ ہو، اگرچہ اس کا بھی رات تک موخر کر دینا ہی اولیٰ اور زیادہ قرینِ احتیاط ہے۔''

صحیح تحقیق کے مطابق ایسا ٹیکہ جس کا مقصد خوراک یا قوت کی فراہمی نہ ہو بلکہ

---

1. صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا، معلقا.
2. ابن باز مجلۃ البلاغ، 11 جولائی، 1982.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صرف بیماری کا علاج ہو جائز ہے۔

(11) خود بخود قے آ جانا:

اگر قے خود بخود آ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمن اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ .))

"جس پر قے غالب آ جائے اس پر روزے کی قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی وہ قضا دے۔" ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ .)) ❷

"جب روزہ دار کو قے آ جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔"

(12) احتلام:

اگر صائم کو احتلام ہو جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: اَلْحِجَامَةُ وَ الْقَيْءُ وَ الْاِحْتِلَامُ .)) ❸

---

❶ مسند احمد، رقم: 10058، سنن ابو داؤد، كتاب الصيام، رقم: 2380، سنن ترمذی، ابواب الصوم، رقم: 720، سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، رقم: 1776۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الصوم، قبل رقم: 1938 .

❸ سنن ترمذی، ابواب الصوم، رقم: 719، المشكاة، رقم: 20150 .

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”تین چیزیں روزے دار کے روزے کو نہیں توڑتیں، سینگی لگوانا، قے کرنا اور احتلام کا ہونا۔“

علامہ ابن رُشد بدایۃ المجتھد میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ اگر روزے دار کو دن کے وقت سوتے میں احتلام یعنی بدخوابی ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ❶

(13) ضبط ہو تو بیوی کا بوسہ لینا:

جذبات پر قابو رکھتے ہوئے روزہ دار بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ .)) ❷

”نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی ازواج کو) بوسہ دے دیا کرتے تھے اور معانقہ وغیرہ بھی کرلیا کرتے تھے لیکن آپ اپنی خواہش پر بہت زیادہ کنٹرول رکھنے والے تھے۔“

---

❶ بداية المجتهد: 107/2۔ 108 .

❷ صحيح بخاری، كتاب الصوم، رقم: 1927 .

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حالتِ روزہ میں ممنوع کام

یعنی وہ امور جو بحالتِ روزہ سرانجام نہیں دینے چاہئیں، بلکہ وہ ممنوع ہیں ان کے کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے:

①:...... وصال کرنا۔

②:...... مبالغے سے ناک میں پانی ڈالنا۔

③:...... جھوٹ اور فسق و فجور والے کام۔

④:...... شہوت انگیز گفتگو کرنا۔

⑤:...... نوجوان آدمی کا بیوی کا بوسہ لینا یا بغل گیر ہونا۔

ان کی تفصیل آئندہ سطور میں پیشِ خدمتِ قارئین ہے:

(1) وصال کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے وصلی روزے رکھنے سے منع کیا ہے۔

چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع فرمایا ہے۔'' [1]

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے وصال کے متعلق تین طرح کے ائمہ کے اقوال بیان کیے ہیں، ایک طاقت والے آدمی کے لیے جائز ہے، دوسرا قول ہے کہ حرام ہے اور تیسرا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1962، سنن ابو داؤد، کتاب الصیام، رقم: 2360، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1102.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قول لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”وَ الْقَوْلُ الثَّالِثُ: وَ هُوَ اَعْدَلُ الْاَقْوَالِ، اَنَّ الْوِصَالَ يَجُوْزُ مِنْ سَحَرٍ اِلٰى سَحَرٍ وَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوْظُ عَنْ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ لِحَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدٍ أَنْ لَا تُوَاصِلُوْا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ اِلَى السَّحَرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ هُوَ اَعْدَلُ الْوِصَالِ وَ اَسْهَلُهٗ عَلَى الصَّائِمِ وَ هُوَ فِى الْحَقِيْقَةِ بِمَنْزِلَةِ عِشَائِهٖ اِلَّا اَنْ تَاَخَّرَ فَالصَّائِمُ لَهٗ فِى الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ اَكْلَةٌ فَإِذَا اَكَلَهَا فِى السَّحَرِ كَانَ قَدْ نَقَلَهَا مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اِلٰى آخِرِهٖ. وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ“ [1]

”اور تیسرا قول ہی تمام اقوال میں سے عدل پر مبنی ہے کہ وصال سحری سے سحری تک جائز ہے اور یہی قول امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ سے محفوظ ہے۔ اس لیے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وصال نہ کرو اور تم میں سے اگر کوئی وصال کرنا چاہے تو وہ سحری تک وصال کرے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے اور یہ سب سے بہتر وصال اور روزے دار پر سب سے زیادہ آسان ہے اور یہ حقیقت میں رات کے کھانے کے قائم مقام ہے، مگر یہ کھانا موخر ہو گیا ہے اور روزے دار کے لیے ایک دن اور رات میں ایک کھانا ہے۔ جب اس نے اس کو سحری کے وقت کھا لیا تو اس نے اس کھانے کو اول رات سے آخر رات میں منتقل کر دیا۔ واللہ اعلم!“

[1] زاد المعاد: 38/2.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا وصلی روزے رکھنا ایک دن اور رات کے لیے جائز ہیں، اس سے زیادہ وصال کرنا حرام ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے اور نہی حرمت پر دلالت کرتی ہے اور صحابہ کو جو آپ ﷺ نے وصال کرایا وہ ان کو سزا دینے کے لیے تھا، نہ کہ بیان جواز کے لیے۔

(2) مبالغے سے ناک میں پانی چڑھانا:

((عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.)) [1]

''حضرت لقیط اپنے باپ صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! وضو کے بارے میں مجھے کچھ بتایئے۔'' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو، لیکن اگر روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرو۔''

(3) جھوٹ اور فسق و فجور والے کام:

جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، افترا کرنا، غیبت کرنا، بہتان باندھنا، برا کہنا، گالی دینا، جھوٹی قسم کھانا، وعدہ خلافی کرنا وغیرہ۔ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا ان امورِ باطلہ سے اجتناب واجب ہے، نہ چھوڑیں تو اللہ تعالیٰ کو آپ کے کھانا پینا ترک کرنے کی کچھ پروا نہیں۔ یعنی آپ کے روزہ کی طرف اللہ تعالیٰ التفات نہیں کرے گا، توجہ نہیں فرماتا، مہربانی اور نظر عنایت نہیں کرتا۔ غور کریں کہ جس روزہ کی طرف اللہ تعالیٰ توجہ نہ کرے، وہ روزہ کس کام کا ہوا۔ پھر ضروری ہوا کہ روزہ دار کھانے پینے کے ترک

[1] سنن ابو داود، كتاب الطهارة، رقم: 146 و كتاب الصوم، رقم: 2366.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے روزے کے ساتھ ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان اور زبان کا روزہ بھی ضرور رکھے۔ سحری اور افطاری رزقِ حلال سے ہو۔ نماز پنجگانہ اور تراویح کا التزام رہے، پھر روزہ اللہ کی رحمت سے قبول ہو گا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَـنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.)) ❶

"جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ عزوجل کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ایسا شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔" یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے روزے کی کوئی اہمیت نہیں۔

ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَإِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَـإِنْ سَـابَّكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَقُلْ: إِنِّيْ صَائِمٌ.)) ❷

"روزہ صرف کھانا پینا (چھوڑنے کا) نام نہیں ہے۔ روزہ تو لغو اور رفث سے بچنے کا نام ہے۔ اس لیے اگر تجھ کو کوئی سب وشتم کرے یا تیرے ساتھ جہالت سے پیش آئے تو تو کہہ دے میں تو بھئی روزے دار ہوں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم، رقم: 1903.

❷ صحيح ابن خزيمه: 242/3، رقم: 1996، مطبوع المكتب الإسلامي۔ ابن خزیمہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ ، وَلَا يَصْخَبْ ، فَإِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَائِمٌ .)) ❶

''جب کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے۔ بیہودہ پن نہ دکھائے اگر کوئی دوسرا شخص روزہ دار سے گالی گلوچ کرے یا جھگڑے تو روزہ دار کہہ دے (بھائی) میں روزے سے ہوں۔'' (تمہاری باتوں کا جواب نہیں دوں گا)۔''

(4) شہوت انگیز گفتگو کرنا:

پیارے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ ، وَ إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَ الرَّفَثِ ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ .)) ❷

''روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو لغو اور رفث سے بچنے کا نام ہے اگر کوئی دوسرا شخص تجھے گالی دے یا زیادتی کرے تو کہہ دے (بھائی) میں روزے سے ہوں۔''

(5) نوجوان آدمی کا بیوی کا بوسہ لینا یا بغل گیر ہونا:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهُ كَانَ

❶ صحيح بخاری، كتاب الصوم، رقم: 1904 .

❷ صحيح ابن خزيمة: 242/3، رقم: 1996۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ .)) ❶

”نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور مباشرت (یعنی معانقہ) کر لیا کرتے تھے لیکن آپ اپنے نفس پر پوری قدرت رکھنے والے تھے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((اَنَّ رُجْلًا سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَرَخَّصَ لَهُ، وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ، فَإِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَهُ شَیْخٌ، وَالَّذِیْ نَهَاهُ شَابٌّ .))❷

”ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے روزے کی حالت میں (بیوی سے) بغلگیر ہونے کے بارہ میں سوال کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دے دی پھر ایک اور آدمی آیا اس نے وہی سوال پوچھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے منع فرما دیا (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جس کو نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا وہ جوان تھا۔“

امام ابوداؤد نے اس حدیث پر ”جوان آدمی کے لیے بیوی سے بوس و کنار مکروہ ہے“ کا باب قائم کیا ہے۔

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب المباشرة للصائم، رقم: 1927، صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان أن القبلة في الصوم لیست محرمة علی من لم تحرك شهوته، رقم: 1106.

❷ سنن ابو داود، کتاب الصیام، رقم: 2387.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

روزہ ٹوٹنے والے اُمور

اب ذیل میں ان امور کا بیان ہے جن سے روز ٹوٹ جاتا ہے:

1:...... حیض و نفاس۔

2:...... جماع کرنا۔

3:...... جان بوجھ کر کھانا کھانا۔

4:...... جان بوجھ کر قے کرنا۔

تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) حیض و نفاس:

عورتیں حیض و نفاس میں نہ روزہ رکھیں اور نہ نماز پڑھیں البتہ روزہ کی قضا کریں اور نماز کی قضا نہ کریں۔ مدتِ نفاس چالیس روز ہے، اگر چالیس روز سے زیادہ عرصہ خون جاری رہے تو پھر وہ نفاس نہیں استحاضہ ہے اور استحاضہ میں نماز روزہ فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (البقرۃ: 222)

”ہاں! جب وہ پاک ہو جائیں تو تم ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے۔“

((عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دِيْنِهَا .))❶

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور عورتوں کے ناقص الدین ہونے کی یہی وجہ ہے۔''

((وَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ: اَنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَأْتِیْ كَثِيْرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّأْيِ ، فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِنْ اِتِّبَاعِهَا ، مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِیْ الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِی الصَّلَاةَ .))❷

''اور حضرت ابو الزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں: مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔''

سوال:...... بعض عورتیں رمضان میں مانع حیض دواؤں کا استعمال کرتی ہیں تاکہ بعد میں روزوں کی قضا نہ کرنی پڑے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے، اور کیا اس سلسلہ میں کچھ شرطیں ہیں جس پر عورتیں عمل کر سکتی ہیں؟

جواب:...... میں اس مسئلے میں مناسب یہی سمجھتا ہوں کہ عورت ایسا نہ کرے، اور جس چیز کو اللہ نے بنات آدم کے حق میں مقدور کر دیا اور لکھ دیا ہے اسی پر قائم رہے اس لیے کہ حیض کے جاری کرنے میں اللہ تعالیٰ کی ایک مصلحت ہے جو کہ عورت کی

❶ صحيح البخاری، كتاب الحيض، باب ترك الحائض الصوم، رقم: 304.

❷ صحيح البخاری، كتاب الصوم، باب الحائض تترك الصوم و الصلوة، معلقًا.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طبیعت کے مناسب ہے۔ پس جب عورت اس عادت (حیض کے آنے) کو روکے گی تو لازمی طور پر عورت کے جسم کو نقصان لاحق ہوگا، اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ.))

"دین کے اندر نقصان نہیں اور کسی کو نقصان پہنچانا بھی نہیں ہے۔"

مزید ان دواؤں کے استعمال کرنے کی وجہ سے عورت کے رحم کو نقصانات پہنچ سکتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹروں کا کہنا ہے۔ پس اس مسئلہ میں مناسب یہی ہے کہ عورتیں ان دواؤں کا استعمال نہ کریں اور اللہ کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اس کے قضا و حکمت پر، اور عورت کو جب حیض آنے لگے تو وہ نماز و روزہ سے رکی رہے گی اور حیض سے پاک ہو جانے کے بعد روزہ نماز شروع کر دے گی، اور رمضان کے ختم ہو جانے کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے گی۔ ❶

سوال:...... کیا حائضہ عورت رمضان میں روزہ چھوڑ سکتی ہے اور چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں کر سکتی ہے؟

جواب:...... حیض والی عورت کا روزہ درست نہیں اور نہ ہی اس کا روزہ رکھنا ہی جائز ہے، پس حیض والی عورت روزہ نہیں رکھے گی اور حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں ان روزوں کی قضا کرے گی۔ ❷

(2) جماع کرنا:

حالتِ روزہ میں جماع سے رُکے رہنا فرض ہے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

❶ ابن عثیمین، فتاوی اسلامیه.

❷ اللجنة الدائمه، فتاوی اسلامیه.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۱۸۷﴾ (البقرة: 187)

”روزے کی رات میں بیویوں کے ساتھ جماع کرنا تمہارے لیے حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ کو یہ بات معلوم تھی کہ تم لوگ اپنی بیوی کے ساتھ ملا کرو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا اسے طلب کرو، اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے جدا ہو جائے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں حالتِ اعتکاف میں ہو تو اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو، یہ اللہ کے حدود ہیں ان کے قریب نہ جاؤ، اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی آیتوں کو لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کے روزوں سے متعلق چند اہم مسائل بیان کیے ہیں۔ ان میں سے صبح صادق کے بعد سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنا ...... وغیرہ۔ آیت کا سبب نزول بھی انہی مسائل کے اِردگرد گھومتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رمضان کے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

روزوں کی فرضیت کے بعد لوگ پورا رمضان اپنی بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے، لیکن بعض لوگ جماع کر لیتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت (187) ﴿عَلِمَ اللّٰهُ ... تَخْتَانُوْنَ ... الآية﴾ نازل فرمائی اور رمضان کی راتوں میں جماع کرنا جائز ہو گیا۔ ❶

اس کا کفارہ ظہار کے کفارہ کی طرح ہے، یعنی ایک غلام آزاد کرے، اگر یہ نہ ہو سکے تو دو ماہ کے پے درپے روزے رکھے اور اگر روزوں کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا چاہیے۔

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ -وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ- قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَوَاللَّهِ! مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا -يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ- أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.)) ❷

❶ صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: 4508.
❷ صحيح بخاری، كتاب الصوم، رقم: 1936.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صحابی آئے اور کہنے لگے: ''یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: ''میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟'' اس نے کہا: ''نہیں!'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا: ''کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: ''نہیں۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: ''کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: ''نہیں۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا بیٹھ جاؤ۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر رکے۔ ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک کھجور کا عـــرق لایا گیا۔ عـــرق بڑے ٹوکرے کو کہا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: ''میں حاضر ہوں۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کر دے۔'' اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں؟ واللہ! مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔''

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے دریافت کیا روزے کی حالت میں مرد کے لیے اپنی بیوی سے کیا حلال ہے؟ تو انہوں نے کہا ہم بستری کے علاوہ ہر چیز

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حلال ہے۔ ❶

جناب حکیم بن عقال سے روایت ہے کہ میں نے اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جب میں روزے سے ہوں تو مجھ پر میری بیوی کے وجود سے کیا حرام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اُس کی شرم گاہ۔ ❷

(3) جان بوجھ کر کھانا پینا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یوں مروی ہے کہ اگر کسی نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر ایک دن کا بھی روزہ نہیں رکھا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ نہ ہوں گے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے اور سعید بن میسّب، شعبی، ابن جبیر، ابراہیم، قتادہ اور حماد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں ایک دن روزہ رکھنا چاہیے۔ ❸

((جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّىْ أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ: تَصَدَّقْ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهٗ.)) ❹

''ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ''میں نے رمضان کا روزہ توڑ دیا ہے۔'' نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''صدقہ کر، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ اور روزے کی قضا ادا کر۔''

---

❶ مصنف عبدالرزاق، رقم: 8439- 190/4، تمام المنه، ص: 419 .

❷ شرح معاني الآثار للطحاوي: 95/2، سلسلة الصحيحة رقم: 221 .

❸ صحيح بخارى، كتاب الصوم، باب إذا جامع فى رمضان، معلق .

❹ مصنف ابن ابى شيبة: 183/2، إرواء الغليل: 92/4 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(4) جان بوجھ کر قے کرنا:

پیارے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ .)) ❶

''جس کو خود قے آ گئی (اس کا روزہ برقرار ہے) اس پر قضاء نہیں اور اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کو چاہیے کہ وہ قضاء دے۔''

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب الصائم یستقيء عامدًا، رقم: 2380۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

روزے کی رخصت والے امور

یعنی وہ امور جن کے پیش آ جانے سے روزہ ترک کیا جا سکتا ہے:

①:...... بیماری

②:...... سفر

③:...... حاملہ

④:...... دودھ پلانے والی

⑤:...... (شیخ فانی) بوڑھا آدمی جو ضعف کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے

ان امور کی تفصیل آئندہ کی سطور میں پیش خدمتِ قارئین ہے:

(1) بیماری:

مریض اور مسافر کے لیے رخصت ہے، جتنے دن روزے نہیں رکھیں گے، اتنے دن کے روزے صحت مند ہونے اور سفر ختم ہو جانے کے بعد رکھ لیں گے۔ اللہ کی طرف سے بندوں کو یہ سہولت دی گئی ہے، اور قضا کا حکم اس لیے دیا گیا تاکہ رمضان کے فرض روزے پورے ہو جائیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَي الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۴﴾

(البقرة: 184)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''یہ روزے گنتی کے چند ایام ہیں، اگر تم میں سے کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو اتنے دن گن کر بعد میں روزہ رکھ لے اور جنہیں روزے رکھنے میں مشقت اٹھانا پڑتی ہو وہ بطور فدیہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اور جو کوئی اپنی خوشی سے زیادہ بھلائی کرنا چاہے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور (مشقت برداشت کرتے ہوئے) روزہ رکھ لینا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر تم علم رکھتے ہو۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ:

((مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ عِلَّةٍ وَلَا مَرَضٍ یَقْضِهِ صِیَامُ الدَّهْرِ وَاِنْ صَامَهُ .)) [1]

''جو آدمی شرعی رخصت اور بیماری کے بغیر رمضان المبارک کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو اس کی تلافی نہیں کر سکتا خواہ وہ عمر بھر روزے رکھتا رہے۔''

(2) سفر:

حالت سفر میں بھی روزہ کی رخصت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۴ ﴾

(البقرة : 184)

''یہ روزے گنتی کے چند ایام ہیں، اگر تم میں سے کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو اتنے دن گن کر بعد میں روزہ رکھ لے اور جنہیں روزے رکھنے میں

[1] صحیح ، کتاب الصوم، باب إذا جامع فی رمضان، معلقاً.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مشقت اٹھانا پڑتی ہو وہ بطور فدیہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اور جو کوئی اپنی خوشی سے زیادہ بھلائی کرنا چاہے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور (مشقت برداشت کرتے ہوئے) روزہ رکھ لینا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر تم علم رکھتے ہو۔''

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ -وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ- فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.)) ❶

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: ''کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟'' اور وہ کثرت سے روزے رکھنے والے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے نہ رکھ۔''

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.)) ❷

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولھویں روزے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کے لیے نکلے ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض لوگوں نے چھوڑ دیا۔ نہ روزہ دار نے بے روز کو معیوب جانا اور

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1943.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2615.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہ بے روزے نے روزہ دار پر اعتراض کیا۔''

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے نہ روزہ رکھنے والا روزہ چھوڑنے والے پر عیب لگاتا اور نہ ہی روزہ چھوڑنے والا روزہ رکھنے والے پر عیب لگاتا تھا۔ ❶

اگر شروع سفر رمضان میں کوئی مسافر روزہ بھی رکھ لے اور آگے چل کر اس کو تکلیف محسوس ہو تو وہ بلا تردّد روزہ ترک کرسکتا ہے۔

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ، فَلَمَّا بَلَغَ الْكَدِيْدَ، أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ .)) ❷

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں مکہ کی طرف (چڑھائی کے ارادے سے نکلے) جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور لوگوں نے بھی چھوڑ دیا۔''

شدتِ گرمی میں سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں بلکہ تکلیف ما لا یطاق ہے۔

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرُجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: صَائِمٌ، فَقَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ .)) ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1947، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1118، مؤطا امام مالک: 43.

❷ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1944.

❸ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم، 1946.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دوران سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا لوگ ایک آدمی پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وجہ دریافت فرمائی ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: ''روزہ دار ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دورانِ سفر (اس حالت میں) روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں ہے۔''

سیّدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے جو اسے اختیار کرے تو بہتر ہے اور جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے تو اس پر بھی کوئی حرج نہیں۔'' [1]

امام شوکانی رحمہ اللہ نیل الاوطار: 201/2 پر رقمطراز ہیں کہ:

''جس پر روزہ رکھنا مشکل ہو یا جسے روزہ نقصان دیتا ہو یا جو رخصت قبول کرنے سے اعراض کرتا ہو یا جیسے دورانِ سفر روزہ رکھنے سے فخر و ریا کاری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے شخص پر روزہ چھوڑ دینا افضل ہے، اور جو ان اشیاء سے مستغنی ہو اس کے حق میں روزہ رکھنا افضل ہے۔''

امام مالک، امام شافعی، امام ابو جعفر اور جمہور علماء کے نزدیک سفر میں جب مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے اور جب مشقت کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑنا افضل ہے۔ [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم: 1121، مسند ابو داود طيالسى: 189/1، مؤطا: 295/1، مسند احمد: 494/3، مستدرك حاكم: 433/1، سنن الكبرى بيهقى: 187/4، سنن ابو داؤد، كتاب الصيام، رقم: 2402.

[2] فقه الحديث، ص: 730.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(3) حاملہ:

حاملہ کو بھی روزہ معاف ہے۔ ہاں عذر کے بعد قضا لازم ہے۔

((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ.)) ❶

''حضرت انس بن مالک الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ موخر کرنے اور نصف نماز کی رخصت دی ہے اور ایسے ہی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ موخر کرنے کی رخصت دی ہے۔''

(4) دودھ پلانے والی:

اسی طرح دودھ پلانے والی کو بھی روزہ معاف ہے۔ ہاں عذر کے بعد قضا لازم ہے۔ سبحان اللہ! دین اسلام کتنا آسان اور بنی نوع انسان کے مصالح کا نگران ہے کہ حاملہ کے جنین اور مرضع کے بچہ تک کی حفاظت مدنظر ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ:

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرة : 185)

''اللہ تمہارے ساتھ (روزہ کی فرضیت کے بارے میں) آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور تم پر سختی نہیں چاہتا۔''

حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْحُبْلَى الَّتِيْ تَخَافُ عَلٰى

❶ سنن ابو داود، كتاب الصيام، رقم: 2408، سنن ابن ماجة، كتاب الصيام، رقم: 1667، 1668، المشكاة، رقم: 2025، صحيح ابو داود، رقم: 2083.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِهَا، أَنْ تُفْطِرَ، وَلِلْمُرْضِعِ الَّتِي تَخَافُ عَلَى وَلَدِهَا.)) ❶

"رسول اللہ ﷺ نے اس حاملہ کو جسے اپنی جان کا خطرہ ہو روزہ چھوڑنے کی رخصت دی ہے اور دودھ پلانے والی اس عورت کو بھی (رخصت دی ہے) جسے اپنے بچے کے بارے میں (نقصان پہنچنے کا) خوف ہو۔"

بخاری شریف میں حضرت حسن بصری اور ابراہیم (نخعی) رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ دودھ پلانے والی اور حمل والی عورتیں اگر اپنے آپ کو یا بچوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ محسوس کریں تو اس وقت کے روزے چھوڑ دیں بعد میں قضا کر لیں۔ ❷

(5) (شیخ فانی) بوڑھا آدمی جو ضعف کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ آیت ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ﴾ (البقرۃ: 184) منسوخ نہیں ہے بلکہ یہ ایسے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لیے وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں گے۔ ❸

سبل السلام: (890/2) میں امیر صنعانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ حدیث رسول ﷺ میں موجود لفظ "شیخ" سے مراد ایسا شخص ہے جو روزہ رکھنے سے عاجز ہو۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ کی تفسیر میں مروی ہے کہ بڑی عمر کا آدمی جو روزے رکھتا رہا ہو لیکن اب بہت بوڑھا اور عاجز ہو گیا ہو اس

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، رقم: 1668، الروض النضير: 84.

❷ فتاوی علماء حديث: 102/6، 103.

❸ صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: 4505.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر اور حاملہ پر روزہ نہیں ہے۔ ہر ہر روزے کے بدلے ایک مد گندم دیا کریں حتیٰ کہ رمضان گزر جائے۔ ❶

علامہ ابن رشد کے بقول تمام ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انہیں روزے چھوڑنے کی اجازت ہے اور امام ابوحنیفہ، شافعی، احمد بن حنبل اور امام بخاری رحمہم اللہ وغیرہ جمہور ائمہ کے نزدیک وہ روزہ چھوٹنے کی صورت میں بطورِ فدیہ روزانہ ایک مسکین کا کھانا دے دیا کریں۔ ❷

سنن دارقطنی (207/2) میں ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت بھی بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کی طرح مسکین کو کھانا کھلائیں۔

❶ تفسیر طبری، رقم: 2270.

❷ بداية المجتهد: 117/2.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جن دنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں

(1) شک کے دن کا روزہ:

((عَنْ صِلَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأَتَى بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوْهُ. فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيْهِ النَّاسُ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.)) [1]

''حضرت صلہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ان کے پاس بکری کا بھنا ہوا گوشت لایا گیا انہوں نے فرمایا: کھاؤ، تو ایک آدمی ایک طرف ہو گیا اور کہا کہ میں روزے سے ہوں۔ سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

(2) رمضان المبارک کا استقبالی روزہ:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ

---

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الصيام، باب كراهية صوم يوم الشك، رقم: 2334، سنن ترمذی، رقم: 686۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ .)) ❶

''تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔''

(3) ایامِ تشریق کے روزے:

سیّدنا کعب اپنے والد کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کو تشریق کے دنوں میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا جنت میں مومن کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا اور منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔ ❷

((عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ .))❸

''سیّدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ سوائے اس شخص کے جو قربانی نہ کرسکتا ہو۔''

نوٹ:...... ایامِ تشریق ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو کہتے ہیں۔ ان دنوں میں بھی عیدین کے مانند روزہ رکھنا حرام ہے۔

❶ صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين، رقم: 1914، صحيح مسلم، رقم: 1082.
❷ صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم: 1142.
❸ صحيح بخاري، كتاب الصوم، رقم: 1997، 1998.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(4) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے رکھنا:

((عَنْ أَبِی سَعِیدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ.)) ❶

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا، عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔''

((عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ، أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْاَضْحٰى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ.)) ❷

''خباب قزعہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت بھلی معلوم ہوئی میں نے ان سے پوچھا کیا یہ حدیث آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا کیا میں رسول اللہ ﷺ کی نسبت ایسی بات کہوں گا جو میں نے نہیں سنی؟ میں نے آپ سے سنا ہے: آپ فرما رہے تھے: دو دن ایسے ہیں کہ ان میں روزہ رکھنا درست نہیں۔ عید الاضحیٰ کے دن اور عید الفطر کے دن۔''

(5) ستائیس رجب کے روزے کی حقیقت:

حافظ ابومحمد الحسن بن محمد الخلال بغدادی نے ''فضائل شہر رجب (ص: 57، 58،

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1991.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2673.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رقم: 18) میں یہ روایت اس طرح بیان کی ہے:

((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ سَبْعَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ صِيَامَ سِتِّيْنَ شَهْرًا وَ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِیْ هَبِطَ فِيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ .))

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جس نے ستائیس (27) رجب کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ساٹھ (60) ماہ کے روزوں کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت لے کر اترے تھے۔''

یہ روایت موقوف اور ضعیف ہے۔ اس کی سند میں مطر بن طہمان الوراق جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسے یحییٰ بن سعید القطان، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، نسائی، ابن سعد، ابوداؤد، عقیلی، دارقطنی اور ابن عدی نے ضعیف کہا ہے۔ [1]

اسی طرح شہر بن حوشب کو یحییٰ بن سعید، شعبہ، جوزجانی، موسیٰ بن ہارون، ابوحاتم رازی، ابن حبان، ابن عدی، دارقطنی، ساجی اور ابواحمد حاکم وغیرہم نے ضعیف کہا ہے۔ [2]

کئی ایک ائمہ نے اسے صدوق بھی قرار دیا ہے، ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صَدُوْقٌ كَثِيْرُ الْاِرْسَالِ وَ الْاَوْهَامِ .'' [3]

لہٰذا یہ موقوف اثر ضعیف ہے۔

یہی روایت خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے ''تاریخ بغداد'' (290/8) میں حبشون بن موسیٰ کے طریق سے اور خطیب کے حوالے سے ابن عساکر نے تاریخ مدینہ دمشق

1. تحریر تقریب التہذیب: 384/3 . 2. تحریر: 122/2 .
3. تقریب مع تحریر: 122/2 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(233/42) میں بیان کی ہے۔اس میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

''جس نے اٹھارہ (18) ذی الحجہ کا روزہ رکھا اس کے لیے ساٹھ (60) ماہ کے روزوں کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور یہ غدیر خم کا دن تھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''کیا میں تمام مومنوں کا ولی نہیں ہوں؟'' صحابہ نے عرض کیا: ''کیوں نہیں، یا رسول اللہ!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ . ''جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔'' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو، آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ﴾ ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔'' جس نے سترہ 17 یا ستائیس 27 رجب کا روزہ رکھا اس کے لیے ساٹھ (60) ماہ کے روزوں کا ثواب لکھ دیا گیا، یہ پہلا دن تھا جب جبریل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت لے کر آئے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَإِنَّهُ حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ جِدًّا، بَلْ كِذْبٌ لِمُخَالَفَتِهٖ لِمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ . [1]

''یہ انتہائی منکر بلکہ جھوٹی روایت ہے، اس لیے کہ یہ صحیحین کی روایت کے خلاف بھی ہے، جو امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت یوم عرفہ میں جمعہ والے دن نازل ہوئی (نہ غدیر خم کے موقع پر)۔''

[1] البداية و النهاية: 202/5، طبع دار الرشيد حلب .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَرِدْ فِيْ فَضْلِ شَهْرِ رَجَبٍ وَ لَا فِيْ صِيَامِهٖ وَ لَا فِيْ صِيَامِ شَيْءٍ مِنْهُ مُعَيَّنٌ وَ لَا فِيْ قِيَامِ لَيْلَةٍ مَخْصُوْصَةٍ فِيْهِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ يَصْلُحُ لِلْحُجَّةِ . [1]

’’ماہ رجب، اس کے عمومی روزے اور معین دنوں کے روزے اور مخصوص رات کے قیام کے بارے میں کوئی صحیح حدیث جو قابل حجت ہو، وارد نہیں ہوئی۔‘‘

[1] تبيين العجب بما ورد فی فضائل رجب، ص: 7.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنے والوں کا انجام

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں میرے پاس دو فرشتے آئے جنہوں نے میرے بازوؤں کو پکڑ کر مجھے اٹھایا اور ایک دشوار چڑھائی والے پہاڑ تک لے جا کر مجھے اس پر چڑھنے کے لیے کہا، میں نے کہا: ''میں اس پر چڑھ نہیں سکتا۔'' تو انہوں نے کہا: ''آپ کوشش کریں ہم آپ کی مدد کریں گے۔'' میں نے اس پر چڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ گیا تو میں نے وہاں چیخنے اور چلانے کی آوازیں سنیں، میں نے دریافت کیا کہ یہ چیخ و پکار کیسی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ: ''یہ جہنمیوں کی آہ و پکار کا شور ہے۔'' پھر مجھے اس سے آگے لے جایا گیا جہاں میں نے کچھ لوگوں کو اُلٹے لٹکے ہوئے دیکھا جن کی باچھیں چیر دی گئی تھیں اور ان سے خون بہہ رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو جواب ملا کہ: ''یہ وہ لوگ ہیں جو روزوں کے ایام میں کھایا پیا کرتے تھے۔'' [1]

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے کتاب الکبائر میں لکھا ہے:

''رمضان المبارک کے روزے بلا عذر شرعی ترک کرنا کبیرہ گناہ ہے۔'' [2]

---

[1] صحیح الترغیب والترھیب، رقم: 995. [2] کتاب الکبائر للذھبی، ص: 39.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سوال:...... میں ایک نوجوان لڑکی ہوں، میری عمر پچیس (25) برس ہے اور میں نے بچپن سے لے کر اکیس (21) برس کی عمر تک سستی کی وجہ سے نہ تو روزے رکھے اور نہ ہی نمازیں پڑھی جبکہ میرے والدین مجھے نصیحت کرتے رہے لیکن میں نے کوئی پرواہ نہ کی اللہ کی طرف سے ہدایت آ جانے کے بعد میرے اوپر کیا لازم ہے؟

جواب:......توبہ اپنے سے پہلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے پس تمہیں اس (غلطی) پر شرمندہ ہونا چاہیے، دوبارہ اس گناہ کے نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لینا چاہیے اور عبادت کے اندر اخلاص ہونا چاہیے اور بکثرت نوافل کی ادائیگی کرنی چاہیے، جیسے رات اور دن کی نفلی نمازیں، نفلی روزہ، ذکر و اذکار، قرآن کی تلاوت اور دعا وغیرہ، اور اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ (ابن باز)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزوں کی قضاء اور اس کا وقت

رمضان میں رہ جانے والے روزوں کی قضائی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ﴾ (البقرہ : 184)

''پس دوسرے دنوں میں گنتی کو پورا کرنا ہے۔''

یہ آیت کریمہ مطلق ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی قید نہیں لگائی گئی، جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دس ماہ کے بعد شعبان میں روزوں کی قضائی دیا کرتی تھیں، اس لیے کسی وقت بھی قضائی دی جا سکتی ہے، اگلے رمضان کے بعد تک تاخیر کی جا سکتی ہے، لیکن اس بات پر علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ بغیر عذر کے اگلے رمضان کے بعد تک تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ یہ بات علیحدہ ہے کہ کئی آیات اور احادیث میں یہ رغبت دلائی گئی ہے کہ اس قسم کی ذمہ داریوں کو جلد از جلد پورا کر لینا چاہیے، کیونکہ موت اور بیماری کا کوئی علم نہیں۔

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ﴾ (البقرة : 148)

''پس تم نیکی کے کاموں میں سبقت سے کام لو۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَيْءٌ لَمْ يَقْضِهِ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنْهُ، وَمَنْ صَامَ تَطَوُّعًا وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَيْءٌ، لَمْ يَقْضِهِ فَإِنَّهُ لَا يُتَقَبَّلُ مِنْهُ حَتّٰى يَصُوْمَهُ.)) [1]

---

[1] مسند احمد: 8606۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”جو آدمی ماہِ رمضان کو پالے، جبکہ سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء اس کے ذمے باقی ہو تو اس کے اِس رمضان کے روزے قبول نہیں ہوں گے، اسی طرح جو آدمی نفلی روزے رکھ رہا ہو، جبکہ اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا ہو تو اس وقت تک یہ نفلی روزے قبول نہیں ہو گے جب تک وہ اُن کی قضائی نہ دے لے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں:

((مَا كُنْتُ اَقْضِيْ مَا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .)) [1]

”میرا معمول یہ تھا کہ میں ماہ رمضان کے روزوں کی قضا شعبان میں دیا کرتی تھی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔“

---

[1] مسند احمد: 25513۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نفلی روزے

رمضان کے روزے فرض ہیں، ان کا تارک بلا عذر شرعی سخت گنہگار ہے۔ رمضان کے علاوہ اپنی خوشی سے روزہ رکھنا نفلی روزہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرضی روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی رکھے ہیں۔ آئندہ کی سطور میں اپنی اور آپ کی روحانی اصلاح کی خاطر ان روزوں کی تفصیل مع اجر و ثواب صفحہ قرطاس پر منتقل کر رہے ہیں:

1: ...... شوال کے چھ روزے

2: ...... ایام بیض کے روزے

3: ...... سوموار اور جمعرات کے روزے

4: ...... داؤدی روزے (ایک دن روزہ اور ایک دن افطار)

5: ...... یوم عرفہ کا روزہ

6: ...... یوم عاشوراء کا روزہ

7: ...... شعبان کے روزے

8: ...... ہفتے کے ساتھ اتوار کا روزہ

9: ...... جمعۃ المبارک کا روزہ رکھنا

تفصیل آئندہ کی سطور میں پیش خدمتِ قارئین ہے:

(1) شوال کے چھ روزے:

((عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّـهُ حَدَّثَـهُ اَنَّ رَسُوْلَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ قَالَ:مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ .)) ❶

''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حدیث کے راوی (عمرو بن ثابت) سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے پیچھے شوال کے چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔''

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو یہ پورے سال کی طرح ہوں گے جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے اس کی مثل دس گنا اجر ہوگا۔ ❷

(2) ایام بیض کے روزے:

عبدالملک بن قتادہ بن نعمان اپنے باپ (قتادہ رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض (یعنی ہر ماہ کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ ((هُوَ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ .))

''یہ عمر بھر روزے رکھنے کے مترادف ہے۔'' ❸

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم ایام بیض کے روزے رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

❶ صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2758.

❷ صحیح سنن ابن ماجه، رقم: 1392، سنن دارمی: 21/2، سنن الکبری بیهقی: 293/4، صحیح ابن خزیمه، رقم: 2115. ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ابوداود، کتاب الصوم، رقم: 2449، سنن نسائی، کتاب الصوم، رقم: 2420۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ .))❶

''رسول اللہ ﷺ ایام بیض میں افطار نہیں کرتے تھے۔''

((عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ .))❷

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک رمضان دوسرے رمضان تک اور ہر ماہ تین دن (ایام بیض) کے روزے رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔''

سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر ماہ تین روزے رکھے تو یہ ہمیشہ کے روزوں کی مانند ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہے:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ﴾ (الانعام: 160)

''ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔''❸

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''صبر والے مہینے (رمضان) کے روزے اور ہر ماہ کے تین روزے سینے کے کینے اور وسوسے کو ختم کر دیتے ہیں۔''❹

---

❶ سنن نسائی، کتاب الصوم، رقم: 2345.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2746.

❸ صحیح سنن ترمذی، رقم: 609، مسند احمد: 145/5، سنن نسائی: 219/4، سنن ابن ماجه، رقم: 1708.

❹ مسند احمد، رقم: 23458، الفتح الربانی، رقم: 3663.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(3) سوموار اور جمعرات کے روزے:

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ ، فَأُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَأَنَا صَائِمٌ .)) ❶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے ہاں پیش کیے جائیں تو میں (اس وقت) روزہ سے ہوں۔''

((عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ: فِیْهِ وُلِدْتُّ وَ فِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ .)) ❷

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس دن میں پیدا کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔''

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ ❸

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الصوم، رقم: 747، المشکاة، رقم: 2056، إرواء الغلیل، رقم: 949۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2750.

❸ صحیح سنن ابن ماجه، رقم: 1414، سنن ترمذی، رقم: 745، سنن نسائی: 52/4، صحیح ابن حبان: 3643، صحیح ابن خزیمه، رقم: 2116۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(4) داؤدی روزے (ایک دن روزہ اور ایک دن افطار):

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ. (و في رواية): قَالَ: صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، قُلْتُ: إِنِّي أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَرْفَعُنِي حَتّٰى قَالَ: صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ علیہ السلام .))[1]

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: ''اے عبداللہ! مجھے خبر ملی ہے کہ تم (ہمیشہ) دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: ''ہاں یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کرتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایسا مت کرو، روزہ رکھو بھی اور ترک بھی کرو، رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو، تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے جس نے مسلسل روزے رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں۔

[1] صحيح بخاري، كتاب الصوم، رقم: 1974، 1975، صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم: 2730.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں ہے: ''ہر ماہ تین دن کے روزے رکھو۔'' میں نے عرض کیا: ''مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔'' رسول اللہ ﷺ برابر مجھ سے روزے کم کراتے رہے حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو ایک دن ترک کرو، یہ افضل ترین روزے ہیں، میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا یہی طریقہ تھا۔''

اورعبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، شَطْرُ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمًا.)) [1]

''سیّدنا داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں آدھی زندگی کے روزے لہٰذا تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔''

(5) یوم عرفہ کا روزہ:

((عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ.)) [2]

''نبی اکرم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ذی الحجہ کی نو اور یوم عاشور کا روزہ رکھا کرتے تھے نیز ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے ایک روزہ ہر ماہ کے پہلے سوموار کو اور ہر ماہ کی پہلی دو جمعرات کو (ایک ایک روزہ)۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1980.

[2] سنن نسائی، کتاب الصیام، رقم: 2417۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ، أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ، قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ، قَالَ: وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ، قَالَ: لَيْتَ أَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ، قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ، قَالَ: فَقَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ.)) [1]

''حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ہم راضی اور مطمئن ہیں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو مقصد زندگی مان کر، محمد ﷺ کو رسول مان کر اور اپنی بیعت کی صحت و درستگی پر، پھر آپ ﷺ سے صوم دھر کے بارے

[1] صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2747.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس شخص نے روزہ رکھا نہ افطار کیا، پھر آپ سے دو دن کے روزے اور ایک دن کے افطار کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: ''اس کی کس کو طاقت ہے؟'' ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر آپ سے ایک دن روزہ اور دو دن افطار کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طاقت دے۔'' ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر آپ سے ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ کے بارے میں سوال ہوا، آپ نے فرمایا: ''یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔'' ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور آپ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال ہوا، آپ نے فرمایا: ''یہ وہ دن ہے، جس میں، میں پیدا ہوا اور جس دن مجھے مبعوث کیا گیا، یا اس میں مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔'' ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر ماہ کے تین روزے اور رمضان تا رمضان (اجر وثواب میں) صوم دہر ہیں، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آپ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: ''یہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔'' ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔''

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو فرمانے لگے:

((كُنَّا وَ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ .))[1]

---

[1] معجم اوسط للطبراني: 420/1.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''ہم (صحابہ) رسول اللہ ﷺ سمیت اسے دوسال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔''

(6) یومِ عاشوراء کا روزہ:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: حِينَ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَآءَ وَأَمَرَنَا بِصِيَامِهٖ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ صُمْنَا يَوْمَ التَّاسِعَ، فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء (دس محرم) کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! دس محرم تو یہود و نصاریٰ کے نزدیک بڑی عظمت کا دن ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اچھا آئندہ سال ہم ان شاء اللہ! (دس محرم کے ساتھ) نو محرم کا بھی روزہ رکھیں گے۔'' لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔''

فائدہ:......معلوم ہوا کہ دس (10) محرم کے ساتھ نو (9) کا روزہ ضروری ہے یا پھر گیارہ کا، تاکہ دس (10) کا بھی روزہ رکھا جائے اور ساتھ میں یہود کی مخالفت بھی ہو جائے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2666، سنن ابو داود، کتاب الصیام، رقم: 2445.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو محرم کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس کا سبب معلوم کیا تو انہوں نے کہا: یہ ایک اچھا دن ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے یہ روزہ رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: پھر موسیٰ علیہ السلام کے ہم تم سے زیادہ قریبی ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا حکم دیا۔ ❶

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلٰوةُ اللَّيْلِ .)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے مہینے رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں، اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔''

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاشوراء کے روزہ کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ایک سال گزشتہ کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 2004، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2657، مسند احمد: 291/1، سنن ابو داؤد، رقم: 3444، سنن ابن ماجه، رقم: 1734.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2755.

❸ سنن ترمذی، ابواب الصوم، رقم: 749۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(7) شعبان کے روزے:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ .)) ❶

"رسول اللہ ﷺ جب نفل روزے رکھنے لگتے تو روزے ہی رکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ ﷺ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور جب روزے چھوڑ دیتے تو ہم کہتے آپ ﷺ اب روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ سوائے رمضان کے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے مکمل مہینہ روزے رکھے ہوں اور نہ ہی میں نے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے شعبان سے بڑھ کر کسی مہینہ میں روزے رکھے ہوں۔" ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ رمضان کے بعد (کس مہینے کا) روزہ سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ .)) ❷

"رمضان المبارک کی تعظیم کی نیت سے شعبان کا روزہ رکھنا۔"

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1969.

❷ سنن ترمذی، ابواب الزکاة، رقم: 663، إرواء الغليل، رقم: 889، المتجر الرابح: 375/1، 376، رقم: 763.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(8) ہفتے کے ساتھ اتوار کا روزہ:

صرف ہفتہ کا روزہ جائز نہیں، ہاں! اتوار کا ملا کر رکھ سکتے ہیں۔

چنانچہ سیّدہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتے اور اتوار کو اکثر اوقات روزہ رکھتے تھے اور ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں مشرکوں کی عید کے دن ہیں اور میں ان کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں۔ [1]

((عَنْ الصَّمَّاءِ بِنْتِ بُسْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِي مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ.)) [2]

"سیّدہ صماء بنت بسر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو سوائے اس روزہ کے کہ جو تم پر فرض کیا گیا ہے اگر تم میں سے کوئی صرف انگور کا چھلکا یا درخت کا تنکا ہی پاتا ہے تو اسے چبا لینا چاہیے۔"

(9) جمعۃ المبارک کا روزہ رکھنا:

صرف جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا جائز نہیں، اگر جمعہ کا (نفلی) روزہ رکھنا ہو تو ایک روزہ پہلا یا پچھلا یعنی جمعرات یا ہفتہ کا ساتھ ملا کر رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ سیّدنا

---

[1] سنن الكبرى نسائی: 146/2، رقم: 2775، صحيح ابن خزيمه: 67/2، معجم طبرانی کبیر: 238/23، مسند احمد: 323/6، مستدرك حاكم: 436/1۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے اسے "صحیح" کہا ہے اور ذہبی ء نے ان کی موافقت کی ہے۔

[2] مسند احمد: 25828، سنن ابو داؤد، رقم: 2421، جامع ترمذی، رقم: 744، سنن ابن ماجه، رقم: 1726۔ شیخ حمزہ زین نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ .)) ❶

''تم میں سے کوئی بھی بروز جمعہ روزہ نہ رکھے سوائے اس کے کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔''

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ فِي صَوْمٍ يَّصُومُهُ أَحَدُكُمْ .)) ❷

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: دوسری راتوں میں سے جمعہ کو قیام کرنے کے لیے مخصوص نہ کرو اور نہ ہی جمعہ کے دن کو دوسرے دنوں میں سے روزہ کے لیے مخصوص کرو مگر جمعہ کا دن اگر ایسے دنوں میں آ جائے جن میں تم میں سے کوئی روزہ رکھتا تھا تو پھر کوئی حرج نہیں۔''

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1985، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1144.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 2684.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب 3

مسنون نمازِ تراویح اور اس کے مسائل

تراویح کا معنی ومفہوم:

لفظ تراویح علما محدثین کے ہاں ایک اصطلاحی نام ہے۔ احادیث رسول ﷺ میں اس کے لیے ''قیام رمضان، صلوۃ فی رمضان، قیام اللیل، صلاۃ التہجد اور صلوٰۃ اللیل'' وغیرہ ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس نماز تراویح کا نبی مکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ تین دن قیام کیا تھا۔ یہ بات احناف کے ہاں بھی مسلم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا ذوق دیکھا کہ وہ کثرت کے ساتھ اس نماز میں شریک ہورہے ہیں، تو آپ نے جماعت کو ترک کردیا اور ارشاد فرمایا:

((خَشِيتُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ .)) ❶

''مجھے تم پر ''صلاۃ اللیل'' کی فرضیت کا ڈر ہے۔''

ایک اور روایت میں ہے:

((وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا .))❷

''میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں تم پر صلاۃ اللیل فرض نہ ہوجائے، اور

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب اذا کان بین الامام وبین القوم حائط او سترة، رقم: 729.

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان وهو التراویح، رقم: 761/178، صحیح ابن خزیمه، رقم: 2207.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ۔"

علامہ طحاوی حنفی رحمہ اللہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ قِيَامُ اللَّيْلِ .)) ❶

"مجھے تم پر "قیام اللیل" کے فرض ہونے کا خدشہ ہے۔"

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں یہ الفاظ روایت کرتے ہیں کہ:

((مخافة أَنْ يُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ قِيَامُ هَذَا الشَّهْرِ .)) ❷

"تم پر اس ماہ، یعنی رمضان کے قیام کی فرضیت کے خوف سے چھوڑ رہا ہوں۔"

قارئین کرام! مذکورہ بالا روایات میں غور فرمائیں کہ ان میں نماز تراویح کے لیے "صلاۃ اللیل، قیام اللیل" وغیرہ جیسے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں۔ پس قیام اللیل کی تعداد میں مروی تمام صحیح احادیث نبویہ تعدادِ تراویح پر دلالت کناں ہیں۔

محدثین نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی حدیث پر "قیام رمضان اور صلاة التراويح" کے ابواب باندھے ہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں "کتاب صلاة التراويح ، باب فضل من قام رمضان" کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث ذکر کر کے واضح کر دیا کہ اس کا تعلق نمازِ تراویح کے ساتھ ہے۔ ایسے ہی امام بیہقی نے اپنی سنن (495/2، 496) پر "باب ما روى فى عدد ركعات القيام فى شهر رمضان" اور (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد) محمد بن حسن الشیبانی

❶ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الصلوة، باب القيام فى شهر رمضان هل هو فى المنازل أفضل أم مع الامام : 242/1 .

❷ مسند احمد: 183/6، رقم : 24968۔ شیخ حمزہ زین نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی مؤطا میں (ص: 141) پر "باب قيام شهر رمضان وما فيه في الفضل" قائم کیا ہے۔ چنانچہ مولانا انور شاہ کاشمیری دیو بندی لکھتے ہیں:

((وَلَا مَنَاصَ مِنْ تَسْلِيْمٍ أَنَّ التَّرَاوِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ ثَمَانِيَةَ رَكْعَاتٍ ، وَلَمْ يَثْبُتْ فِيْ رِوَايَةٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى التَّرَاوِيْحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلَى حِدَةٍ فِيْ رَمَضَانَ .)) [1]

"یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ رسول کریم ﷺ کی تراویح آٹھ رکعات تھیں۔ اور کسی روایت سے ثابت نہیں کہ آپ نے تراویح اور تہجد کو رمضان میں علیحدہ علیحدہ پڑھا ہو۔"

اور فیض الباری (420/2) میں فرماتے ہیں: کہ میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ دونوں ایک ہی نماز ہے۔

ایک اور مقام پر رقمطراز ہیں:

"یہ صحیح بخاری و مسلم کی روایت ہے اور صحیح احادیث سے نبی کریم ﷺ کی نماز تراویح آٹھ رکعات ثابت ہے اور سنن الکبریٰ میں بیس رکعات والی روایت ضعیف سند کے ساتھ ابوشیبہ سے آئی ہے، جو کہ باتفاق ضعیف ہے......" [2]

مولانا عبدالحق دہلوی اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تحقیق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی رمضان میں نماز وہی گیارہ رکعات ہی تھیں کہ جو عام حالات میں

[1] العرف الشذى : 166/1 .

[2] العرف الشذى : 101/1 .

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ ❶

مولانا قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جو گیارہ رکعات مع وتر ثابت ہیں، وہ بیس سے زیادہ معتبر ہیں۔ ❷

پس اگر تہجد اور تراویح علیحدہ علیحدہ دو نمازیں ہوتیں تو رمضان میں ان کے الگ الگ پڑھنے کا آپ ﷺ سے کوئی ثبوت ملنا چاہیے تھا۔ جبکہ ایسا قطعی نہیں ہے۔ لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ رسول اللہ ﷺ جو گیارہ رکعات عام دنوں میں تہجد کے طور پر پڑھتے تھے، وہی گیارہ رکعات رمضان میں بطور تراویح کے ادا کرتے تھے۔ فرق ان کے اوقات کا اور قیام میں طوالت کا تھا۔ ابوداؤد وغیرہ میں روایت موجود ہے کہ جس میں آپ ﷺ کے تین راتوں میں جماعت کرانے کا تذکرہ ہے، اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ آپ نے اسی نمازِ تراویح کو رات کے تین حصوں میں پڑھا اور تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے اخیر رات تک اپنے عمل سے بتادیا جس میں تہجد کا وقت آ گیا۔ یہی بات مولوی عبدالحی لکھنوی حنفی نے اپنے فتاویٰ اُردو (429/1) پر رقم کی ہے۔

---

❶ تراویح کا مقدمہ حنفی فقہاء کی عدالت میں، ص: 16.

❷ لطائف قاسمیہ، مکتوب سوئم، ص: 18، تراویح کا مقدمہ حنفی فقہاء کی عدالت میں، ص: 16.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قیام اللیل کی فضیلت

اللہ نے اہل ایمان کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ راتوں کو قیام کرتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴾ (الفرقان : 64)

"اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔"

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) [1]

"جس شخص نے رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب سمجھ کر کیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔"

قیام اللیل کرنے والا روزِ قیامت صدیقین اور شہداء میں سے اٹھایا جائے گا:

سیّدنا عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَصَلَّيْتُ الْخَمْسَ، وَأَدَّيْتُ الزَّكٰوةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ فَمِمَّنْ

[1] صحيح بخاری، كتاب صلاة التراويح، رقم: 2009.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَنَا؟ قَالَ: مِنَ الصِّدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ .)) ❶

''ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ اُس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں گے کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور میں پانچ نمازیں ادا کروں، زکوٰۃ دوں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں سے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ۝١٥ ءَاخِذِينَ مَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ۝١٦ كَانُوا۟ قَلِيلًا مِّنَ ٱلَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝١٧ وَبِٱلْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝١٨ ﴾ (الذاریات: 15۔ 18)

''بے شک پرہیز گار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اُن کا رب انہیں جو دے گا اُسے لے رہے ہوں گے، بے شک وہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیک کام کرنے والے تھے۔ وہ راتوں میں کم سوتے تھے۔ اور صبح کے وقت اپنے رب سے مغفرت طلب کرتے تھے۔''

وہ سجدہ روحِ زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

اللہ تعالیٰ نے سورہ مزمل میں نبی کریم ﷺ کو پہلے نماز کا، پھر دعوت کی راہ میں

❶ مسند بزار: 22/1، رقم: 25، موارد الظمآن، رقم: 19۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اپنی قوم کی طرف سے آنے والی اذیتوں کو برداشت کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ ﴾ (المزمل : 1۔ 2)

''اے چادر اوڑھنے والے۔ رات کو تہجد پڑھا کرو مگر تھوڑی رات۔''

قیام اللیل اہل ایمان کی صفت ہے:

مومنین مخلصین کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اسی لیے جب اس کا وقت آتا ہے تو ان کے پہلوؤں کو بستروں سے دشمنی ہو جاتی ہے، فوراً اٹھ بیٹھتے ہیں اور وضو کر کے نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور سجدے میں جا کر اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ اے الہ العالمین! ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے اور جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ ﴾ (السجدہ : 16)

''ان کے پہلو اپنے بستروں سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم صادر فرمایا:

﴿ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝ ﴾ (الدھر : 26)

''اور رات کے کچھ حصہ میں پھر اس کے لیے سجدہ کریں اور لمبی رات تک اس کی تسبیح کیا کریں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖۗ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ ﴾ (بنی اسرائیل : 78، 79)

''آپ زوالِ آفتاب کے وقت سے رات کی تاریکی تک نماز قائم کیجیے، اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھیے، بے شک فجر میں قرآن پڑھنے کا وقت فرشتوں کی حاضری کا وقت ہوتا ہے۔ اور رات کے کچھ حصے میں نمازِ تہجد میں قرآن پڑھیے۔ یہ آپ کے لیے زائد نماز ہوگی۔ اُمید ہے کہ آپ کا رب آپ کو''مقامِ محمود'' پر پہنچا دے گا۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

'' نمازِ پنجگانہ کے بعد اس آیت کریمہ میں آپ کو نمازِ تہجد کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ نماز آپ پر اس لیے واجب کی گئی تھی، تاکہ آپ کے درجات بلند ہوں، ورنہ آپ کے تو اگلے پچھلے سبھی گناہ معاف کر دیئے گئے تھے۔ دیگر مسلمانوں کے لیے یہ مستحب ہے۔ نمازِ پنجگانہ اور نوافل کی ادائیگی پر اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کریمانہ وعدہ کیا ہے کہ ان کا رب انھیں'' مقامِ محمود''، یعنی شفاعت کبریٰ کی اجازت مرحمت فرمائے گا۔'' [1]

قیام اللیل نفس انسانی کو سدھارتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد فرمایا کہ آپ رات کے وقت نماز پڑھیے اور اس میں قرآن کی تلاوت کیجیے، اس لیے کہ رات کے وقت ماحول پُرسکون ہوتا ہے، مخلوق سوئی ہوتی ہے اور ساری آوازیں خاموش ہوتی ہیں، اُس وقت کان،

[1] تیسیر الرحمن: 821/1.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آنکھ، دل اور زبان کے درمیان پورا توافق ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے وقت میں جب آپ نماز کے لیے اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر قرآن کی تلاوت کیجیے گا تو آپ کی قرات زیادہ حضور قلب کے ساتھ ہوگی اور آپ کے دل و دماغ پر اس کا گہرا اثر پڑے گا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ ﴾ (المزمل: 6، 7)

"بے شک رات کا اٹھنا نفس کو خوب کچل دیتا ہے، اور قرآن سمجھنے کے لیے زیادہ مناسب وقت ہے۔ بے شک دن کے وقت آپ کی بڑی مصروفیات ہوتی ہیں، اور آپ اپنے رب کا نام لیتے رہیے۔ اور اس کی طرف ہمہ تن اور یکسو ہوکر متوجہ ہو جایئے۔"

قیام اللیل دخولِ جنت کا سبب ہے:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَام رضی اللہ عنہ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ .))[1]

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں، (اس طرح) تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔"

[1] سنن ترمذی، أبواب صفة القيامة، باب أفشوا السلام وأطعموا الطعام، رقم: 2485۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترغیب قیام اللیل کے لیے مزید احادیث:

((عَنْ أَبِي هُرِيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ.)) ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا روزہ، اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے، اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز، رات کی نماز ہے۔''

((عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہم، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نِعْمَ الرَّجلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَو كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ.)) قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيْلًا. ❷

سیدنا سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر یہ رات کو نماز پڑھے (تو زیادہ بہتر ہے)'' سیدنا سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد (میرے والد) عبداللہ رات کو

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم، رقم: 1163.

❷ صحيح بخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عبدالله بن عمر رضى الله عنهما، رقم: 3739، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب فضائل عبدالله بن عمر، رقم: 2478 أيضًا.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بہت کم سوتے تھے۔''

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر عبادت کرے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ.)) ❷

''سیدنا ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الحث على قيام الليل، رقم: 1450- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الحث على قيام الليل، رقم: 1451- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے ارشاد فرمایا: جب آدمی رات کو بیدار ہو کر اپنی اہلیہ کو بھی بیدار کرے اور دونوں دو رکعت نماز پڑھیں۔ تو ان دونوں کو ذاکرین اور ذاکرات (بہت زیادہ ذکر کرنے والوں) میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

((عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُوْلُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لا يُوافِقُهَا رَجُلٌ مُسلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ تعالى خيرًا من أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كلَّ لَيْلَةٍ.)) ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''رات میں ایک گھڑی ہے جس مسلمان آدمی کو وہ میسر آجائے اور وہ اس میں دنیا اور آخرت کے معاملے میں کسی بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرما دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات کو ہوتی ہے۔''

((عَنْ عبدِاللّٰهِ بنِ عَمْرِو بنِ العَاصِ رضي الله عنهما، قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.)) ❷

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، رقم: 757.

❷ صحيح بخاري، كتاب التهجد، باب من نام عند السحر، رقم: 1131، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب النهى عن صوم الدهر لمن تضر به ...... رقم: 1159/189.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ محبوب روزہ اللہ کو داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات سوتے تھے، اس کے تیسرے حصے میں عبادت کے لیے اٹھ جاتے، اور اس کے چھٹے حصے میں (پھر) سو جاتے، اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے۔''

قیام اللیل میں دعا کرنے کا ثواب:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ (الدھر : 25)

''اور اپنے رب کا نام صبح اور پچھلے پہر یاد کیا کر۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((يَـنْـزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ . يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِىْ فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَلَهُ؟)) [1]

''ہمارا رب تبارک تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے جس وقت رات کا آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اعلان فرماتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے

[1] صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل، رقم: 1145، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء، رقم: 758.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوں؟ کون ہے جو مجھ سے گناہ کی معافی مانگے میں اسے معاف کردوں؟''

رات کو آنکھ کھلے تو بندہ دعا ضرور کرے اور نماز پڑھے:

جو شخص رات میں اس طرح بیدار ہو کہ کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی توحید، اس پر ایمان ویقین، اس کی کبریائی اور سلطنت کے سامنے تسلیم اور بندگی، اس کی نعمتوں کا اعتراف اور اس پر اس کا شکر وحمد اور اس کی ذات پاک کی تنزیہ وتقدیس سے بھرپور کلمات زبان پر جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بھی قبول کرتا ہے اور اس کی نماز بھی بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوتی ہے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ: قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.)) [1]

''جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔ پھر یہ پڑھے: اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ یا یہ کہا کہ کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور

[1] صحيح بخاری، کتاب التهجد، رقم: 1154.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھی تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔"

قیام اللیل قرب الٰہی کا ذریعہ ہے:

قیام اللیل انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿كَلَّا ۖ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ ﴾ (العلق : 19)

"ہرگز نہیں، اس کا کہنا مت مان اور سجدہ کر اور بہت قریب ہو جا۔"

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ ، وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ .)) ❶

"رات کو قیام کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت ہے، یہ تمہارے رب کے قرب کا ذریعہ ہے، برائیوں کے خاتمے اور گناہوں سے دور رہنے کا بھی سبب ہے۔"

ایک دوسرے کو قیام اللیل کی ترغیب دینا:

قیام اللیل کی ایک دوسرے کو ترغیب ضرور دینی چاہیے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ ، فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ .)) ❷

---

❶ سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم : 3549، المشكاة، رقم : 1227، إرواء الغليل، رقم : 452.

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الوتر، رقم : 1450۔ محدث البانی نے اسے "حسن صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نوافل ادا کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے، وہ بھی نفل ادا کرتی ہے اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نوافل ادا کرتی ہے اور اپنے خاوند کو بیدار کرتی ہے، وہ بھی نفل ادا کرتا ہے اگر وہ انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔''

قیام اللیل محبت الٰہی کا ذریعہ ہے:

قیام اللیل چونکہ نفلی عبادت ہے، اور نوافل بندے کو اس کے رب کے اتنا قریب کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۚ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۚ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝١٠٨﴾ (التوبة : 108)

''البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد اول روز ہی سے تقوے پر رکھی گئی ہے اس کی زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (اس بات کو) پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

صحیح بخاری میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قدسی موجود ہے۔ مظہر خلق عظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ، بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ.)) [1]

[1] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب التواضع، رقم: 6502.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اور میرا بندہ جن جن عبادات سے میرا قرب چاہتا ہے اور کوئی عبادت مجھے اس سے زیادہ پسند نہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتوں کے ذریعے میرے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔''

قیام اللیل خیر و بھلائی کا دروازہ ہے:

قیام اللیل خیر کا دروازہ ہے۔ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تجھے بھلائیوں کے دروازے نہ بتاؤں؟ سن لیجیے روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا آدھی رات کو نفل ادا کرنا۔''

بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (السجدہ : 16 تا 17)

''رات میں ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو اس کے عذاب سے ڈر سے اور اس کی جنت کے لالچ میں پکارتے ہیں، اور ہم نے انھیں جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اُس کے نیک اعمال کے بدلے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کون سی نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔'' [1]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الإیمان، رقم: 2616، مسند أحمد: 231/5، رقم: 22016۔ شیخ حمزہ زین اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قیام اللیل اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا نام ہے:

رسول اللہ ﷺ کی قیام اللیل سے والہانہ شیفتگی اور اس کے اہتمام کا اندازہ فرمایئے گا کہ رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک سوج جایا کرتے، اُنھیں ورم پڑ جاتا۔ چنانچہ سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

((قَامَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ، فَقِیْلَ لَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟)) [1]

''نبی کریم ﷺ رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک کو ورم پڑ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

قیام اللیل انسان کے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے:

نماز نفسِ انسانی کے اندر تقویٰ کی روح پیدا کرتی ہے۔ اور نماز تہجد بھی اسی میں شامل ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ﴾ (الانعام : 72)

''اور یہ کہ نماز قائم کرو، اور تقویٰ اختیار کرو۔''

قیام اللیل انابتِ الٰہی کا ذریعہ ہے:

پس نمازِ تہجد کا اہتمام کرنے والا اپنے رب کے اوامر کی پابندی کرنے لگتا ہے، اور

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4836.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نواہی سے اجتناب کرتا ہے، راتوں کو کم سوتا ہے، یعنی رات کا بیشتر حصہ نمازِ تہجد میں گزارتا ہے، اور جب صبح کے وقت اٹھتا ہے تو نیند کی قلت اور نمازِ تہجد کی کثرت کے باوجود، اسے احساس ہوتا ہے کہ جیسے اس کے گناہ اور جرائم بہت ہیں، اسی لیے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور توبہ واستغفار میں مشغول ہوجاتا ہے:

﴿ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ ﴾

(الذاریات: 17، 18)

"وہ راتوں میں کم سوتے تھے، اور صبح کے وقت اپنے رب سے مغفرت طلب کرتے تھے۔"

قیام اللیل میں استفتاح کی دعائیں:

(1) ...... ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ. ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا، إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ. وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ. أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَأَتُوبُ إِلَيْكَ .)) [1]

''میں نے اپنے چہرے کو اس ذاتِ اقدس کی طرف بالکل یک طرفہ ہوکر پھیرلیا ہے کہ جس نے تمام آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا ہے، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی (عقیدے) کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں اطاعت اختیار کرنے والوں میں سب سے مقدم ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ۔ میں اپنے آپ پر زیادتی (ظلم) کر بیٹھا ہوں، جبکہ میں اپنے گناہ کا اعتراف بھی کرتا ہوں۔ پس اے اللہ! تو میرے تمام گناہ معاف کردے۔اس لیے کہ بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔ اور مجھے سب سے اچھے اخلاق کی راہنمائی فرما، تیرے سوا اچھے اخلاق کی طرف کوئی بھی رہنمائی نہیں کرسکتا۔ اور برے اخلاق مجھ سے ہٹا دے، کیونکہ مجھ سے برے اخلاق تیرے سوا کوئی نہیں پھیرسکتا۔ پوری سعادت مندی کے ساتھ، اے اللہ! میں حاضر ہوں اور بھلائی سب کی سب تیرے ہاتھ میں ہے جبکہ برائی (کی نسبت) تیری طرف نہیں ہوسکتی۔ میں تجھ پر (مکمل بھروسہ کیے ہوئے ہوں) اور تیری ہی طرف (متوجہ) ہوں۔تو بابرکت اور بلند ہے۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف (توبہ کے لیے) متوجہ ہوں۔''

(2) ...... اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: 1812.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قیام اللیل میں نماز کا افتتاح یوں فرماتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.)) ❶

'اے اللہ! اے جبریل و میکائیل اور اسرافیل کے رب! تمام آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمانے والے، غائب اور حاضر کو جاننے والے۔ اپنے بندوں کے درمیان تو ہی اس بات کا فیصلہ کرے گا، جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ حق کی جن باتوں میں اختلاف ہوگیا ہے تو اپنے حکم کے ساتھ مجھے حق کی ہدایت نصیب فرمادے۔ اس لیے کہ بلاشبہ تو ہی سیدھی راہ (صراط مستقیم) کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔''

قیام اللیل میں تلاوت کے مسائل:

حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

((كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي.)) ❷

''مجھے رات کو نبی ﷺ کی تلاوت کی آواز سنائی دیتی تھی جب کہ میں اپنے

❶ صحيح مسلم، كتاب المسافرين، رقم الحديث: 1811.

❷ سنن ابن ماجة، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، رقم: 1349۔ علامہ بوصیری نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گھر کی چھت پر ہوتی تھی۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

((قَامَ النَّبِیُّ ﷺ بِآیَةٍ حَتَّی أَصْبَحَ یُرَدِّدُهَا . وَالْآیَةُ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (المائدة : 118) .)) ❶

"نبی ﷺ نے صبح تک ایک ہی آیت بار بار پڑھتے ہوئے قیام فرمایا۔ آیت یہ ہے: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ "اگر تو ان کو سزا دے تو بے شک وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرمادے تو بے شک تو ہی غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی . فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآیَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ . وَإِذَا مَرَّ بِآیَةِ عَذَابٍ اسْتَجَارَ . وَإِذَا مَرَّ بِآیَةٍ فِیهَا تَنْزِیهٌ لِلَّهِ سَبَّحَ .)) ❷

"نبی ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو (اللہ کی رحمت کا) سوال فرماتے اور جب کسی عذاب کی آیت پر پہنچتے تو (اللہ

---

❶ سنن ابن ماجة، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، رقم : 1350، مستدرك حاكم : 241/1۔ امام حاکم، ذہبی اور علامہ بوصیری نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجة، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، رقم : 1351۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے عذاب سے) پناہ مانگتے اور جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں اللہ کی تقدیس اور پاکیزگی کا ذکر ہوتا تو اللہ کی تسبیح بیان فرماتے۔"

حضرت ابولیلیٰ بلال انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

((صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي مِنْ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا . فَمَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ فَقَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ النَّارِ . وَوَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ .)) ❶

"نبی ﷺ رات کو نفل نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ (تلاوت کے دوران میں) نبی ﷺ ایک آیت پر پہنچے جس میں عذاب کا ذکر تھا تو آپ نے فرمایا: "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ النَّارِ . وَوَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ" میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور جہنمیوں کے لیے ہلاکت ہے۔"

حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی تلاوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

((كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا .)) ❷

"نبی ﷺ آواز کو طویل کرتے تھے۔"

حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ (نماز

❶ سنن ابن ماجة، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، رقم: 1352، سنن ابوداؤد، كتاب الصلاة، رقم: 881.

❷ سنن ابن ماجة، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، رقم: 1353، صحيح بخاری، كتاب فضائل القرآن، رقم: 5045.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں) بلند آواز سے قراءت کرتے تھے یا خاموشی سے؟ انہوں نے فرمایا:

((رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا خَافَتَ . قُلْتُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي هَذَا الْأَمْرِ سَعَةً .))❶

''کبھی جہر سے تلاوت کرتے تھے، کبھی خاموشی سے۔ میں نے کہا: اللہ اکبر! شکر ہے اللہ کا جس نے اس معاملہ میں گنجائش (اور آسانی) رکھی۔''

نماز تراویح کا وقت:

نماز تراویح کا وقت، نمازِ عشاء سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر فجر تک ہے، کسی بھی وقت میں ادا کی جاسکتی ہے۔ بہتر ہے کہ جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ جو شخص امام کے ساتھ تراویح پڑھتا ہے، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ .))❷

''جو شخص امام کے ساتھ تراویح پڑھتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا اجر وثواب شمار کیا جاتا ہے۔''

رمضان میں قیام اللیل کی جماعت مشروع اور سنت ہے:

قیام رمضان باجماعت مشروع اور سنت ہے۔ چنانچہ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت نکلے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے۔ اس پر اور لوگ بھی آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور انھوں نے صبح کو اس کا ذکر

❶ سنن ابن ماجة، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، رقم: 1354، سنن ابوداؤد، كتاب الطهارة، رقم: 226۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ سنن ابوداؤد، كتاب الصيام، رقم: 1375۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کیا تو (اگلی) رات کو زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ دوسری رات بھی نکلے تو لوگوں نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی اور صبح کو لوگوں نے اس کا پھر ذکر کیا تو تیسری رات مسجد میں لوگ بہت زیادہ جمع ہو گئے۔ آپ تشریف لائے تو انھوں نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات ہوئی تو اتنی کثرت سے لوگ آئے کہ مسجد کی گنجائش تنگ پڑ گئی۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ان کے لیے باہر نہ نکلے تو لوگ نماز! نماز! کہنے لگے، مگر رسول اللہ ﷺ تشریف نہیں لائے، پس فجر کی نماز ہی کے لیے نکلے۔ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، کلماتِ شہادت تلاوت کیے اور ارشاد فرمایا:

((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا .)) ❶

"امابعد! تمھاری رات کی حالت مجھ پر مخفی نہیں تھی لیکن مجھے اندیشہ لاحق ہوا، مبادا رات کی یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے اور پھر تم اس سے عاجز آ جاؤ۔"

جناب عبد الرحمٰن بن عبد القاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں رمضان المبارک میں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف آیا تو دیکھا کہ لوگ مختلف ٹولیوں میں بٹے ہوئے تھے۔ کوئی اکیلا اپنی نماز پڑھ رہا تھا اور کچھ افراد امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ اگر ان لوگوں کو ایک قاری (امام) کے ساتھ جمع کردوں تو یہ بہتر رہے گا۔ پھر انھوں نے اس کا عزم کر ہی لیا اور انھیں سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا، پھر میں ان کے ساتھ دوسری رات

❶ صحيح بخاری، كتاب الجمعة، رقم: 924، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: 76 واللفظ له.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نکلا اور لوگ اپنے قاری (امام) کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا: ((نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ .)) ''یہ ایک اچھی ابتدا ہے، یہ جدید طریقہ بڑا مناسب ہے۔'' اور جس نماز سے یہ لوگ سوجاتے ہیں، وہ اس سے افضل ہے جس کا وہ قیام کر رہے ہیں۔ مقصد ہے کہ جو پچھلی رات کا قیام ہے، وہ افضل ہے۔ جبکہ یہ لوگ رات کے اوّل وقت قیام کررہے تھے۔ ❶

فائدہ:...... ان احادیث کی روشنی میں پتا چلتا ہے کہ رمضان میں قیام اللیل باجماعت مشروع اور سنت ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی رات اس اندیشے کی وجہ سے ترک کردیا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو اُمت پر فرض کردیا جائے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے، اور وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا تو وہ اندیشہ بھی باقی نہ رہا۔ چنانچہ اس کو باجماعت ادا کرنے کی سنت اور مشروعیت باقی رہ گئی۔ بعد میں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے تو اس سنت کے احیاء کے لیے انھوں نے اس کے باجماعت ادا کرنے کا حکم صادر فرمادیا جس کی ابتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس پر ''بدعت شرعی'' کا اطلاق نہیں ہوتا۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بدعت کو اچھا گردانا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد لغوی بدعت ہے، شرعی نہیں اور وہ یہ ہے کہ لغت میں بدعت ہر ایسے کام کو کہا جاتا ہے جس کی ابتداء پہلی مرتبہ کی گئی ہو، شرعی بدعت یہ ہے کہ ہر ایسا کام جس کی کوئی شرعی دلیل موجود نہ ہو۔'' ❷

❶ صحیح بخاری، صلاة التراویح، باب فضل من قام رمضان، رقم: 2010.
❷ إقتضاء الصراط المستقیم، ص: 276.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہ، شافعی اور احمد بن حنبل کا قول ہے کہ یہ نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ افضل ہے۔ ❶

قیام اللیل میں قرآنِ مجید سے دیکھ کر قراءت:

قیام اللیل میں قرآنِ مجید سے دیکھ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں، حدیث میں آیا ہے کہ:

((وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ .)) ❷

''سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ان کے غلام ذکوان قرآن مجید سے دیکھ کر امامت کرواتے تھے۔''

❶ المغنی : 605/2 .

❷ صحیح بخاری ، کتاب الأذان ، باب إمامة العبد والمولى ، معلقا .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تعدادِ رکعاتِ تراویح

نمازِ تراویح گیارہ رکعات تین وتر کے ساتھ مسنون ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا عام معمول یہی تھا۔ اجلہ علماء احناف کا بھی یہی موقف ہے۔ جیسا کہ دلائل سے واضح ہورہا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ اپنی مؤطا میں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گیارہ رکعات تراویح کا حکم لائے ہیں اور کتاب التہجد تحت رقم الحدیث (890) رقمطراز ہیں:

''میں تو اپنے لیے گیارہ رکعات قیام رمضان کا قائل ہوں، اور اسی پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا تھا، اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے، مجھے پتا نہیں کہ لوگوں نے یہ بہت سی رکعتیں کہاں سے نکالی ہیں؟''

قاضی ابوبکر بن العربی المالکی فرماتے ہیں کہ:

''صحیح یہ ہے کہ گیارہ رکعات پڑھنی چاہئیں، یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز اور یہی قیام ہے۔ اس کے علاوہ جتنی رکعتیں ہیں ان کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی ان کی کوئی حد ہے۔'' [1]

شیخ محمد صبحی بن حسن حلاق حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ''رات کی نماز کی رکعات کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعات ہیں۔ جیسا کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث میں آیا ہے۔ [2]

---

[1] عارضة الأحوذی: 19/4، تحت رقم الحدیث: 806.

[2] فقہ کتاب وسنت، ص: 246۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو شخص عبادت کو زیادہ وقت دینا چاہے اس کے لیے ہے کہ نمازِ تراویح میں قیام کو جتنا بھی دراز کر سکتا ہو کرے۔ رکوع و سجود اور جلسے میں جتنی زیادہ تسبیحیں اور دعائیں پڑھ سکتا ہو پڑھے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اللیل سے متعلق پوچھنے والے سے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی چار رکعتوں کے حسن و طول کا کچھ حال نہ پوچھ یعنی مجھ سے بیان نہیں ہوسکتا۔'' ❶

اور بعض دفعہ تمام رات نماز پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ صبح ہوجاتی۔ سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک ایک ہی آیت تلاوت فرماتے اور رکوع و سجود کرتے رہے، اور وہ آیت کریمہ یہ ہے:

﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾﴾ (المائدہ: 118)

''اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے تو بلاشبہ وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان کو معاف کردے تو یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ''ہم عہد عمر رضی اللہ عنہ میں قیام اتنا لمبا کرتے کہ لاٹھیوں پر ٹیک لگانا پڑتی۔'' ❷

تراویح میں پڑھنے کے لیے اگر قرآن زیادہ یاد نہ ہو تو سورۃ اخلاص کی کثرت سے ہی قیام کی درازی کو پورا کر لیا کریں۔ اگر اُمت کی مغفرت کی غرض سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی آیت کو قیام اللیل میں بار بار پڑھتے ہوئے صبح کردی، تو آپ سورۃ اخلاص کو ہی اخلاص کے ساتھ حسب طاقت ہر ہر رکعت میں پڑھ کر اپنے اللہ کو

❶ صحیح بخاری، رقم: 1147.

❷ مؤطا، کتاب الصلاۃ فی رمضان، رقم: 4.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

راضی کریں اور قیام، رکوع و سجود کو دُعاؤں کے ساتھ لمبا کر کے نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کریں۔ نہ کہ رکعات کی تعداد بڑھا کر رسول اللہ ﷺ کی مخالفت مول لیں۔ فافهم!

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ہماری مسجد کا امام نمازِ تراویح اس قدر جلدی پڑھاتا ہے کہ اس عظیم فرصت سے استفادہ کرتے ہوئے ہم دعا مانگ سکتے ہیں نہ تسبیح پڑھ سکتے ہیں اور نہ نماز خشوع سے ادا کر سکتے ہیں۔ وہ صرف تشہد اوّل پر اکتفا کرتا یعنی "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ." تک پڑھتا اور کہتا ہے کہ بس اس قدر تشہد کافی ہے۔ یعنی درود شریف نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ یہ اضافہ ہے اور قراءت بھی صرف ایک یا دو آیتوں کی کرتا ہے، امید ہے آپ رہنمائی فرمائیں گے، جزاکم اللہ خیرا۔

جواب:...... ائمہ کے لیے حکم شریعت یہ ہے کہ نماز خواہ تراویح ہو یا فرض اسے نہایت اطمینان وسکون سے پڑھائیں۔ قراءت ترتیل کے ساتھ کریں۔ رکوع و سجود خشوع کے ساتھ کریں اور رکوع کے بعد اور دونوں سجدوں کے درمیان کامل اعتدال سے کام لیں اور تمام نمازیں خواہ وہ فرض ہوں یا نفل نہایت اطمینان و سکون سے پڑھائیں کیونکہ طمانینت فرض ہے اور اس کے بغیر چارہ کار ہی نہیں۔ جو شخص نماز میں طمانینت کو ترک کردے اس کی نماز باطل ہوجاتی ہے [1] کیونکہ "صحیحین" میں حدیث موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو کہ اطمینان کے ساتھ نماز نہیں پڑھ رہا تھا تو آپ نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا اور اس کی

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: 757، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: 397.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہنمائی کرتے ہوئے اسے بتایا کہ رکوع وسجدہ میں طمانینت واجب ہے، نیز رکوع کے بعد اور دوسجدوں کے درمیان اعتدال واجب ہے لہٰذا ائمہ مساجد کو چاہیے کہ ترتیل اور خشوع کے ساتھ قراءت کیا کریں تا کہ قراءت سے خود بھی استفادہ کریں اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مقتدی بھی استفادہ کر سکیں۔ ترتیل اور خشوع سے کی گئی قراءت سن کر ہی دلوں میں تحریک، خشوع اور اللہ تعالیٰ کی طرف انابت اور توجہ پیدا ہوتی ہے۔

امام اور مقتدیوں پر یہ بھی واجب ہے کہ تشہد میں شہادتین کے بعد سلام سے پہلے نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی پر درود ابراہیمی پڑھیں (1) کیونکہ یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔ (2) لہٰذا اہل علم کی ایک بہت بڑی جماعت نماز میں درود شریف کی فرضیت کی قائل ہے۔ امام اور مقتدیوں کے لیے یہ جائز نہیں ...... خواہ نماز کا مسئلہ ہو یا کوئی اور...... کہ وہ شریعت مطہرہ کی مخالفت کریں۔ امام، مقتدی اور انفرادی طور پر نماز ادا کرنے والے سب لوگوں کے لیے یہ بھی حکم شریعت ہے کہ وہ نماز میں درود شریف کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے عذاب جہنم، عذابِ قبر، فتنۂ موت وحیات اور فتنۂ مسیح دجال سے پناہ بھی طلب کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا اپنا بھی یہ عمل تھا اور آپ نے امت کو دعا کے مانگنے کا حکم بھی دیا ہے۔ (3) اسی طرح سلام سے پہلے کوئی اور دُعا ساتھ ملا لینا بھی مستحب ہے، مثلاً اس موقع پر وہ

---

(1) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4797، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: 407.

(2) صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: 588.

(3) سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة، رقم: 1522.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشہور دعا بھی مانگی جاسکتی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت فرمائی کہ وہ ہر نماز کے آخری حصہ میں یہ دعا ضرور مانگیں:

((اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.)) ❶

''اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔'' ❷

دلیل نمبر [1]:......سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُوْالنَّاسُ الْعَتَمَةَ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ.)) ❸

''رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعات پڑھتے تھے، اور ہر دو رکعت میں سلام پھیرتے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔ عشاء کی نماز کو لوگ ''عتمہ'' بھی کہتے ہیں۔''

فائدہ:......اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کے قیام اللیل کی تعداد گیارہ رکعات تھی۔

دلیل نمبر [2]:......ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان المبارک کے مہینے میں نماز کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا:

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الوتر، باب فی الإستغفار، رقم: 1522.

❷ فتاویٰ اسلامیہ: 2/214۔ 216.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ .))❶

"آپ کی نماز تیرہ (13) رکعات تھی، اوران میں سے دو فجر کی رکعتیں تھیں"

فائدہ:......یعنی تراویح آپ گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں آپ کا قیام گیارہ رکعت تھا، اور قیام رمضان کا معنی حنفی حضرات بھی تراویح ہی کرتے ہیں۔

دلیل نمبر [3]:......ابو سلمہ رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں رات کی نماز کیسے پڑھتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشَرَةَ رَكْعَةً .))❸

"رمضان کا مہینہ ہو یا غیر رمضان، رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔"

ملاحظہ ہو:......اس حدیث مبارکہ کو محدثین کرام رحمہم اللہ نے "قیام رمضان" کے باب میں بیان کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث کا تعلق "نمازِ تراویح" سے ہے۔ یادرہے کہ سائل نے رمضان المبارک کی راتوں کو ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں سوال کیا تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں رمضان المبارک کے متعلق بھی

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل، رقم: 736/112.

❶ صحیح ابن خزیمہ: 341/3، رقم: 2213۔ ابن خزیمہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ صحیح البخاری، کتاب صلاة التراویح، باب فضل من قام رمضان، رقم: 2013، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل ......، رقم: 738/125، موطا امام محمد، ص: 142.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جواب دیا اور ساتھ افادہ زائدہ کے طور پر غیر رمضان کے متعلق بھی بتایا کہ غیر رمضان میں بھی نبی کریم ﷺ گیارہ رکعات ادا کرتے تھے، جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر تک ادا کرتے تھے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں:

1: موطا امام محمد (شاگرد امام ابوحنیفه)، باب قیام شهر رمضان ومافيه من الفضل، ص: 142، طبع قدیمی کتب خانه، کراچی.

2: صحيح البخارى، كتاب صلاة التراويح، رقم: 2031- فتح البارى: 250/4.

3: سنن الكبرى، للبيهقى، باب ماروي فى عدد ركعات القيام فى شهر رمضان: 495/2- 496.

4: نصب الراية از علامہ زيلعى حنفى، فصل فى قيام شهر رمضان: 153/2.

5: فتح القدير شرح هداية از علامه ابن همام حنفى، فصل فى قيام رمضان: 407/1.

6: البحر الرائق شرح كنز الدقائق از ابن نجيم حنفى: 66/2، 67.

7: آثار السنن از نيهموى حنفي، باب التراويح بثمان ركعات، ص: 398. ان کتب احادیث کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ اس حدیث کا تعلق تراویح کے ساتھ ہے۔

دلیل نمبر [4]......اس مسئلہ کی تائید سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ:

((صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَابِلَةِ اجْتَمَعْنَا فِى الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا فَلَمْ نَزَلْ فِى الْمَسْجِدِ حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَخَلْنَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجَوْنَا أَنْ تَخْرُجَ عَلَيْنَا فَتُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ: كَرِهْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رمضان المبارک میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے، اگلی رات ہم مسجد میں جمع ہوئے اور امید تھی کہ آپ ہمارے پاس آئیں گے۔ ہم صبح تک مسجد میں رہے۔ پھر ہم نے رسول اللہ کے پاس جا کر عرض کی، یا رسول اللہ! ہمیں امید تھی کہ آپ آ کر ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ناپسند کیا کہ کہیں تم پر صلوٰۃ الوتر فرض نہ ہو جائے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے جہاں آٹھ رکعات تراویح ثابت ہوئیں، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کی اس نماز کو ''صلوۃ الوتر'' بھی کہتے ہیں۔ اس حدیث کی سند میں ''عیسی بن جاریہ'' پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ لیکن عیسیٰ بن جاریہ جمہور علماء ومحدثین کے نزدیک ثقہ یا کم ازکم صدوق یعنی حسن الحدیث ہے۔

دلیل نمبر [5]......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا۔ یا رسول اللہ! میرے گھر کی عورتوں نے رمضان کی رات مجھ سے کہا: ہم قرآن نہیں جانتیں، ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گی:

((فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَتَرْتُ فَكَانَ شَبْهَ الرِّضَا وَلَمْ

---

[1] صحیح ابن خزیمہ: 138/2، رقم: 1070، صحیح ابن حبان: 162/5، 163، قیام اللیل، ص: 252، معجم الاوسط: 168/5۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَقُلْ شَيْئًا .)) ❶

''میں نے انہیں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے۔ آپ نے اس پر کچھ نہیں کہا، یعنی اظہار رضامندی فرمایا۔''

فائدہ:...... یاد رہے کہ کسی کام کو سن کر یا دیکھ کر، اس پر خاموشی اختیار کرنا آپ ﷺ کی تقریری سنت کہلاتی ہے۔

علمائے احناف کی طرف سے گیارہ رکعات کا اعتراف:

[1]:...... جناب ابوالخلاق الحسن بن عمار شرنبلالی حنفی (متوفی 1069ھ) رقم طراز ہیں: جب یہی بات ثابت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے باجماعت گیارہ رکعات مع الوتر پڑھائی پھر اس کی سنّیت سے انحراف یقیناً نبوت سے دائمی عداوت کی دلیل ہے۔ ❷

فائدہ:...... ابوالخلاق حنفی کہ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ نبوت و رسالت سے دائمی دشمنی کی وجہ سے لوگ مسنون گیارہ رکعات تراویح نہیں پڑھتے، حالانکہ حنفی علماء جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیس رکعات نہیں پڑھیں اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پڑھیں اور نہ ان کا حکم دیا۔ عالم دنیا میں جو یہود و نصاریٰ بعد از تحقیق اسلام قبول کرتے ہیں وہ بھی گیارہ رکعات تراویح ہی پڑھتے ہیں، کیونکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا کلمہ بعد از تحقیق پڑھا ہوتا ہے، اس کے باوجود بھی اگر بیس کی رٹ لگائی جائے تو یہ فرقہ بندی کی نحوست کا نتیجہ ہے۔

---

❶ مسند أبی یعلی: 336/3، رقم: 1801، مجمع الزوائد: 77/2۔ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

❷ مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح، ص: 606.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

[2]:...... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد محمد بن حسن الشیبانی اپنے مؤطا باب التراویح (ص: 93) میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صحیح بخاری و مسلم میں موجود گیارہ رکعات مع الوتر والی روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: کہ ہمارا بھی اس گیارہ رکعات مع الوتر والی حدیث پر ہی عمل ہے۔

[3]:...... ملا علی قاری حنفی (المتوفی 1014ھ) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ مسئلہ تراویح میں حقیقت یہی ہے کہ گیارہ رکعات مع الوتر ہی مسنون ہیں۔ جن کا اہتمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت کیا تھا۔ ❶

ملّا علی قاری دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''اس سب کا حاصل یہ ہے کہ قیام رمضان گیارہ رکعات مع الوتر جماعت کے ساتھ سنت ہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے۔'' ❷

[4]:......ابن الھمام حنفی (متوفی 861ھ) رقم طراز ہیں:

''اس سب کا حاصل یہ ہے کہ قیام رمضان گیارہ رکعات مع الوتر جماعت کے ساتھ سنت ہے۔'' ❸

[5]:......عبدالحی لکھنوی حنفی 1304ھ رقمطراز ہیں:

''آپ نے تراویح دو طرح ادا کی ہے۔

(1) بیس رکعت بے جماعت ......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

(2) آٹھ رکعتیں اور تین رکعات وتر باجماعت ......'' ❹

---

❶ مرقاۃ شرح مشکوۃ: 182/1.

❷ مرقاۃ: 382/2.

❸ فتح القدیر، باب النوافل: 460/1.

❹ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی: 1/33- 332.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

[6]:.......عبدالشکور حنفی متوفی 1381ھ رقمطراز ہیں: ''کہ اگرچہ نبی ﷺ سے آٹھ رکعات تراویح مسنون ہے، اور ایک ضعیف روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیس رکعات بھی......'' ❶

[7]:.......سیّد احمد طحطاوی حنفی (متوفی 1233ھ) لکھتے ہیں:

((لِأَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَمْ یُصَلِّهَا عِشْرِیْنَ، بَلْ ثَمَانِیَ.)) ❷

''کیونکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیس نہیں آٹھ رکعات پڑھی ہیں۔''

[8]:.......محمد یوسف بنوری دیوبندی (متوفی 1397ھ) نے کہا ہے:

((فَلَا بُدَّ مِنْ تَسْلِیْمِ أَنَّهُ ﷺ صَلَّی التَّرَاوِیْحَ أَیْضًا ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ.)) ❸

''پس یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ آپ ﷺ نے آٹھ رکعات تراویح ہی پڑھی ہیں۔''

فائدہ (1):.......امام ابوحنیفہ اور قاضی ابویوسف سے بسند صحیح یہ قطعی ثابت نہیں ہے کہ بیس رکعات تراویح سنت رسول ﷺ ہیں۔ بلکہ ان کے قول ((إِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِی.)) کی روشنی میں مسنون رکعات تراویح گیارہ ہی ٹھہری۔ اور ساتھ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گیارہ رکعات پڑھنے کا حکم مؤطا امام مالک میں بسند صحیح موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے مختلف عرب ممالک اور غیر عرب ممالک میں حنفی، شافعی، مالکی، اور حنبلی لوگ گیارہ رکعات ہی پڑھتے ہیں۔ اور پاکستانی حنفی علماء نے

❶ علم الفقه، ص: 198، حاشيه.
❷ حاشية الطحطاوی علی الدر المختار : 295/1.
❸ معارف السنن : 543/5.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اقرار کرنا شروع کر دیا ہے، اور کچھ عوام الناس میں سے بھی گیارہ رکعات پڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک!

فائدہ (2):...... جو بات علامہ ابن رشد نے ہدایۃ المجتہد اور قاضی خان نے فتاویٰ (112/1) میں نقل کی ہے کہ: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہر رات بیس یعنی پانچ ترویحہ وتر کے علاوہ پڑھنا سنت ہے، تو یہ کئی اعتبار سے درست نہیں۔

(1)...... یہ امام صاحب سے بسند صحیح ثابت نہیں۔

(2)...... یہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ضعیف حدیث سے استدلال ہے جو کہ درست نہیں۔

(3)...... یہ صحیح احادیث کے خلاف ہے، فلیتدبر!

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گیارہ رکعات کا حکم:

دلیل نمبر [6]...... امام مالک، محمد بن یوسف سے، وہ سائب بن یزید سے بیان کرتے ہیں کہ:

((أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَ رضی اللہ عنہما أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً .)) [1]

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔''

[1] مؤطا امام مالك، كتاب الصلاة فی رمضان: 114/1، سنن الكبرىٰ، للبيهقی: 496/2، طحاوی معانی الآثار: 193/1، معرفة السنن والآثار: 376/2- علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ حنفی لکھتے ہیں: اسناده صحيح ''اس حدیث کی سند صحیح ہے۔'' آثار السنن، ص: 392، تاريخ المدينة المنورة: 713/1.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر [7]......امام ابوبکر بن ابی شیبہ بواسطہ یحییٰ بن سعید از محمد بن یوسف، از سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيٍّ وَتَمِيمٍ فَكَانَا يُصَلِّيَانِ إِحْدَى عَشَرَةَ رَكْعَةً .)) ❶

''سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اُبی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما پر جمع کیا وہ دونوں گیارہ رکعات پڑھاتے تھے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گیارہ رکعات کا ثبوت:

دلیل نمبر [8]......امام سعید بن منصور، از عبدالعزیز بن محمد، از محمد بن یوسف، از سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((كُنَّا نَقُومُ فِي زَمَانِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه بِإِحْدَى عَشَرَةَ رَكْعَةً)) ❷

''ہم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گیارہ (11) رکعات پڑھتے تھے۔''

فائدہ:......ان احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل بھی گیارہ رکعات تھا، اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا حکم بھی یہی تھا۔ اسی کے مطابق سیدنا اُبی بن کعب اور سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہما نے گیارہ رکعات تراویح پڑھائیں، اور ان کے پیچھے پڑھنے والوں نے بھی اس پر عمل کیا۔ پس معلوم ہوا کہ اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم بھی گیارہ رکعات پر تھا۔ کسی بھی صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

❶ مصنف ابن ابی شیبہ: 392/2 .

❷ التعلیق الحسن علی آثار السنن، ص: 392، الحاوی فی الفتاوی 349/1، 350۔ امام سیوطی رحمہ اللہ اس سند کے بارہ میں فرماتے ہیں: ''وفی مصنف سعید بن منصور غاية الصحة'' ''یہ روایت بہت صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کا بیس رکعات پڑھنے کا عمل یا حکم موجود نہیں ہے۔

یاد رہے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے بیس (20) رکعات قیام اللیل کی تمام روایات سنداً ضعیف ہیں، بلکہ بعض تو موضوع درجہ کی روایات ہیں۔ ذیل کی سطور میں ہم چند ایسی روایات اور ان کی تحقیق پیش کردیتے ہیں کہ جن سے بیس رکعات تراویح سنت نبویہ ہونے کی دلیل پکڑی جاتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیس رکعت تراویح کے قائلین اور جوابات

علمائے احناف بیس رکعت تراویح کے قائل و فائل ہیں۔ چنانچہ ذیل کی سطور میں ان کے دلائل مع جوابات رقم کیے جاتے ہیں۔

دلیل نمبر [1]......سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔'' ❶

جواب:......اس حدیث میں ایک راوی ابراہیم بن عثمان ہے۔ جس کے بارے میں علامہ زیلعی فرماتے ہیں: ''قال احمد: منکر الحدیث'' ''امام احمد نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔'' ❷

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسے شعبہ نے کذاب کہا ہے، اور احمد، ابن معین، بخاری اور نسائی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے، اور ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں اس حدیث کو اس کی منکر روایات میں ذکر کیا ہے۔'' ❸

ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر (333/1) اور عبد الحی لکھنوی نے اپنے فتاویٰ (354/1) میں اس حدیث پر جرح کی ہے۔

علامہ انور شاہ کاشمیری دیوبندی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اور جو بیس رکعت ہیں، تو وہ آپ علیہ السلام سے بسند ضعیف مروی ہیں، اور اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔'' ❹

---

❶ مصنف ابن ابی شیبہ: 394/2.
❷ نصب الرایۃ: 53/1.
❸ عمدۃ القاری: 128/1.
❹ العرف الشذی: 166/1.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

علامہ سیوطی نے کہا:

((هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ جِدًّا لَا تَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ .)) ❶

''یہ حدیث سخت ضعیف ہے اس سے حجت قائم نہیں ہوتی۔''

بانی تبلیغی جماعت جناب زکریا صاحب اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک (304/2) میں فرماتے ہیں: ''کہ یقیناً محدثین کے اصولوں کے مطابق بیس رکعات نماز تراویح نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً ثابت نہیں۔ بلکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت محدثین کے اصولوں کے مطابق مجروح ہے، ثابت نہیں۔''

دلیل نمبر [2]...... یزید بن رومان سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، کہ ''لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان میں تیئس (23) رکعت پڑھتے تھے۔'' ❷

جواب:...... یہ روایت منقطع ہے۔ جیسا کہ علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری (127/11۔ طبع دارالفکر) میں تصریح کی ہے:

''وَيَزِيْدُ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ فَيَكُوْنُ مُنْقَطِعًا . ''

''اس روایت کے راوی یزید کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں، اس لیے یہ روایت منقطع ہے۔''

علامہ نیموی حنفی نے بھی لکھا ہے کہ ''یزید بن رومان نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔'' ❸

❶ الحاوی : 347/1 .
❷ مؤطا امام مالك : 15/1 .
❸ آثار السنن، حاشیہ، ص : 253 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر [3]...... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بیس رکعت پڑھانے کا حکم دیا۔ ❶

جواب :...... حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید بن قیس انصاری مدنی ثقہ، ثبت اور طبقہ خامسہ سے ہے۔ ❷

فائدہ :...... یاد رہے کہ اس طبقہ کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیموی حنفی فرماتے ہیں: ''یحییٰ بن سعید کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔'' ❸

فائدہ :...... علامہ نیموی تعلیق آثار السنن میں فرماتے ہیں:

''آپ پر مخفی نہ رہے کہ سائب بن یزید کی بیس رکعت والی روایت کو بعض علماء نے ان الفاظ سے ذکر کیا ہے کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعت پڑھتے تھے اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے عہد مبارک میں بھی اس کی مثل، پھر بیہقی کا حوالہ دیا۔ لیکن اس کا یہ قول کہ عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں بھی اس کی مثل مدرج قول ہے۔ امام بیہقی کی تصنیفات میں نہیں پایا جاتا۔'' ❹

دلیل نمبر [4]...... ابوعبدالرحمٰن السلمی سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا، پھر ان سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے، اور آپ خود علی رضی اللہ عنہ ان کو وتر پڑھاتے تھے۔ ❺

جواب :...... یہ روایت بھی سخت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی ''حماد بن شعیب'' ہے، جسے ابن معین، نسائی اور ابوزرعہ، وغیرہم نے ضعیف کہا۔ امام

---

❶ مصنف ابن ابی شیبه .
❷ تقریب، ص : 391 .
❸ بحواله تحفة الاحوذی: 75/2 .
❹ بحواله تحفة الأحوذی: 76/2 .
❺ السنن الکبری، للبیهقی: 496/2 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بخاری رحمہ اللہ نے ”منکر الحدیث...... ترکوا حدیثه“ کہا۔ ❶

اور اس میں دوسرا راوی ”عطاء بن السائب“ مختلط ہے۔ زیلعی حنفی نے کہا ہے ”لیکن اسے آخر میں اختلاط ہوگیا تھا، اور تمام جنھوں نے اس سے روایت کی ہے، اختلاط کے بعد کی ہے سوائے شعبہ اور سفیان کے۔“ ❷

دلیل نمبر [5]......ابوالحسناء فرماتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پانچ تراویح بیس رکعت پڑھانے کا حکم دیا، اور اس سند میں ضعف ہے۔“ ❸

جواب :...... یہ سند بھی ضعیف ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بذات خود ہی اس مذکور بالا اثر نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس سند میں ضعف ہے۔

مزید برآں ابوالحسناء مجہول ہے۔ ❹

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ غیر معروف ہے۔ ❺

علامہ نیموی نے بھی کہا ہے: ”وَھُوَ لَا یُعْرَفُ“ ”وہ پہچانا نہیں جاتا۔“ ❻

دلیل نمبر [6]......اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس تراویح پڑھاتے تھے۔ ❼

جواب :...... یہ سند بھی منقطع ہے۔ ❽ اور اس کی سند میں ”حفص بن غیاث

---

❶ لسان المیزان: 384/2. ❷ نصب الرایة: 58/3.

❸ السنن الکبری، للبیهقی: 497/2. ❹ تقریب التهذیب.

❺ میزان الإعتدال: 515/4.

❻ حاشیه آثار السنن، ص: 255.

❼ مصنف عبد الرزاق، رقم: 7741، مصنف ابن ابی شیبه: 394/2، معجم کبیر، للطبرانی، رقم: 9588، قیام اللیل للمروزی، ص: 10.

❽ عمدة القاری: 127/11.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عن الاعمش" ہے۔ پس حفص بن غیاث مدلس ہے، اور صیغہ عن سے روایت کر رہا ہے۔

دلیل نمبر [7]......سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى النَّاسَ أَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ رَكعَةً وَأَوْتَرَ بِثَلٰثَةٍ .)) ❶

"نبی کریم ﷺ ایک رات نکلے، اور آپ نے لوگوں کو چوبیس رکعتیں پڑھائیں اور تین رکعات وتر پڑھائے۔"

جواب:...... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں "محمد بن حمید" ہے اس راوی پر کئی ائمہ نے جرح کی ہے۔

ذہبی کہتے ہیں: "هو ضعيف" "وہ ضعیف راوی ہے۔"

یعقوب بن شیبہ کا کہنا ہے: "كثير المناكير"

امام بخاری کہتے ہیں: "فيه نظر" "اس میں نظر ہے۔"

امام ابوزرعۃ نے اسے "کذاب" کہا ہے۔

اسحاق کوسج کہتے ہیں: "أشهد أنه كذّاب" "میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ "کذاب" تھا۔"

صالح جزرہ کہتے ہیں: "فی کل شئی یحدّثنا ما رأيت أجرأ على الله منه كان يأخذ أحاديث الناس يقلب بعضه على بعض ." "وہ احادیث کے بیان میں اللہ تعالیٰ پر یہ جرأت کرتا کہ احادیث کو اُلٹ پلٹ کر کے بیان کرتا تھا۔"

ابن خراش رحمہ اللہ کہتے ہیں: "كان والله يكذب" "اللہ کی قسم وہ کذاب

---

❶ تاریخ جرجان للفهمی، ص: 142.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

راوی تھا۔“

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”لیس بثقة“ ”وہ ثقہ نہیں ہے۔“

ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی رحمہ اللہ نے بھی اس کو ضعیف گردانا ہے۔ [1]

دلیل نمبر [8]......حرم مکی میں بھی بیس رکعت تراویح ہی پڑھی جاتی ہے۔ لہٰذا تراویح بیس رکعات مسنون ہے۔

جواب :......(1) حرم مکی میں پڑھانے والے ائمہ خود گیارہ رکعات ہی پڑھتے ہیں، کیونکہ بیس رکعات ایک امام کے بجائے دو پڑھاتے ہیں۔

(2) حرم مکی اور مدنی کے ائمہ گیارہ رکعات مسنون ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں نہ کہ بیس رکعات کا۔

(3) دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے لوگوں کی کثیر تعداد کی سہولت کے خاطر بیس رکعات کا اہتمام کیا گیا ہے نہ کہ بیس کو سنت سمجھ کر۔ بلکہ مکۃ المکرّمۃ اور مدینۃ المنورۃ کی باقی مساجد میں ائمہ اور مقتدی حضرات آٹھ رکعات ہی پڑھتے ہیں۔

(4) حرم مکی اور مدنی کو بنیاد بنا کر بیس کا فتویٰ دینے والے لوگوں کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ وہاں کے ائمہ سینے پر ہاتھ باندھنا، رفع الیدین، فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر ایسی بیسیوں سنتوں کا اہتمام کرتے ہیں جن کے قائلین بیس منکر ہیں۔ مزید برآں اُن کی مخالفت کرتے ہوئے سنتِ نبوی کے مطابق وتر بھی اُن کے پیچھے ادا نہیں کرتے بلکہ اپنے ممالک میں جب نمازِ وتر ادا کرتے ہیں تو سنتِ نبوی اور مسجد الحرام و مسجدِ نبوی کے اماموں کی مخالفت کرتے ہوئے مغرب کے مشابہ وتر ادا کرتے ہیں اور دُعائے قنوت (اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ ......از مروی از سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما) بھی نہیں پڑھتے۔

(5) یہاں کے لوگ تو ان ائمہ کے پیچھے نماز کو جائز قرار نہیں دیتے، پھر ان کو بنیاد

[1] تجلیات صفدر: 224/3.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بنا کر بیس کا فتویٰ کیوں دیتے ہیں۔ مزید برآں اگر آپ ان کو دلیل بنا کر بیس کے قائل ہیں تو وہ پکی قبریں بنانا، قبروں کو سجدہ کرنا شرک سمجھتے ہیں، اہل حدیث کہلانا اور خود کو منہج اہل حدیث پر سمجھنے میں سعادت سمجھتے ہیں، تو پھر آپ ان اُمور میں ان کا اتباع کیوں نہیں کرتے؟ فلیتدبر!

(6) شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام جن پر قرآن کریم کی آیت ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ: 3) نازل ہوئی اور دین مکمل ہوگیا، ان کی سنت مبارکہ سے گیارہ رکعات ہی ثابت ہیں۔ پس بیس رکعات کو سنت قرار دینا دین میں اضافہ کے مترادف ہے۔

چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جس نے اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کی اور اس کو وہ نیکی خیال کرتا ہے، تو تحقیق اس نے یہ گمان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت میں خیانت کی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ: 3)

''آج کے دن میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دیا اور تمھارے لیے دین اسلام پسند کیا ہے۔''[1]

امام مالک رحمہ اللہ کا اپنا منہج بھی دیکھئے کہ انھوں نے انگلیوں کے خلال کے مسئلہ میں حدیث کے مقابلہ میں اہل مدینہ کا عمل چھوڑ دیا۔ جب امام مالک رحمہ اللہ حدیث کے مقابلہ میں عمل اہل المدینہ کو حیثیت نہیں دے رہے تو پھر حدیث کے مقابلہ میں اہل مکہ اور اہل کوفہ کے عمل کی کیا حیثیت باقی رہتی ہے؟ وفی هذا كفاية لمن له دراية!

[1] كتاب الإعتصام للشاطبي: 49/1.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وتر کا بیان

اب ہم نماز وتر کی سنیت اور اس کی کم از کم تعداد کو بیان کیے دیتے ہیں:

وتر سنت مؤکدہ ہے:

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح واجب اور لازم نہیں، لیکن سنت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار فرمایا ہے۔ ❶

وتر کی فضیلت:

سیّدنا خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ ، وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ، وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ .)) ❷

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھیں ایک اضافی نماز عنایت فرمائی ہے جو تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بڑھ کر قیمتی ہے اور وہ نماز وتر ہے جس کا وقت تمھارے لیے اس نے نمازِ عشاء سے لے کر طلوعِ فجر تک مقرر کیا ہے۔“

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الوتر، رقم: 454، سنن نسائی، قیام اللیل، رقم: 1677۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

❷ سنن أبوداؤد، کتاب الوتر، رقم: 1418، سنن ترمذی، کتاب الوتر، رقم: 452، سلسلة الصحیحة، رقم: 108، 1411، الإرواء، رقم: 423.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وتر کا وقت نمازِ عشاء کے بعد ساری رات ہے:

اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے سب اوقات میں وتر پڑھے ہیں۔ آپ کے وتر کا آخری وقت سحر تک پہنچا ہے۔ ❶

اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات نہیں اٹھ سکے گا، اسے چاہیے کہ وتر پڑھ کر سو جائے اور جسے یقین ہو کہ پچھلی رات اٹھ جائے گا تو اسے چاہیے کہ پچھلی رات ہی وتر پڑھے، بلاشبہ پچھلی رات کی قراءت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔'' ❷

رکعات کی تعداد:

❶: ایک وتر۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے صرف ایک وتر پڑھا، اور آپ نے فرمایا: ''أَیْ وِتْرِیْ'' یعنی یہ میرا وتر ہے۔ ❸

❷: تین وتر۔ ❹

❸: پانچ وتر۔ درمیان میں کوئی تشہد نہیں۔ ❺

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الوتر، رقم: 996، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: 745۔

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: 755۔

❸ صحیح بخاری، ابواب الوتر، رقم: 990، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: 1748، السنن الکبریٰ للبیھقی: 25/3۔

❹ صحیح بخاری، کتاب صلاۃ التراویح، رقم: 2013، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: 1723۔

❺ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: 1720۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4: سات وتر۔ چھ رکعات کے بعد درمیانہ تشہد ہوگا۔ 1

5: نو وتر۔ آٹھویں رکعت کے بعد درمیانہ تشہد ہوگا۔ 2

وتر پڑھنے کا طریقہ:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات وتر پڑھو اور تین پڑھ کر نمازِ مغرب کی مشابہت نہ کرو۔'' 3

معلوم ہوا کہ تین وتر یا تو ایک تشہد اور ایک سلام کے ساتھ پڑھے جائیں یا پھر دو سلام کے ساتھ۔ ان ہر دو صورتوں میں نماز وتر کی مشابہت نمازِ مغرب کے ساتھ ہرگز نہیں رہتی۔

تین رکعات وتر میں مسنون قراءت:

سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی قراءت فرمایا کرتے تھے۔ 4

دعائے قنوت:

سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات

1 صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: 746.

2 صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: 746.

3 سنن نسائی، قيام الليل، رقم: 1730 و 1731، سنن ابن ماجه، إقامة الصلوٰات، رقم: 1171۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

4 سنن دار قطنی: 24/2، رقم: 1632، 1633، مستدرك حاكم: 204/1، سنن الکبریٰ بیهقی: 31/3، معرفة السنن والآثار، رقم: 55091، صحيح ابن حبان، رقم: 2429۔ ابن حبان اور حاکم نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سکھائے ہیں کہ میں انھیں قنوتِ وتر میں پڑھا کروں:

((اَللّٰھُمَّ اھْدِنِی فِیْمَنْ ھَدَیْتَ ، وَعَافِنِی فِیْمَنْ عَافَیْتَ ، وَتَوَلَّنِی فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ، وَبَارِكْ لِی فِیْمَا أَعْطَیْتَ ، وَقِنِی شَرَّمَا قَضَیْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِی وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ ، وَإِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ [وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ] تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ .))❶

"اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرے میں شامل فرما جنہیں تو نے ہدایت دی۔ اور مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل کر دے جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت ڈال دے۔ اور جس شر کا تو نے فیصلہ کیا ہے مجھے اس سے محفوظ فرما۔ بے شک تو ہی فیصلہ صادر کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو والی بنا وہ کبھی ذلیل وخوار نہیں ہوسکتا اور وہ شخص عزت نہیں پا سکتا جس سے تو دشمنی کرے۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند و بالا ہے۔"

فائدہ:...... اہل بیت سے محبت، رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے، بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ آپ کے اہل بیت سے محبت کی جائے، ان کے طریقے کو اپنایا جائے۔ مذکورہ دعا پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدنا حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو سکھائی تھی کہ وہ نمازِ وتر میں پڑھیں۔ اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس دُعا کو عملی زندگی میں لائیں اور رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت سے محبت کا اظہار کریں تاکہ کل روزِ محشر رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے حق دار ٹھہریں۔

---

❶ سنن الکبریٰ بیہقی: 290/2، سنن ابوداؤد، باب القنوت في الوتر، رقم: 1425۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احکام و مسائل:

1: مروجہ دُعا: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ......)) کو قنوتِ وتر قرار دینا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قطعی ثابت نہیں ہے۔

2: وتروں کے بعد تین دفعہ یہ ذکر کیا جائے۔ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) ❶
''پاک ہے وہ بادشاہ، نہایت پاک۔''

قنوتِ نازلہ:

وتروں میں دُعائے قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح جائز ہے۔ سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكُوْعِ .)) ❷
''بے شک رسول اللہ ﷺ وتر میں دُعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔''

محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دُعائے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ کب مانگی جائے تو انہوں نے کہا: ((قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرَّكُوْعِ)) ''رسول اللہ ﷺ دعا قنوت رکوع سے بعد پڑھتے۔'' ❸

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ستر صحابہ کرام جب شہید ہوگئے، تو آپ ﷺ نے ایک ماہ صبح کی نماز میں قنوت کیا تھا۔ ❹

❶ سنن ابوداؤد، باب في الدعاء بعد الوتر، رقم: 1430۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجه ، كتاب إقامة الصلوٰت والسنة فيها ، رقم: 1182۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ابن ماجه ، كتاب إقامة الصلوٰة والسنة فيها ، رقم: 1184۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❹ صحيح بخاری ، كتاب المغازی ، رقم: 4090.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قنوت میں ہاتھ اٹھانا:

قنوت وتر میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یقیناً میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے، دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور کفار پر بددعا فرماتے۔ ❶

امام اہل سنت والجماعت، امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راھویہ رحمہما اللہ دونوں قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانے کے قائل تھے۔ ❷

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

''شریعت کا حکم ہے کہ قنوت وتر میں بھی رفع الیدین کیا جائے کیونکہ یہ قنوت بھی قنوت نازلہ ہی کے جنس میں سے ہے، اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

((أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دُعَائِهِ فِيْ قُنُوْتِ النَّوَازِلِ .)) ❸

''آپ نے قنوت نازلہ میں دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے تھے۔'' (امام بیہقی نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ بیان فرمایا ہے) ❹

امام بیہقی نے السنن الکبریٰ (3/39، تحت الحدیث: 4809) میں رقم کیا ہے:

((وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْ قُنُوْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ مَا يُوْجِبُ الاِعْتِمَادَ عَلَيْهِ وَقُنُوْتُ الْوِتْرِ قِيَاسٌ عَلَيْهِ .))

''اور ہم نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت کے بارے قابل اعتماد روایات ذکر کی ہیں اور قنوت وتر اس پر قیاس ہے۔''

---

❶ مسند ابوعوانة، رقم: 5913. ❷ مسائل أبوداؤد، ص: 66.

❸ السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الصلاة، باب رفع اليدين في القنوت، رقم: 3229. .

❹ فتاویٰ اسلامیه: 1/451- 452، طبع دار السلام، لاهور۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قیام اللیل میں گریہ کے نمونے

آخر میں ہم یہ بات بطور ترغیب ذکر کر رہے ہیں تاکہ ہر شخص کے دل میں نمازِ تہجد اور قیام اللیل فی رمضان کا جذبہ پیدا ہوجائے، اور بلکہ قیام اللیل میں گریہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوجائے، اور وہ اس دنیا میں بارگاہِ ایزدی میں رات کی آخری گھڑیوں میں گریہ کرکے جہنم کے عذابوں سے بچ سکے۔

(1)...... جناب عطاء بن رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب عبید بن عمر نے درخواست کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہمیں کوئی ایسا واقعہ سنائیں جو آپ کو سب سے زیادہ بھلا لگتا ہو۔ یہ بات سن کر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور ارشاد فرمایا:

> ''ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے عائشہ! آج مجھے اپنے رب کی عبادت کرنے دو۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! آپ کا قرب مجھے بڑا پسند ہے اور جو چیز آپ کو خوش کرے وہ بھی پسند ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، وضو کیا اور پھر نمازِ تہجد کی ادائیگی کے لیے کھڑے ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل گریہ کرتے رہے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک تر ہوگئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا روئے کہ آپ کی قمیص کا اگلا حصہ تر ہوگیا، اور پھر (سجدوں میں) اتنا روئے کہ زمین بھی نم دار ہوگئی۔ اس دوران سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کو نماز کا کہنے آ گئے۔ دیکھا کہ آپ ﷺ رو رہے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف کردی ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَفَلا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَاتٌ ، وَيْلٌ لِمَنْ قَرَئَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا .))

''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر چند قرآنی آیات نازل ہوئی ہیں کہ اُس آدمی کی تباہی و بربادی ہو جو ان کو پڑھے مگر ان میں غور وفکر نہ کرے، اور وہ آیات ہیں۔''

﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴾ (آل عمران : 190)

''بے شک آسمان و زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری آنے میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''[1]

(2)...... سیّدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رات تہجد کے لیے کھڑے ہوئے تو صرف ایک آیت:

﴿ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴾

(الجاثیہ:21)

''کیا جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں، ہم انھیں اُن کی طرح کر دیں گے

[1] صحيح ابن حبان: 386/2، 387، رقم: 620.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جو ایمان لائے اور انھوں نے عمل صالح کیا، ان دونوں جماعتوں کا جینا اور
مرنا ایک جیسا ہو، وہ لوگ بہت ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔"

کی قرأت میں صبح کر دی اس کو بار بار پڑھتے تھے، رکوع کرتے تھے، سجدے میں جاتے تھے اور روتے تھے۔ ❶

(3)...... جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ قیام اللیل میں اتنا زیادہ روتے تھے کہ وہ چُندھے ہو گئے۔ ❷

(4)...... سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝٧١ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝٧٢﴾ (المومن: 71 تا 72)

"جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی جن سے پکڑ کر وہ کھولتے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے اور پھر جہنم کی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔"

تو بار بار اسی آیت کو پڑھتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ ❸

(5)...... جناب مروان بن رباب الاسدی رحمہ اللہ رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے اور کبھی کبھی یہی آیت صبح تک دہراتے رہتے اور روتے۔

﴿فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝٢٧﴾

(الانعام: 27)

---

❶ أسد الغابة، تذكرة تميم داری.

❷ سير أعلام النبلاء: 333/4، الحلية: 272/4.

❸ تنبيه الغافلين، ص: 440، حلية الأولياء: 51/1، إحياء العلوم: 355/1.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اس وقت کہیں گے: کاش! کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوں۔'' ❶

(6)......حسن بن عرفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون رحمہ اللہ کو دیکھا کہ تمام لوگوں میں سے ان کی آنکھیں بہت زیادہ خوبصورت تھیں، ایک زمانہ کے بعد دیکھا تو ان کی ایک آنکھ ختم ہوگئی تھی۔ پھر کچھ عرصہ بعد دیکھا تو دوسری آنکھ بھی ختم ہوچکی تھی، میں نے پوچھا: اے ابوخالد! تمہاری خوبصورت آنکھوں کو کیا ہوا؟ کہنے لگے قیام اللیل میں رونے سے میری آنکھیں ختم ہوگئی ہیں۔ ❷

---

❶ الصلاة والتهجد للأشبيلي، ص: 277.

❷ صفة الصفوة: 18/3، تذكرة الحفاظ: 790/3.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب 4

رمضان المبارک اور آخری عشرہ

رمضان کے آخری عشرہ کا ایک ایک لمحہ بہت ہی زیادہ بابرکت ہے، یہی وجہ ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے معمولات یکسر تبدیل ہو جاتے۔

((قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.)) ❶

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی نسبت عبادت میں زیادہ کوشش فرماتے تھے۔''

اس جدوجہد اور کوشش کے تعلق سے کچھ امور صحیح بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہیں:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيٰى لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.)) ❷

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لیے) کمر بستہ ہو جاتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگاتے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإعتكاف، رقم: 2788.

❷ صحيح بخارى، كتاب فضل ليلة القدر، رقم: 2024، صحيح مسلم، كتاب الإعتكاف، رقم: 2787.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

واضح ہو کہ رمضان کے آخری عشرہ میں رسول اللہ ﷺ کے کچھ ایسے امور مذکور ہیں جو بقیہ مہینہ میں نہیں ملتے، ہم اختصار کے ساتھ ان امور کا تذکرہ ترغیباً کیے دیتے ہیں تاکہ کوئی بھی شخص اُس کی زندگی میں جب بھی رمضان کا مہینہ اور اس کا آخری عشرہ آئے تو وہ ان مقدس اور بابرکت ایام میں سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کے لیے ان ایام کی برکتیں اور سعادتیں سمیٹنے کے لیے کمربستہ ہو جایا کرے جس کے عوض میں آخرت میں وہ ہر دکھ، ہر غم، ہر مصیبت، ہر خجالت، ہر شرمندگی اور ہر عذاب سے محفوظ ہوگا۔

(1) رات بھر جاگنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''نبی ﷺ رمضان کے شروع کے بیس دنوں کی راتیں کچھ نماز پڑھ کر اور کچھ سو کر گزارتے لیکن جب عشرِ اخیر شروع ہو جاتا (تو مکمل شب بیداری کے لیے) کمر کس لیتے اور مستعد ہو جاتے۔'' [1]

(2) اپنے اہل کو جگانا:

یہ معاملہ بھی عشرِ اخیر کے خصائص میں سے ہے، طبرانی کی ایک حدیث کے مطابق نبی ﷺ اہل کے ساتھ ساتھ ہر چھوٹے بڑے جو نماز کی طاقت رکھتے کو جگایا کرتے تھے، ایک حدیث میں بالخصوص طاق راتوں میں جگانے کا ذکر ہے۔

(3) کمر کس لینا:

اس سے مراد عبادت میں شدید جدوجہد ہے، دوسرا معنی یہ کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ اپنا بستر لپیٹ کر بیویوں سے الگ ہو جاتے تھے، یہ معنی سفیان ثوری اور دیگر ائمہ حدیث سے منقول ہے، اس معنی پر مشتمل انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک مرفوع حدیث بھی مروی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے عشرِ اخیر میں بستر لپیٹ کر اپنی

[1] مسند احمد: 146/6۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بیویوں سے الگ ہو جانے کا ایک محمل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ عشرِ اخیر میں باقاعدگی سے اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور معتکف کے لیے بیویوں کے قریب جانا نصِ قرآنی اور اجماعِ امت سے ممنوع ہے۔

(4) وصالِ صوم:

بعض روایات سے عشرِ اخیر میں نبی ﷺ کا وصالِ صوم بھی ثابت ہے۔ وصال سے مراد سحری تک کھانے پینے سے پرہیز کرنا ہے۔ وصال نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے، ہمارے لیے ممنوع ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَ أَيُّكُمْ مِّثْلِيْ؟ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَ يَسْقِيْنِي ...... الحديث.)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے روزہ میں وصال سے منع فرمایا ہے، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں؟ فرمایا: ''تم میں سے کون مجھ جیسا ہے؟ میں تو اس طرح رات گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔'' [2]

(5) اعتکاف:

اعتکاف کے لغوی معنی ہیں ٹھہرنا اور رکنا [3] یا کسی چیز کو اپنے لیے لازم کر لینا اور

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الصوم، رقم: 1965.

[2] روزہ، حقیقت اور ثمرات از عبداللہ ناصر رحمانی، ص: 63۔65۔

[3] لسان العرب: 252/9، مصباح المنير: 424/2.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اپنے نفس کو اس پر مقید کر دینا۔ ❶

جبکہ شرعی اصطلاح میں کوئی شخص اللہ کا تقرب حاصل کرنے، اس کی عبادت ذکر و اذکار کرنے کی نیت سے مسجد میں ایک خاص مدت کے لیے قیام کرے تو اسے اعتکاف کہتے ہیں۔ ❷

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ اپنی معروف کتاب زاد المعاد میں لکھتے ہیں:

''اعتکاف کی روح اور اس سے مقصود یہ ہے کہ قلب اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہو جائے اور اس کے ساتھ جمعیتِ باطنی حاصل ہو۔ اشتغال بالخلق سے رہائی حاصل ہو اور اشتغال بالحق کی نعمت میسر آ سکے اور یہ حال ہو جائے کہ تمام افکار وتردّدات اور ہموم و وساوس کی جگہ اللہ کا ذکر اور اس کی محبت لے لے، ہر فکر اس کی فکر میں ڈھل جائے اور احساس و خیال اس کے ذکر و فکر اور اس کی رضا و قرب کے حصول کی کوشش کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے۔ مخلوق سے انس کی بجائے اللہ سے انس پیدا ہو اور قبر کی وحشت میں جب کوئی اس کا غم خوار نہ ہوگا، یہ انس اس کا زادِ سفر بنے گا، یہ ہے اعتکاف کا مقصد جو رمضان کے افضل ترین دنوں یعنی آخری عشرہ کے ساتھ مخصوص ہے۔'' ❸

مزید فرماتے ہیں:

❶ فتح الباری: 18/4، بلوغ الامانی: 238/10.

❷ المحلی لابن حزم: 179/5، المفردات فی غریب القرآن، ص: 259، فتح الباری: 318/4، طرح التثریب للعراقی: 166/4، بلوغ الأمانی: 238/10، السلسبیل فی معرفة الدلیل: 200/2.

❸ زاد المعاد: 178/1.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”قلب کی اصلاح و استقامت اللہ کی طرف لے جانے والی راہ، ذاتِ الٰہی پر اعتماد کلی سے حاصل ہوتی ہے، اللہ کی طرف رغبت ہی دل کی بے کلی کو دُور کر سکتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف میلان ہی دل کے روگ کا تنہا اور شافعی علاج ہے اور چونکہ خور ونوش میں زیادتی، لوگوں سے بیکار ملنا جلنا، لغو گئی اور زیادہ سونا ایسے افعال ہیں جن سے (قلب) کی پریشانی بڑھتی اور تشت و افتراق واقع ہوتا ہے۔ یہ چیزیں اللہ کے راستے میں آڑ بنتی یا اس میں ضعف و کجی پیدا کرتی ہیں، اسی لیے پروردگار عزیز و رحیم نے بندوں پر اپنی رحمت کے باعث روزہ فرض کر دیا کہ کثرت خور ونوش میں کمی ہو جائے اور قلب سے شہوانی اخلاط ہٹ جائیں جو اللہ کی طرف رغبت کرنے میں مارج ثابت ہوتے ہیں، یہ چیزیں بندے پر خود اسی کی بھلائی، فائدے اور مصلحت کے لیے فرض کیں کہ وہ دنیا و آخرت میں ان سے متمتع ہو۔

نیز اعتکاف مشروع فرمایا جو اصل مقصد ہے جس سے آدمی کا دل خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہوتا ہے، وہ اس پر بھروسہ کرتا ہے اور مخلوقات کی مصروفیات سے علیحدہ ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کی (عبادت میں) مشغول ہو جاتا ہے۔ اس طرح کہ قلب گہوارہ افکار و آلام نہیں رہتا، ذکر و محبت الٰہی کا نشیمن بن جاتا ہے، پھر یاد الٰہی کے سوا کوئی اور یاد باقی نہیں رہ جاتی، بس یہی خیال رہتا ہے کہ اللہ کی رضا اور قرب حاصل ہو، چنانچہ وہ مخلوق کی بجائے اللہ تعالیٰ سے انس حاصل کرتا ہے اور اللہ بھی اسی سے اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جس دن قبر میں وحشت ہوگی اور کوئی انیس نہ ہوگا اور نہ سامان فرحت ہوگا وہاں پر وہ اس کا انیس ہوگا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دراصل اعتکاف کا سب سے بڑا مقصود یہی ہے اور چونکہ یہ مقصد اسی طرح حاصل ہوسکتا ہے کہ اعتکاف روزے کے ساتھ ہو۔ اسی لیے اعتکاف کو بھی رمضان کے آخری عشرے میں شروع کیا گیا جو روزے کے باقی تمام ایام سے افضل ہے۔'' ❶

اعتکاف کی مشروعیت وفضیلت:

اعتکاف بڑی عظیم عبادت ہے، چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو حج وعمرہ، طواف کرنے اور اس کے پاس اعتکاف اور نماز ادا کرنے کے لیے تعمیر کیا تھا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝۱۲۵ ﴾ (البقرة : 125)

''اور جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے لوٹ کر آنے کی جگہ اور سراسر امن بنایا، اور تم ابراہیم کی جائے قیام کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔''

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ .)) ❷

---

❶ زاد المعاد: 435/1، 436، صوم النبی، ص: 189، 190 .

❷ صحیح مسلم، کتاب الإعتکاف، رقم: 2784 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کا آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا .)) ❶

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرماتے تھے پس جس سال آپ نے رحلت فرمائی اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ❷

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ: میں نے زمانہ جاہلیت میں نظر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر پوری کرو۔ ❸

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الإعتكاف، رقم: 2044.

❷ صحيح بخاری، كتاب الإعتكاف، رقم: 2025، صحيح مسلم، كتاب الإعتكاف، رقم: 1171.

❸ صحيح بخاری، كتاب الإعتكاف، رقم: 2032، صحيح مسلم، كتاب الإعتكاف، رقم: 1656.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بیٹھنے کا ارادہ فرماتے تھے تو نماز فجر ادا فرماتے پھر اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہوتے۔ ❶

اعتکاف کرنے کا طریقہ اور ایام کی تعداد:

اعتکاف کے طریقے میں اہل علم کے دو اقوال ہیں:

❶ ایک قول یہ ہے کہ اعتکاف مسنون آخری عشرے کا ہے اور آخری عشرے کا آغاز بیس رمضان کا سورج غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہے لہٰذا معتکف کو چاہیے کہ وہ اکیسویں رات شروع ہوتے ہی مسجد میں آ جائے۔ رات بھر تلاوتِ قرآن، ذکر الٰہی اور تسبیح وتہلیل و قیام میں مصروف رہے اور نمازِ فجر ادا کر کے اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے۔

❷ دوسرا موقف یہ ہے کہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے آخری عشرے کا اعتکاف کیا اور دوسری حدیث میں یہ ہے: اعتکاف کی جگہ میں آپ ﷺ فجر پڑھ کر داخل ہو جاتے لیکن اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ اکیس یا بیس کی صبح ہے۔ بہتر یہ ہے کہ معتکف بیس رمضان کی فجر پڑھ کر اعتکاف کا آغاز کرے تاکہ آخری عشرے کی اکیسویں (21) کی طاق رات جائے اعتکاف میں گزارے کیونکہ اعتکاف لیلۃ القدر کی تلاش کا ایک ذریعہ ہے جیسا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ جب آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ اعتکاف کر کے اپنا بوریا باندھ کر گھروں کو چلے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے ساتھ

❶ سنن أبو داود، کتاب الصیام، باب الإعتکاف، رقم: 2464، سنن ابن ماجة، کتاب الصیام، رقم: 1771، صحیح ابن خزیمة، رقم: 2224۔ ابن خزیمہ اور محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے اور یہ بیس رمضان کو فرمایا تھا۔ غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آخری عشرے کی اکیسویں رات بعد از غروبِ آفتاب شروع ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے بیسویں کے دن کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے اعتکاف کروایا حالانکہ آپ ﷺ انہیں رات کو بھی بلا سکتے تھے اور کہہ دیتے کہ تم نے اعتکاف توڑ چھوڑ دیا ہے اب رات مسجد میں گزارو اور صبح فجر پڑھ کر اپنے اعتکاف کے مقام پر داخل ہونا۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر بیس کی صبح کو مسجد میں آجائے تو ذہنی طور پر لیلۃ القدر کی تلاش کے لیے تیار ہو جائے گا اور جائے اعتکاف سے مانوس بھی ہو جائے گا اس طرح اس کی اکیسویں رات جائے اعتکاف سے باہر گزرے گی جو ایک نقص بھی ہے لہٰذا زیادہ مناسب اور موزوں یہ ہے کہ بیسویں کی صبح کو مسجد میں آئے اور نماز کی ادائیگی کے بعد اپنے معتکف میں تیار ہو کر بیٹھے۔ اس صورت میں دونوں احادیث پر عمل ہو جائے گا۔ صرف آخری عشرے سے 12 گھنٹوں کا اضافہ ہوگا اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ اعلم۔ موقف ثانی مبنی بر احتیاط ہے وگرنہ اعتکاف تو ایک دن یا رات کا بھی ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ حدیث میں ہے:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ.)) [1]

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کی

[1] صحيح بخاري، رقم: 2032.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نذر مانی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذروں کو پورا کرلو۔"

معلوم ہوا کہ اعتکاف ایک عشرے سے کم کا بھی ہوسکتا ہے۔

اعتکاف کرنے کا ثواب:

اعتکاف کی فضیلت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے طبرانی اور مستدرک حاکم میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مذکور ہے:

((مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلَّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ .)) ❶

"جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں تیار کروا دے گا ہر خندق کی چوڑائی مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔"

اعتکاف مسجد میں خلوت کا نام ہے:

اعتکاف مسجد میں خلوت اختیار کرنے کا نام ہے، نبی کریم ﷺ اعتکاف کے دوران ایک چٹائی کی مکمل آڑ میں بیٹھا کرتے۔ پس عورتیں بھی اگر اعتکاف بیٹھنا چاہیں تو وہ بھی مسجد میں ہی اعتکاف بیٹھیں گی۔ گھر میں اعتکاف کرنے کی کوئی دلیل شرعی موجود نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ﴾ (البقرۃ: 187)

"اور تم ان عورتوں سے جماع نہ کرو اس حال میں کہ تم مسجدوں میں

❶ مستدرك حاكم: 270/4، المتجر الرابح: 370/1، رقم: 740۔ امام حاکم نے اسے "صحيح الإسناد" قرار دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کرنے والے ہو۔‘‘

اس آیت کریمہ کا عموم اس بات پر دال ہے کہ اعتکاف مسجد میں کیا جاتا ہے۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مسجد میں اعتکاف کرنے کی حدیث سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَتَبَشْبَشُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَ الذِّكْرِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ .)) ❶

’’جو مسلمان نماز اور ذکر کے لیے مسجدوں میں پابندی سے حاضر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ایسا خوش ہوتا ہے، جس طرح مسافر کے گھر والے اس کے گھر آنے پر خوش ہوتے ہیں۔‘‘

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ .)) ❷

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے۔‘‘

سیّدنا نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے مسجد کی وہ جگہ

❶ سنن ابن ماجه، كتاب المساجد و الجماعة، رقم: 800، صحيح ابن خزيمة: 379/2، صحيح ابن حبان (الموارد الظمآن، ص: 99، رقم: 309، صحيح الترغيب و الترهيب، رقم: 325.

❷ سنن ابو داود، كتاب الصيام، رقم: 2464، سنن ابن ماجة، كتاب الصيام، رقم: 1771، صحيح ابن خزيمة، رقم: 2224۔ ابن خزیمہ اور محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے۔ ❶

صحابی رسول اللہ ﷺ یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِنِّی لَاَمْکُثُ فِی الْمَسْجِدِ سَاعَةً وَ مَا اَمْکُثُ اِلَّا لِاَعْتَکِفَ .)) ❷

”میں ایک گھڑی مسجد میں بیٹھتا ہوں مگر میری نیت اعتکاف کی ہوتی ہے۔“

اسی طرح تابعی کبیر سیّدنا سوید بن غفلہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

((مَنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ وَ هُوَ طَاهِرٌ فَهُوَ عَاکِفٌ فِیْهِ مَالَمْ یُحْدِثْ .)) ❸

”جو شخص مسجد میں بیٹھے اور وہ حالت طہارت میں ہو پس وہ حالتِ اعتکاف ہی میں ہے جب تک اس کا وضو ٹوٹ نہ جائے۔“

نیز عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

”جو شخص ثواب کی نیت سے ایک گھڑی ہی مسجد میں بیٹھا وہ اعتکاف میں ہے۔“ ❹

حالت اعتکاف میں ممنوع اعمال:

ان امور کی تفصیل آئندہ کی سطور میں پیشِ خدمتِ قارئین ہے۔

(1) انتہائی ضروری کام کے بغیر مسجد سے نکلنا:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: أَلسُّنَّةُ عَلَی الْمُعْتَکِفِ أَنْ لَّا یَعُوْدَ مَرِیْضًا ، وَلَا یَشْهَدَ جَنَازَةً ، وَلَا یَمَسَّ امْرَأَةً ، وَلَا

❶ صحیح ابو داؤد، رقم: 2154، سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، رقم: 1773.
❷ المحلی لابن حزم: 180/5. ❸ المحلی لابن حزم: 179/5.
❹ المحلی: 179/5.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

يُبَاشِرُهَا ، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ ، وَلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ ، وَلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ .))❶

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ بیمار پرسی کو نہ جائے، جنازے میں شریک نہ ہو، بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس کے ساتھ مجامعت کرے، اعتکاف کی جگہ سے ایسے ضروری کام کے بغیر نہ نکلے، جس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو، اعتکاف روزے کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور جامع مسجد میں ہوتا ہے۔''

(2) تیمارداری کے لیے مسجد سے نکلنا اور جنازے میں شرکت:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عیادت کرے، نہ جنازے میں شرکت کرے اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے۔ ❷

(3) بیوی سے ہم بستری کرنا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ﴾ (البقرۃ: 187)

''جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔''

❶ سنن ابو داود، کتاب الصیام، باب المعتکف یعود المریض، رقم: 2473۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح ابو داؤد، کتاب الصیام، باب المعتکف یعود المریض، رقم: 2473۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور مذکورہ روایت میں بھی موجود ہے کہ معتکف عورت کو نہ چھوئے اور نہ ہی اس سے ہم بستری کرے۔

(6) لیلۃ القدر کی فضیلت:

ماہِ رمضان کے عشرِ اخیر میں ایک رات آتی ہے جسے لیلۃ القدر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، یہ عظیم الشان رات، اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان انعام ہے، کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝١ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝٤ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝٥ ﴾ (القدر: 1، 5)

”یقیناً ہم نے اس قرآن کو قدر والی رات میں نازل کیا۔ آپ کیا سمجھے کہ شب قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں ہر کام کے سرانجام دینے کو اللہ کے حکم سے فرشتے اور روح الامین اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۝٣ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝٤ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝٥ ﴾ (الدخان: 3-5)

”یقیناً ہم نے اس قرآن کو بابرکت رات میں نازل کیا۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں اس رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ معاملہ ہماری جانب سے ہے اور ہم بھیجنے والے ہیں۔“

یہ بابرکت رات رمضان المبارک میں ہی ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا:

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرة: 185)

''ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔''

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ

1: قرآن کا نزول ماہِ رمضان میں ہوا۔

2: وہ اس ماہ کی اُس رات میں نازل ہوا جسے شبِ قدر کہتے ہیں۔

3: یہ رات بڑی بابرکت ہے، کیونکہ اس میں قرآن جیسی کتاب ہدایت کا نزول ہوا۔ دوسرے اس میں فرشتوں اور روح الامین علیہ السلام کا نزول، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس رات زمین پر فرشتوں کی تعداد زمین پر موجود کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ [1]

4: اور چوتھی بات یہ ہے کہ اس میں سارے سال میں ہونے والے واقعات کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔

5: پانچویں بات یہ ہے کہ اس کی عبادت ہزار مہینے (83 سال چار ماہ) کی عبادت سے بہتر قرار دی گئی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَّثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ، أَوْ مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ فِي طُوْلِ الْعُمُرِ، فَأَعْطَاهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ.'' [2]

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2205.

[2] موطا إمام مالك، كتاب الاعتكاف، باب ما جاء في ليلة القدر: 321/1، طبع مصر.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''انہوں نے بعض معتمد علماء سے یہ بات سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ سے پہلے لوگوں کی عمریں دکھلائیں گئیں تو آپ کو ایسا محسوس ہوا کہ آپ کی امت کی عمریں ان سے کم ہیں اور اس وجہ سے وہ ان لوگوں سے عمل میں پیچھے رہ جائے گی، جن کو لمبی عمریں دیں گئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ازالہ اس طرح فرمادیا کہ امت محمدیہ کے لیے لیلۃ القدر عطا فرمادی۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ .)) ❶

''یہ ماہ مبارک تمہارے پاس آ گیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، جو اس سے محروم رہا، وہ ہر طرح کی خیر سے محروم رہا اور اس کی خیر سے بالکل محروم القسمت شخص ہی محروم رہتا ہے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے پاس رمضان المبارک آیا ہے یہ بڑی برکت والا ماہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تم پر روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اللہ نے اس میں ایک رات رکھی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے جو اس کی خیر سے محروم ہوا وہ بہت بڑی خیر سے محروم ہوا۔ ❷

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، رقم: 1644۔ محدث البانی نے اسے ''حسن الإسناد'' قرار دیا ہے۔

❷ سنن نسائی، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على معمر فيه، رقم: 2108، مسند احمد: 230/2۔ 385، مشكوة: 612/1۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ لیلۃ القدر اور شبِ معراج میں سے کون سی رات افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں شبِ معراج افضل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے حق میں لیلۃ القدر افضل ہے کیونکہ شبِ معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس حظِ وافر سے نوازے گئے وہ لیلۃ القدر میں ملنے والے حظ ونصیب سے اکمل و زیادہ ہے اگرچہ شبِ معراج میں بھی امت کے لیے بڑے فضائل وحظوظ ہیں لیکن جو فضل وشرف اور رتبہ علیا اس رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہوا جنہیں معراج کرائی گئی وہ صرف انہی کا ہی حصہ ہے۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ عشرہ اولیٰ ذوالحج کے دن رمضان کے اس عشرۂ اخیرہ کے دنوں سے افضل ہیں اور اس عشرۂ رمضان کی راتیں عشرۂ ذوالحجہ کی راتوں سے افضل ہیں اور ہفتہ کے دنوں میں سے جمعہ افضل ہے اور سال کے ایام میں سے یوم النحر یعنی قربانی کا دن افضل ہے۔ ❶

لیلۃ القدر کا قیام:

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَا حَضَرَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : قَدْ جَاءَ كُمْ رَمَضَانُ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِيْنُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.)) ❷

❶ فتاوی ابن تیمیہ: 25/287، 288.

❷ مسند احمد، رقم: 9493۔ شیخ شعیب اور احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ماہِ رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماہِ رمضان شروع ہو چکا ہے، یہ ایک بابرکت مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس ماہ کے روزے فرض کئے ہیں، اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو بھی قید کر دیا جاتا ہے، اس مہینے میں ایک ایسی رات ہے کہ وہ ایک ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے، جو اس رات کی برکت سے محروم رہا، وہ محروم قرار پائے گا۔''

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .)) ❶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

شب قدر کی تلاش:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ .)) ❷

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کے آخری عشرے (دس دن) کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضل لیلة القدر، رقم: 2014.

❷ صحیح بخاری، کتاب فضل لیلة القدر، رقم: 2017.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شب قدر کی علامات:

امام نخعی رحمہ اللہ آخری عشرے کی ہر رات کو غسل کرتے۔ اسلاف میں سے بعض وہ تھے جو ان راتوں میں غسل کرتے اور خوشبو لگاتے جن راتوں کے متعلق یہ زیادہ امید ہوتی کہ شاید وہ لیلۃ القدر ہو۔ ❶

شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

''واضح ہو کہ لیلۃ القدر کے تعلق سے رات کا آخری حصہ زیادہ قابل توجہ اور قابل اہتمام ہونا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝﴾ (القدر: 5)

یعنی ''شب قدر سراسر سلامتی والی رات ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔''

لیلۃ القدر میں زیادہ اہمیت کے ساتھ جن امور پر توجہ دینی چاہیے ان میں قیام اللیل، تلاوتِ قرآن اور دعا (بالخصوص استغفار) زیادہ قابل ذکر ہیں۔'' ❷

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ ہی سردی۔ اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔'' ❸

---

❶ لطائف المعارف، ص: 269.　❷ روزہ، حقیقت اور ثمرات، ص: 69۔

❸ مسند بزار: 486/6، صحیح ابن خزیمہ: 231/3۔ شیخ سلیم ہلالی نے اسے ''صفة صوم النبی'' میں ''حسن'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی وہ ایسے ہوتا ہے جیسا کہ تھالی (پلیٹ) ہو۔ ❶

لیلۃ القدر کی دعا:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ اَیُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ .)) ❷

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو میں کیا کہوں؟'' فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)) کہنا۔'' جس کا ترجمہ یہ ہے: ''یا اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔''

---

❶ صحيح مسلم، رقم: 762.

❷ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، رقم: 3513، سنن ابن ماجه، رقم: 385، مسند احمد: 171/6، مشكوة، رقم: 2091۔ محدث البانی اور شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب 5

احکام عید الفطر

ہلالِ شوال کی رؤیت رمضان کو الوداع کرتی اور پیامِ عید لاتی ہے۔اس عید کو عید الفطر کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں سال میں دو تہوار منائے جاتے تھے۔ ان تہواروں میں رقص و سرود اور لہو و لعب ہوتا تھا اور شراب کے خم کے خم لنڈھائے جاتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے جہاں ان لوگوں کو پیغام اسلام پہنچا دیا، وہاں انہیں یہ حکم بھی سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں کو دو اسلامی تہواروں عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بدل دیا ہے۔

((اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَلَكُمْ فِيهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَ يَوْمَ الْفِطْرِ .)) [1]

عید! خوشی میں اظہارِ بندگی:

دنیا کی قوموں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ اپنے تہوار اور خوشی کے دنوں میں لہو و لعب، ناچ گانے، شراب نوشی اور تفریحات کو پسند کرتے ہیں۔ اگلے پچھلے رنج و غم اور مصائب کو بھول کر وقتی خوشی میں ایسے سرشار ہو جاتے ہیں کہ انہیں اپنی سدھ ہی نہیں رہتی۔ ہم اپنے برادرانِ وطن میں ہولی اور دیوالی کے موقع پر ایسے مناظر بکثرت دیکھتے رہتے ہیں۔اسی طرح عیسائیوں کے یہاں جب کرسمس کا دن آتا ہے تو وہ ہر طرح کے معاصی

---

[1] سنن ابو داود، کتاب صلاۃ العیدین، رقم: 1134۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور منکرات میں مبتلا ہو کر اظہارِ مسرت کرتے ہیں۔ یہی دستور زمانۂ جاہلیت میں بھی رائج تھا۔

حضور اکرم ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے لوگ سال میں دو دن خوشی کے مناتے تھے۔ ان دونوں دنوں میں خوب کھیل کود ہوتا تھا اور گانے باجے کی مجلسیں جمتی تھیں۔ مگر حضور اکرم ﷺ نے ان سب سلسلوں کو ختم فرما کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان دو دنوں کے بجائے دو خوشی کے دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) مقرر فرمائے۔ [1] اور ان دنوں میں اظہار مسرت کا مظاہرہ کھیل کود، لہو ولعب اور تفریحات کے ذریعہ نہیں کرایا گیا بلکہ اسلام کے ماننے والوں کو حکم ہوا کہ وہ مسرت کا اظہار اس انداز میں کریں کہ وہ خوشی ان کے ظاہر اور باطن سے نمایاں ہو سکے۔ دلوں کی گہرائیوں سے سرور کی خوشبوئیں اٹھیں، ذہن و دماغ کے گوشوں سے عطر بیز ہوائیں پھیلیں اور بدن کا رگ و ریشہ اور رواں رواں اظہار مسرت میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوششیں کرنے لگے۔

ایسی لازوال خوشی کے حصول اور اس کے اظہار کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان جس رب کائنات کا بندہ ہے وہ اس بندہ نواز کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کر کے اس کی خوشنودی کا مستحق بن جائے۔ ظاہر ہے کہ جس بندہ کا آقا اس سے خوش ہو جائے اس بندہ کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے؟ اسی لیے قرآن کریم میں فرمایا گیا: وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ''اور اللہ کی طرف سے خوشنودی سب سے بڑی نعمت ہے۔'' اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے خوشی کے دنوں میں اظہار بندگی کا حکم دے کر شکرانہ کے طور پر دوگانہ ادا کرنے کی تاکید

[1] سنن ابو داود: 161/1.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فرمائی ہے۔ یہی عید کی اصل روح ہے۔ بقیہ جو لوازمات ہیں (مثلاً نہانا دھونا، خوشبو لگانا، نئے کپڑے پہننا، بشاشت ظاہر کرنا وغیرہ) وہ سب ضمنی ہیں۔ آج کے دن کا اصل کام یہ ہے کہ بندہ اپنے عمل سے یہ ظاہر کر دے کہ وہ واقعی اپنے رب کا فرمانبردار اور اطاعت گزار ہے اور ایسے ہی بندہ کو درحقیقت آج خوشی منانے کا حق ہے۔ اسی مضمون کے اظہار کے لیے بعض علماء نے درج ذیل اقوالِ حکمت نقل فرمائے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

1: لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيْدَ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ اٰمِنَ مِنَ الْوَعِيْدِ .
''اصل عید اس کی نہیں جو محض نئے نئے کپڑے پہنے، بلکہ عید اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی وعید سے محفوظ ہو جائے۔'' یعنی منکرات اور معاصی سے بچے اور اپنے آقا کو راضی کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے برخلاف اگر گناہوں میں مست ہے اور محض ظاہری طور پر نئے کپڑے پہن کر عید کی خوشی میں شریک ہونا چاہتا ہے تو اسے حقیقی مسرت حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔

2: لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَبَخَّرَ بِالْعُوْدِ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِلتَّائِبِ الَّذِیْ لَا يَعُوْدُ .
''اصل عید اس کی نہیں ہے جو عود کی خوشبو استعمال کرے بلکہ عید تو اس توبہ کرنے والے کے لیے ہے جو یہ عزم کر لے کہ اب کبھی گناہ نہ کرے گا۔'' یعنی توبہ بھی محض وقتی نہ ہو بلکہ سچی اور پختہ توبہ کرنے والا ہی حقیقی مسرت سے مالا مال ہو سکتا ہے۔

3: لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَيَّنَ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَوَّدَ بِزَادِ التَّقْوٰی . ''عید اس کی نہیں ہے جو دنیا کی زیب و زینت اختیار کرے بلکہ عید تو اس کی ہے جو تقویٰ کے توشہ کو مہیا کرے۔'' بالخصوص رمضان المبارک کا مہینہ تو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے حصول کا بہترین سبب بنا کر امت محمدیہ کو مرحمت فرمایا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ روزوں کی فرضیت کا خاص مقصد بھی قرآن کریم میں یہی بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے رمضان میں جو لوگ تقویٰ سے اپنے آپ کو آراستہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں بٹھاتے ہیں وہی درحقیقت عید کی مسرتوں کے حقدار ہیں۔

4: لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَرَكَ الْخَطَايَا .

"عید اس کی نہیں ہے جو سواریوں پر سوار ہو بلکہ عید اس کی ہے جو گناہوں اور غلطیوں کو چھوڑ دے۔" کیونکہ اگر گناہ رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف اور خطرہ بھی رہے گا۔ اس خطرہ کی موجودگی میں حقیقی خوشی حاصل نہیں ہوسکتی۔

5: لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ بَسَطَ الْبِسَاطَ اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ جَاوَزَ الصِّرَاطَ .

"عید اس کی نہیں ہے جو فرش اور گدے بچھا لے بلکہ عید تو اس کی ہے جو اپنے لیے پل صراط سے گزرنے کا انتظام کر لے۔[1]

آج افسوس کا مقام ہے کہ دیگر قوموں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی عید کو محض ایک تہوار سمجھ لیا ہے اور اظہار بندگی کا جذبہ ذہنوں سے بالکل محو ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جیسے ہی عید کا چاند نظر آتا ہے نوجوان لڑکے لڑکیوں کی ٹولیاں بازاروں میں نکل پڑتی ہیں۔ دکانوں پر مردوں عورتوں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ گانے بجانے کی آوازوں سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ عید کی مبارک رات مٹر گشتیوں میں ضائع کر دی جاتی ہے اور پھر عید کے دن بھی دوگانہ کی ادائیگی کے بعد انہی لغویات کا سلسلہ کئی روز تک جاری رہتا ہے۔ سینما ہالوں اور تفریح گاہوں کی رونقیں بڑھ جاتی ہیں۔ یہ صورتِ حال اہلِ اسلام کی اسلامی شان کے بالکل خلاف ہے۔ اگر ہم بھی یہی طریقہ اپنانے لگیں گے تو ہم میں اور غیروں میں آخر کیا فرق باقی رہے گا؟ اس لیے ضروری ہے کہ عید کو اسلامی شان و

[1] مظاہر حق: 492/1.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شوکت کے ساتھ منایا جائے اور یہ شان وشوکت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب کہ ہم اپنی عید کو ہر گناہ اور معصیت سے محفوظ رکھیں اور بندگی کے اظہار میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ صحیح معنی میں ہمیں اپنی بندگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چاند دیکھنے کی دعا:

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو کہتے:

((اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ.)) ❶

''اے اللہ یہ چاند ہم پر امن وایمان اور سلامتی اور سلام کے ساتھ نکال جس طرح ہمارا رب پسند کرتا ہے اور راضی ہو میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

صدقۃ الفطر:

صدقۃ الفطر فرض ہے اس سے رمضان کی کوتاہیاں اور لغزشیں معاف ہونے کے ساتھ غرباء اور مساکین کے خورو ونوش کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ امراء زندگی کے سفر میں غرباء کو ساتھ لے کر چلیں بالخصوص خوشی کے موقع پر کمزور لوگوں کو یاد رکھنا دین کی روح ہے۔

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ

❶ صحیح بخاری، رقم: 1914، صحیح مسلم، رقم: 2514، سنن دارمی، رقم: 1729، طبع انصار السنة پبلی کیشنز، لاهور۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الصَّلَاةِ فَهِیَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ .)) ❶

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر، روزے دار کو بیہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لیے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لیے فرض کیا ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر مقبول ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقات میں شمار ہوگا۔''

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ ، عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى ، وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَ أَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ)) ❷

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے اور لوگوں کے نمازِ عید کی طرف نکلنے سے پہلے اس کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔''

((عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يُعْطِيْ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى إِنْ كَانَ يُعْطِيْ عَنْ بَنِيَّ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

❶ سنن ابو داود، کتاب الزکوۃ، رقم: 1609، سنن الکبری للبیهقی: 163/2، مستدرك حاكم: 409/1، سنن دارقطنی: 138/2۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، رقم: 1503، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم: 984، مشکوۃ، رقم: 1805.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يُعْطِيهَا لِلَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ .))❶

''امام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے، بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے حتیٰ کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے تھے جو قبول کرتے اور عیدالفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے تھے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ ہر چھوٹے، بڑے، آزاد و غلام ہر اس شخص کی طرف سے نکالنے کا حکم دیا ہے جس کی کفالت کے تم ذمہ دار ہو۔❷

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر صرف مساکین کے لیے مخصوص فرمایا تھا، زکوٰۃ کے آٹھوں مصارف پر اسے تقسیم نہیں کیا۔❸

صدقہ فطر کتنا دینا چاہیے؟

((عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ مِنْ زَبِيْبٍ .))❹

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقہ نکالا

❶ صحيح بخاری ، ابواب صدقة الفطر ، رقم: 1511 .

❷ إرواء الغليل ، رقم ، 835 .

❸ زاد المعاد: 151/1 .

❹ صحيح بخاری ، كتاب الزكاة ، رقم: 1506 ، صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، رقم: 985 ، مشكوة ، رقم: 1816 .

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔‘‘

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.)) ❶

’’پیارے رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ الفطر مقرر فرمائی ہے، ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، یہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور آپ نے یہ بھی حکم دیا کہ اسے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔‘‘

نمازِ عید الفطر:

عید الفطر کے موقع پر طلوعِ آفتاب کے بعد کھلے میدان میں پڑھی جانے والی نماز کو ’’صلاة العیدین‘‘ کہا جاتا ہے۔ دو رکعت نماز جہری قراءت کے ساتھ باجماعت ادا کی جائے، پہلی اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے بالترتیب سات اور پانچ تکبیرات کہی جائیں، جیسا کہ سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں حدیث مروی ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نمازِ عیدین میں بارہ بارہ تکبیرات کہتے تھے۔ ❷

❶ صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب فرض صدقة الفطر، رقم: 1503، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، رقم: 974.

❷ مؤطا مالك، كتاب الصلاة، باب ما جاء فی التكبير والقراءة في صلاة العيدن، رقم: 9، مصنف ابن ابی شيبة 79/2، سنن الكبرىٰ للبيهقی: 288/3۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عید کا حکم:

نمازِ عید واجب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی ہمیشہ پابندی فرمائی اور ساتھ ساتھ اس کے لیے نکلنے کا حکم بھی دیا۔

اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں نوجوان اور ماہواری والی عورتوں اور پردے میں بیٹھی دوشیزاؤں کو بھی ساتھ نکال لے چلیں، البتہ ماہواری والی نماز سے (اور دوسری روایت کے لفظ ہیں: عید گاہ سے) دُور رہیں مگر اس موقع پر مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس پردے کی چادر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہیے اس کی بہن اسے اپنی چادر اوڑھا کر لے جائے۔'' ❶

عیدین میں قراءت:

عبید اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ نے بتایا: کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن کیا قراءت کی تھی؟ میں نے بتایا کہ: ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ﴾ اور ﴿ قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴾.

سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعے میں ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴾ اور ﴿ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے اور جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جاتے تب بھی دونوں نمازوں میں انہی کی قراءت کرتے تھے۔ ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب العیدین، رقم: 974، صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، رقم: 890.

❷ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: 878.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عید الفطر کے احکام و مسائل:

1: نماز کے بعد امام خطبۂ عیدین دے گا۔ ❶

2: نمازِ عیدین میں زائد تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کرنا چاہیے، سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں اوران تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے کہتے تھے۔ ❷

3: عید کے دن ملاقات کرتے ہوئے قبولیت عمل اور برکت کی دعا دینا سلف وخلف علماء سے ثابت ہے۔ چنانچہ امام علی بن ثابت الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے "تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ" کے متعلق سوال کیا، جو کلمہ لوگ عید کے دن ایک دوسرے سے کہتے ہیں، تو انہوں نے جواب دیا: ''ہمارے ہاں (مدینہ میں) لوگ ہمیشہ ہی ایسا کرتے آرہے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے۔'' ❸

اور امام مکحول رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ عید والے دن جب کوئی شخص ان سے ملتا تو وہ اسے یہ دعا دیتے: "بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ۔" ❹

4: عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے اور وہاں پہنچ کر امام کے آنے تک تکبیرات کہنی چاہئیں اور پھر عید نماز سے فارغ ہوکر گھر آکر بھی تکبیرات کہتے رہیے۔ ❺

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب العیدین ، رقم: 963 .

❶ سنن ابوداؤد، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ ، رقم: 772۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ الثقات لابن حبان: 90/9، ترجمہ رقم: 15348 .

❸ تاریخ ابن معین براویۃ الرواى: 236/2، ترجمہ: 5167 .

❹ السنن الکبریٰ للبیهقی: 279/3، رقم: 56169، السنن للدار قطنی: 44/2، رقم: 1698 .

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

5: حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ کے موقع پر فجر سے لے کر 13 ذی الحج کی عصر تک تکبیرات کہتے۔ ❶

6: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن گھر سے لے کر عید گاہ تک تکبیریں کہتے جاتے۔ ❷

7: تکبیرات کے مختلف الفاظ ثابت ہیں:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ .)) ❸

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔''

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ الفاظ کہتے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَجَلُّ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .))❹

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اس طرح تکبیرات کے الفاظ آتے ہیں:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا .))❺

8: عید گاہ میں عورتوں کی شرکت لازمی ہے، اگر چہ وہ حیض یا نفاس کے دن گزار رہی ہوں۔ حیض ونفاس والی عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں لیکن دعا، تکبیرات اور خطبہ میں

❶ سنن الکبریٰ للبیہقی : 279/3 .

❷ سنن الکبریٰ للبیہقی : 279/3 .

❸ مصنف ابن ابی شیبہ: 67/2، رقم: 5649 .

❹ مصنف ابن ابی شیبة : 489/1، 490 .

❺ سنن الکبریٰ للبیہقی : 316/3 .

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضرور شرکت کریں۔ ❶

9: نمازِ عید سے پہلے یا بعد عید گاہ میں نوافل پڑھنا جائز نہیں۔ ❷

10: عید الفطر کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھانا مسنون ہے۔ ❸

11: عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد کھانا سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت سے کھائیں۔ ❹

12: جب عید جمعے کے دن آجائے تو جس شخص نے عید پڑھ لی ہو، اس پر جمعہ واجب نہیں رہتا۔ وہ جمعے کی بجائے تنہا نمازِ ظہر پڑھ سکتا ہے۔ ❺

13: رسول اللہ ﷺ عید کے دن راستہ بدل کے آتے جاتے تھے۔ ❻

نــوٹ :......حنفیہ کے نزدیک چھ تکبیرات زائد ہیں، تین پہلی رکعت میں، تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری رکعت میں، لیکن ان کی دلیل والا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی اثر سخت ضعیف ہے۔ ❼

❶ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، رقم: 351، صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 883/12.

❷ صحیح بخاری، کتاب العیدین، رقم: 989، صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، رقم: 884. ❸ صحیح بخاری، کتاب العیدین، رقم: 953.

❹ سنن ترمذی، کتاب العیدین، رقم: 542، سنن ابن ماجة، رقم: 1756، صحیح ابن خزیمه: 610/2، 611، رقم: 1426، صحیح ابن حبان، رقم: 2812۔ ابن خزیمہ، ابن حبان، علامہ البانی اور شعیب الارناؤط نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❺ سنن أبوداؤد، کتاب الصلاة، رقم: 1073، سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوٰت، رقم: 1311۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❻ صحیح بخاری، کتاب العیدین، رقم: 986.

❼ معالم السنن: 252/1، نیل الأوطار: 356/3، محلّی ابن حزم: 296/3.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آخری گزارشات

رمضان اور ہمارا معاشرہ:

ماہ رمضان المبارک کی آمد آمد کا غلغلہ اہل ایمان کی زبانوں پر ہے۔ جذبہ عبادت واطاعت سے لبریز قلوب رحمت باری تعالیٰ کی برسات کے بے چینی سے منتظر ہیں۔ مسلمان بچے رمضان کے مبارک چاند کے طلوع کا انتظار کر رہے ہیں تو مسلم گھرانوں کی عورتیں ابھی سے سحر وافطار کے لیے تیاریاں کر رہی ہیں۔ دکان داروں کے لیے بھی ماہ مبارک مادی خوشحالی کا پیغام بن کر آ رہا ہے۔ حفاظ کرام اگر قرآن کریم کی گردان میں مشغول ہیں تو قرآن سننے کا شوق رکھنے والے لوگ حافظوں کی تلاش میں سرگرداں نظر آ رہے ہیں اور بہت سے مال دار نعمت باری تعالیٰ کے قدرداں اپنی زکاۃ کے حساب وکتاب میں مشغول ہیں تاکہ ماہِ مبارک شروع ہوتے ہی اپنے فریضہ سے سبکدوش ہوں اور ستر گنا ثواب حاصل کریں۔ الغرض ہر سطح پر ماہ مبارک کے استقبال کا شعور معاشرہ میں وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ بڑھتا جا رہا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے انتظار کی گھڑیاں اختتام کو پہنچتی ہیں۔

تراویح:

آج چاند رات ہے ماہ مبارک کے اعزاز میں شہروں اور دیہاتوں کی فضا گولوں اور سائرنوں کی آوازوں سے معمور ہے۔ بچوں کے شور وشغب سے کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی۔ مسجدوں، مکانوں اور کارخانوں میں تراویح کی تیاریاں زور وشور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے جاری ہیں۔ کہیں اطمینان سے ایک ایک پارہ پڑھا جائے گا۔ بہت سی جگہوں پر تین تین پاروں کی گردان ہو گی اور کسی کسی جگہ صرف ایک ڈیڑھ گھنٹے میں پانچ پانچ پارے پڑھنے کا باقاعدہ اعلان کیا جائے گا۔ یہاں الفاظ کی سرعت دیکھ کر آبشاروں کی روانی بھی شرمائے گی اور رکوع و سجدہ کے آداب کی برسرعام پامالی شیطان کو بھی شاباشی دینے پر مجبور کر دے گی۔ ان جگہوں پر سینکڑوں نہیں ہزاروں کا مجمع ہو گا۔ ایسی مساجد و مقامات پر تل رکھنے کی جگہ نہ ملے گی۔ حتیٰ کہ لاؤڈ اسپیکر بھی اپنے سامعین تک آواز پہنچانے میں ناکام نظر آئیں گے۔ اس عظیم مجمع کا مقصد عبادت کم، تماشہ اور نام ونمود زیادہ ہوگا اور ہر ایک یہ چاہے گا کہ جلد از جلد تراویح کی بیگار ٹال کر چائے اور کھانے کے ہوٹلوں کی راہ لے اور میوزک کے ساتھ بجنے والی نظموں اور قوالیوں کے درمیان خوش گپیاں کرتے ہوئے رات گزار دے۔

کسی کو اس ''تیز گام'' تراویح کو دیکھ کر یہ احساس تک نہ ہو گا کہ اس نے اپنے سب سے بڑے محسن ''قرآنِ کریم'' کی توہین میں کہاں تک حصہ لیا ہے؟ اور کتاب اللہ کے دل کو کس قدر ٹھیس پہنچائی ہے؟ دوسروں کو چھوڑیئے خود حافظ بھی اپنی تیزی پر فخر کرتا دکھائی دے گا اور اس کے دل پر قطعاً یہ بات نہ گزرے گی کہ اس نے الفاظ قرآنی کا گلا گھونٹ کر کتنی بڑی زیادتی کی ہے اور قرآن کو اپنے سے ناراض کر کے کتنی بڑی محرومی مول لی ہے؟

قرآن کریم کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا اور سننا، سنانا یقیناً باعثِ اجر عظیم ہے لیکن اسی وقت جب کہ اس کا حق ادا کر کے پڑھا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نصیحت فرماتے ہیں:

''اس قرآن کریم کو شعر کی طرح جلدی جلدی نہ پڑھو اور سوکھی ہوئی کھجوروں کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طرح اسے مت گراؤ۔ بلکہ اس کے عجائب پر توقف کرو اور اس سے دلوں کو جھنجھوڑو اور تم میں سے کسی کا یہ ارادہ نہ ہو کہ (بہرحال) سورت ختمی کرنی ہے۔'' [1]

موجودہ زمانہ کے ''سپر فاسٹ'' حفاظ کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ وہ اپنی عظیم نعمت کو کس طرح پامال کر رہے ہیں؟ کاش ہمیں قرآن کی عظمت کا احساس ہوتا۔ کاش ہمارے دلوں میں بہتر قرآن سننے اور سنانے کی خواہش انگڑائیاں لیتی اور ہم قرآن کا واقعی حق ادا کرنے والے بن جاتے۔

راتوں کی بے قدری:

یہ تہجد کا وقت ہے۔ رمضان کی رحمتیں ٹوٹ کر بندگانِ اللہ العالمین پر برس رہی ہیں۔ فرشتے صدا لگا رہے ہیں:

((يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَكْثِرْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ .)) [2]

''اے بھلائی کے طالب آگے بڑھ اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے اپنے ارادے سے باز آ۔''

اللہ رب العالمین اپنے بندوں کا شوق عبادت دیکھ کر فرشتوں سے فخر فرما رہا ہے۔ [3]

گویا رحمت کا دروازہ کھلا ہے اور شفقت و رحمت کا دریا جوش مار رہا ہے، ایسے میں کوئی خوش نصیب اپنے گرم گرم بستر کو چھوڑ کر رحمت کے حصول کی امید میں وضو کی مشقت اٹھاتا ہے اور پھر بارگاہ ایزدی میں دست بستہ کھڑے ہو کر راز و نیاز میں مشغول ہونا چاہتا ہے، مگر یہ کیا؟ وہ پڑھنا چاہتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔ وہ آگے بڑھتا ہے تو نسیان و ذہول کا غلبہ اس کے قلبی اطمینان وسکون کے تار و پود بکھیر دیتا ہے۔ اس لیے

---

1. زاد المعاد: 340/1.
2. مشکوۃ: 173/1.
3. الترغیب و الترهیب: 60/2.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ قوالیوں اور گانوں کی آواز سے فضا پرشور ہے، سکون مفقود ہے، عبادت جس سکون کو چاہتی ہے اس کا دور دور تک پتا نہیں ہے۔ کیا یہ میوزک اور گانے غیر مسلم بجا رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کی عبادت کو غارت کیا جا سکے؟ نہیں نہیں! یہ رمضانی ہوٹلوں اور ''محبین رسول'' کے گھروں سے نکلنے والی آوازیں ہیں جنھوں نے مسلم محلوں میں تہجد کے وقت عبادت کا مزا کرکرا کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ وہی گانے ہیں جن کے بارے میں ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ گانا دل میں اس طرح نفاق کی آبیاری کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ [1]

یہ گانے اللہ کی رحمت کے بجائے اس کے غضب کے نزول کا سبب ہیں۔ رمضان کی متبرک راتوں میں شیطان نے ہمیں ان خرافات میں مبتلا کر کے اللہ کی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ ہے کوئی اللہ کا بندہ جو اس لعنت سے قوم کو نجات دلا کر اپنے لیے اخروی سعادت کی ضمانت لے؟ اور عبادت گزاروں کی دعاؤں میں اپنا حصہ مقرر کرا لے؟

دنوں کی بے حرمتی:

ایک خالص مسلم آبادی کا محلّہ ہے، لوگوں کی چہل پہل قابلِ دید ہے، بچوں کے کھیل کود کا انداز بھی مسلم قومیت پر پوری طرح شاہد عدل ہے۔ ہونا یہ چاہیے تھا کہ یہاں رمضان کے مبارک زمانہ میں کھانے پینے کی دکانوں پر دن میں ''ہو'' کا عالم ہوتا، ہوٹلوں اور چائے خانوں کے دروازوں پر پڑے ہوئے تالے ببانگ دہل مسلم معاشرہ کی اسلامیت کا ثبوت فراہم کرتے، مگر افسوس! یہاں سے دن میں بھی پلیٹوں اور پیالیوں کی کھنکھناہٹ کا شور سنائی دیتا ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ رمضان سے پہلے کوئی پردہ نہیں تھا اور اب لوگوں کو بے وقوف بنانے یا روزہ خوروں کو مکمل پناہ دینے کی غرض سے

[1] مظاهر حق: 91/4، شعب الايمان: 279/4.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوٹل کے دروازے پر میلا سا پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ اگر کوئی اللہ کا بندہ ان رمضان کی عظمت سے کھلواڑ کرنے والوں سے اہانتِ دین کی شکایت کرتا ہے تو یہ ''ہوٹل کے مسلمان مالک'' الٹا اسے ہی خطاوار ٹھہراتے ہیں کہ یہ شخص ہماری روزی پر لات مارنا چاہتا ہے۔ انہیں اللہ کی ناراضگی کی فکر نہیں رہتی بلکہ صرف اپنی کمائی اور ذاتی مفاد پیشِ نظر رہتا ہے۔

ذرا سوچیے! کیا اس کھلی ہوئی بے حرمتی پر خاموش رہ کر ہم اللہ کے غضب کو دعوت نہیں دے رہے؟

یہ سنت کا مذاق:

یہ ایک نائی کی دکان ہے، صبح ہی سے دکان پر شیو بنوانے والوں کی بھیڑ ہے۔ نائی بھی حیران ہے کہ آج بیک وقت اتنے سارے شیو بڑھے ہوئے لوگوں نے کیوں اچانک میری دکان پر ہلہ بول دیا ہے؟ تحقیق سے پتا چلا کہ یہ بھیڑ ان بدنصیب حفاظ کی ہے جو سال بھر ڈاڑھی جیسی عظیم سنتِ اسلام سے محروم رہتے ہیں اور جو صرف قرآن سنانے کا حق حاصل کرنے کے لیے رمضان سے چند روز قبل شیو بنانا چھوڑ دیتے ہیں اور جب دسویں شب کو ختم قرآن کے بعد ان کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو یہ پھر اپنی سابقہ شیطانی ڈگر پر آ جاتے ہیں اور شیطان نے ان کے نفس کو اس محرومی کا ایسا عادی بنا دیا ہے کہ رمضان میں شیطانوں کی بندش کے باوجود ان کا اپنا نفس شیطان کی قائم مقامی کا کام انجام دیتا ہے ان کی اس جسارت کو دیکھ کر سچے صاحبِ ایمان کا کلیجہ منہ کو آ رہتا ہے۔ کیا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اس بے ہودہ مذاق سے ہم نے بچنے کا کوئی راستہ نکالا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ایسے بے غیرت اور تارکِ سنت حفاظ کا قرآن کریم سن کر ہم بھی ایک سنت کے مذاق میں جان بوجھ کر شریک ہو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں۔ کیا اس استہزا کو روکنے کے لیے ہماری اسلامی غیرت کچھ انگڑائی لے گی؟

افطار پارٹیاں:

شامیانے، سجاوٹ، میز کرسیاں اور چکا چوند روشنی دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی بڑی ''خلاف شرع شادی'' ہونے والی ہے۔ پوچھنے پر پتا چلتا ہے کہ یہ شادی نہیں ہے بلکہ ''افطار پارٹی'' کا اہتمام ہے۔ یہ پارٹیاں نئے زمانہ کے رمضان کا فیشن اور سیاست اور ڈپلومیسی کا پلیٹ فارم بن گئی ہیں۔ نام ونمود اور سستی شہرت کے لیے بھی اس عنوان کا سہارا لیا جانے لگا ہے۔ ان پارٹیوں میں غریبوں اور دینداروں کے بجائے عموماً ایسے لوگ مدعو ہوتے ہیں جو ماہِ مبارک کے مقصد اور روح سے نا آشنا ہیں۔ ان تقریبات کی نحوست سے بہت سی جگہ شرکاء مغرب کی نماز تک سے محروم ہو جاتے ہیں اور تراویح بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان تقریبات کی تصویر کشی اور ویڈیو گرافی کر کے روزہ کا ثواب برسرِ عام غارت کیا جاتا ہے اور کہیں کہیں تو پارٹیوں میں مردوں اور عورتوں کا بے محابا اختلاط شرم وحیا کی چادر کو تار تار کر دیتا ہے۔

درحقیقت اس طرح کی اجتماعی افطار پارٹیاں ماہ مبارک کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ بنتی جا رہی ہیں اور ہمیں رمضان کی اس بے ادبی کا قطعاً احساس نہیں ہے، ذرا غور کریں کیا ان منکرات و معاصی کے باوجود افطار کی یہ رسم ہمارے لیے باعث اجر وثواب بن سکتی ہے؟ آج ضرورت ہے ان مسرفانہ تقریبات پر بند لگانے اور بڑھتی ہوئی نام ونمود کی وبا پر روک لگانے کی۔ تاکہ صحیح معنی میں ہم رمضان کی برکتوں سے مالا مال ہوسکیں۔

اعتکاف سے بے رغبتی:

آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے۔ رمضان کی مقدس و مبارک ساعتیں تیزی سے اختتام کو پہنچ رہی ہیں۔ رات کے وقت مسجد میں جائیں تو عموماً مسجدیں خالی نظر آئیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گی اور اگر کوئی دکھائی بھی دے گا تو ایسا بوڑھا شخص جو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہو۔ ایسا کیوں؟ کیا ان دنوں میں اعتکاف سنت موکدہ بالکفایہ نہیں؟ کیا شہنشاہِ عالم کے دربار میں برابر حاضری اہلِ ایمان کو محبوب نہیں؟ کیا ماہ مبارک کی برکتیں لوٹنے کا ان میں ولولہ نہیں؟ ہاں! ضرور ہے۔ مگر صرف زبان کی حد تک۔ جب بات وقت کی قربانی اور عیش و آرام کو چھوڑنے کی آتی ہے تو یہ ولولہ اور جذبہ یکسر کافور ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ اعتکاف کا مطلب دوسرے لفظوں میں کاروبار کا نقصان اور دنیوی مصروفیتوں میں دخل اندازی بھی ہے جسے برداشت کرنے کا ہم حوصلہ نہیں رکھتے۔ اللہ اکبر! کاروبار چھوڑنے پر نقصان کا احساس اس قدر اور رزاق حقیقی پروردگار عالم کی رحمتوں سے محرومی پر نہ کوئی افسوس اور نہ اس کی تلافی کا کوئی جذبہ؟ آخر اس بے حسی کی کوئی حد ہے؟

اعتکاف کی وہ عبادت جس کا ہمارے محبوب سرور کائنات فخر دو عالم ﷺ نے حکم ملنے کے بعد کبھی ناغہ نہیں فرمایا اور جس کے متعلق کتب حدیث میں آپ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ:

> ''جس شخص نے رمضان کے دس دن کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرہ کا ثواب عطا کیا جائے گا۔'' [1]

ایسی مہتم بالشان عبادت آج ہمارے اوپر بوجھ بن چکی ہے۔ کتنی ہی مسجدیں اور بستیاں اس اہم سنت سے محروم رہتی ہیں اور پورا علاقہ سنت کفایہ چھوڑنے کا گناہ اپنے سر لیتا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں اس عظیم عبادت کی انجام دہی کی سعادت سے بہرہ ورفرمائے۔ آمین

---

[1] الترغیب و الترھیب: 96/2، شعب الایمان: 425/3.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اُف یہ برتاؤ:

رمضان کا زمانہ ہے۔ ایک مال دار اپنی فرم کے ''کیبن'' میں پورے امیرانہ غرور کے ساتھ موجود ہے۔ گھنٹی بجتی ہے۔ چپڑاسی اندر آتا ہے اور خبر دیتا ہے۔ سر! ایک مولوی صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں، مال دار کی پیشانی پر تکدر کی سلوٹیں پڑ جاتی ہیں، کچھ سوچ کر اور کچھ بڑبڑا کر، نہایت ترش انداز میں کہتا ہے: ''بلا لو'' مولوی صاحب ہاتھ میں بیگ لیے ہوئے کیبن میں پہنچتے ہیں۔ ابھی وہ اپنے حواس بجا نہیں کر پاتے کہ مال دار کی کرخت آواز بلند ہوتی ہے۔ ''آپ لوگوں کو کسی کے وقت کی قیمت کا قطعاً احساس نہیں۔ جب چاہا منہ اٹھا کر چلے آئے۔ چندہ کے علاوہ آپ لوگوں کا کوئی کام بھی ہے؟ مجھے اس وقت بات کرنے کی فرصت نہیں ہے۔ کسی اور وقت آیئے گا۔'' مولوی صاحب اِنَّا لِلّٰہ پڑھ کر واپس ہو جاتے ہیں۔ دوسرے وقت پھر حاضر ہوتے ہیں۔ مگر محرومی ہی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ تیسری اور چوتھی مرتبہ میں زکاۃ کی معمولی رقم دے کر ان پر ''احسان'' کیا جاتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر یہ چندہ اپنی ذات کے لیے مانگا جاتا تو اس ذلت آمیز سلوک پر مولوی صاحب قیامت کی چوتھی تک بھی اس کے سامنے دوبارہ ہاتھ پھیلا کر اپنی ذلت و رسوائی مول نہ لیتے۔ لیکن آج ایک نہیں سینکڑوں مولوی محض اللہ کے دین کی بقا اور رسول اکرم ﷺ کی علمی و روحانی امانت کی حفاظت کے لیے اپنی انا کو قربان کر چکے ہیں اور اس کے برخلاف جو مال دار انہیں حقیر یا ذلیل سمجھتے ہیں۔ یا بار بار چکر کٹوا کر انہیں ہراساں اور پریشان کرتے ہیں وہ علم کی بے قدری کر کے اپنی عاقبت خود خراب کرتے ہیں۔

مال داروں کو تو ان مدارس اور ان کے نمائندوں کا احسان مند ہونا چاہیے کہ یہ ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لیے خیرات میں حصہ لینے کا ذریعہ اور آخرت کی فلاح کا وسیلہ بنتے ہیں۔
آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

''صدقہ خیرات کیا کرو۔ اس لیے کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ایک شخص اپنی زکاۃ لے کر نکلے گا تو جسے زکاۃ دی جائے گی وہ کہے گا کہ اگر آپ کل گزشتہ یہ رقم لاتے تو میں قبول کر لیتا اب تو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے تو وہ مال دار کسی ایسے شخص کو نہ پائے گا جو اس کے صدقے کو قبول کر لے۔'' [1]

معلوم ہوا کہ چندہ دینا مدرسہ یا مولوی پر احسان نہیں بلکہ درحقیقت یہ اپنی ذات پر احسان ہے۔ کاش ہمیں اس حقیقت کے اعتراف کی توفیق ہو سکے۔

ختم قرآن:

مسجد دلہن بن رہی ہے۔ اوپر سے نیچے تک لائٹوں اور رنگ برنگے قمقموں سے فضا پرنور ہے۔ آج یہاں ختم قرآن ہو گا۔ روزانہ تراویح میں زیادہ سے زیادہ ایک صف ہوتی تھی۔ مگر آج اذان کے وقت ہی سے مسجد باوجود وسعت دامانی کے تنگ ہو گئی ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ تراویح کے بعد آج مٹھائی کی تقسیم کا بھی پلان ہے۔ جس کے لیے کئی دنوں سے چندہ کی تحریک چل رہی تھی۔ اللہ اللہ کر کے حافظ صاحب نے وتر کا سلام پھیرا۔ دعائیں مانگی گئیں۔ مٹھائیں تقسیم ہوئیں۔ ادھر حافظ صاحب کو پھولوں سے لاد دیا گیا اور ساتھ میں طے شدہ یا بلا طے شدہ قرآن سنانے کا معاوضہ بنام ''نذرانہ'' پیش کیا گیا۔ حافظ صاحب کی دلی مراد پوری ہوئی تو دینے والوں نے بھی شکر کا سانس لیا کہ چندہ کی محنت ٹھکانے لگ گئی۔ مگر دینے والوں اور لینے والے کسی کو یہ خیال بھی نہ گزرا

[1] صحیح مسلم : 325/1.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ قرآن جیسی عبادت پر یہ ''لین دین'' کیسا؟ کسی کو توفیق نہ ہوئی کہ اس بارے میں حکم شریعت سے باخبر ہوتا کہ یہ ''لینا دینا'' جائز بھی ہے یا نہیں؟

چند ٹکوں کے لیے قرآن کی اس خرید وفروخت نے آج حفاظ کرام کی حیثیت عرفی مجروح کر کے رکھ دی ہے ہماری غیرت اس حد تک گر چکی ہے کہ ہم نے قرآن کریم سنانے تک کو ذریعہ معاش بنا لیا ہے۔ اللہ کی قسم! راج مزدوری کر کے حلال روزی کمانا قرآن کریم کو کمائی کا وسیلہ بنانے کے مقابلہ میں لاکھ درجہ بہتر ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

''جو شخص قرآن کریم کو اس لیے پڑھے تاکہ اس کے ذریعہ سے لوگوں سے روزی اور کھانے پینے کی چیزیں حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے چہرہ پر صرف ہڈی ہی ہڈی ہو گی۔ گوشت موجود نہ ہو گا۔'' [1]

ذرا غور فرمائیں اللہ کی نظر میں یہ کتنا بھیانک جرم ہے جس میں ہم مبتلا ہیں اور اس رواج کو ختم کرنے کے لیے ہم اپنی شرعی ذمہ داری کہاں تک نبھا رہے ہیں؟

بازاروں کی گہما گہمی:

دکان کی چمک دمک قابل دید ہے، خاص کر جوتے اور کپڑے کی دکانیں خریداروں سے پٹی پڑی ہیں۔ اس پر مستزاد طرہ یہ کہ یہاں ہر طرف ''صنف نازک'' کی حکمرانی ہے۔ کوئی حیادار مرد اپنے دامن حیا کو ٹھیس پہنچائے بغیر اس مجمع سے گزرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ جوں جوں رمضان المبارک کی مبارک ساعتیں قیمتی ہوتی جائیں گی اور عید مبارک کا فاصلہ کم ہوتا جائے گا، بازاروں کی رونق بھی بڑھتی جائے گی۔ جو

[1] مشکوۃ: 193/1.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسلمان دکاندار تہجد کے نام پر دو رکعت نماز پڑھنے پر کبھی اپنے کو تیار نہ کر سکے وہ اب پوری پوری رات دکان پر جاگ کر گزار دیں گے، وہ عورتیں جنہیں پورے رمضان ایک جگہ بیٹھ کر ایک دو پارہ قرآن پڑھنے کی توفیق نہ ہوسکی وہ آج کل رات دن بے پردہ دکانوں پر مٹر گشتی کرتی ہوئی دکھائی دیں گی۔ ان راتوں میں تراویح پڑھنے اور قرآن سننے کا تو گویا تصور ہی نہیں۔ بہت ہوگا تو ﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ﴾ سے پڑھ کر احسان جتایا جائے گا۔ جیسے جیسے عید قریب آتی جائے گی مسجدیں خالی اور بازار بھرتے چلے جائیں گے۔

افسوس! جو زمانہ سب سے زیادہ برکت کا تھا اور جو متبرک ساعتیں سارے رمضان کا خلاصہ اور مکھن کی حیثیت رکھتی تھیں، انہیں ہم اپنے ہی ہاتھوں گنوانے کے عادی بن گئے ہیں۔ ہمارے اندر سے آخرت کی فکر نکل چکی ہے اور دنیا کی زیب و زینت نے ہماری آنکھیں خیرہ کر دی ہیں۔ انہی سب خرافات کی بدولت ہم شب قدر جیسی عظیم الشان رات کی کما حقہ عبادت سے بھی محروم رہ جاتے ہیں اور اس مبارک رات میں بھی معاصی ومنکرات میں مبتلا رہ کر اپنے کو جہنم کا ایندھن بناتے ہیں۔ ہمارے دن ٹیلی ویژن دیکھتے ہوئے، جھوٹ بولتے ہوئے، غیبت کرتے ہوئے اور راتیں خوش گپیاں کرتے ہوئے گزرتی ہیں۔ اس لیے آیئے عہد کریں کہ رمضان کی جو نعمت ہمیں نصیب ہوئی ہے یا ہونے والی ہے ہم اس کی پوری طرح قدر کریں گے اور ان تمام خرابیوں سے خود بچیں گے دوسروں کو بھی بچائیں گے جو آج رمضان کے پرنور زمانہ میں رائج ہوگئی ہیں۔

اے اللہ ہماری حالت بدل دے اور اپنی ذات پر سچا یقین پیدا فرما کر ہمیں اپنے عبادت گزار اور آخرت کی فکر کرنے والے بندوں میں شامل فرما دے۔ آمین [1]

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

[1] ندائے شاہی، فروری 1994ء بتعدیل۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“